21
تفہیم السنۃ
فضائل القرآن المجید
تنزیل من رب العلمین
فضائل قرآن مجید
محمد اقبال کیلانی
مکتبۃ
بیت السلام
الریاض

فہرست

فَـــأَیۡنَ تَـــذۡھَبُـــوۡنَ؟

لوگو! کہاں جاتے ہو؟

ہر طرح کی حمد و ثناء صرف اس ذات پاک کے لئے ، جو ہماری خالق، مالک اور رازق ہے، جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ، جس کا کوئی شریک نہیں، جوحی اور قیوم ہے، رحیم اور رحمٰن ہے، وہاب اور توّاب ہے، ہادی اور رشید ہے، جس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے قرآن مجید نازل فرمایا، قرآن مجید لکھنا اور پڑھنا سکھایا اور قیامت تک کے لئے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا: **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبَّنَا وَ یَرْضٰی**

اور اَن گنت درود و سلام اللہ کے بندے اور رسول محمد بن عبداللہ ﷺ پر جنہوں نے حق رسالت ادا کیا، ان گنت درود و سلام اس قلب مبارک پر جس پر قرآن مجید نازل ہوا، ان گنت درود و سلام اس دل و

دماغ پر جس نے سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا، ان گنت درودوسلام اس نطق مبارک پر جس نے قرآن مجید امت کو سنایا اور پڑھایا............

وہ قرآن جو سرتا سر روشنی اور ہدایت ہے، جو سرتا سر برکت اور رحمت ہے ، جو سرتا سر حق اور سچ ہے۔

اے دنیا بھر کے لوگو سنو!

قرآن مجید نازل فرمانے والے رب العالمین نے وعدہ فرمایا ہے:

﴿ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰی ﴾(123:20)

''جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہوگا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔''(سورہ طٰہٰ، آیت 123)

پس اے دنیا بھر کے لوگو!

جو ایمان و یقین کے طالب ہو، ہدایت اور رحمت کے محتاج ہو، سکون اور سکینت کے متلاشی ہو، مصائب و آلام اور رنج و غم میں مبتلا ہو، بیماریوں ، پریشانیوں اور دکھوں میں زندگی بسر کر رہے ہو، خوف اور بھوک کے عذاب سے دوچار ہو، امن و سلامتی سے محروم ہو، خوشحالی اور آسودگی کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہو، ذلت اور رسوائی کو اپنا مقدر سمجھے ہوئے ہو............!

ذرا کان لگا کر قرآن مجید کی پکار سنو!

فَـــأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ؟ (26:81)

''لوگو! مجھ سے منہ موڑ کر کہاں جاتے ہو؟'' (سورۃ التکویر، آیت 26)

⊙ گمراہ ہو جاؤ گے!

⊙ بدبختی میں مبتلا ہو جاؤ گے

اور پھر..................!

⊙ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو گے،

⊙ آخرت میں شعلے اگلتی جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے!

پس آؤ............ پلٹ آؤ، میری طرف!

﴿ وَ هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ﴾(155:6)

ترجمہ: ''اور اس کتاب کو ہم نے نازل فرمایا ہے، بڑی برکت والی ہے یہ کتاب، اس کی پیروی کرو، تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم لوگ رحم کیے جاؤ۔'' (سورہ انعام، آیت 155)

پس میری طرف آؤ گے تو............!

⊙ یقیناً برکت دیئے جاؤ گے۔

- ⊙ یقیناً رحمت سے نوازے جاؤ گے۔

اور پھر.................!

- ⊙ دنیا میں عزت اور افتخار پاؤ گے،
- ⊙ آخرت میں نعمتوں بھری جنت میں داخل ہو گے۔

پس اے عقل و خرد رکھنے والو!

گوش و ہوش رکھنے والو!

بصارت اور بصیرت رکھنے والو!

- ⊙ سر جوڑ کر بیٹھو اور بتاؤ.................!
- ⊙ دنیا میں ذلت اور رسوائی اچھی ہے یا عزت اور افتخار اچھا ہے؟
- ⊙ آخرت میں شعلے اگلتی جہنم اچھی ہے یا نعمتوں بھری جنت اچھی ہے؟

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

⊙⊙⊙

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

تمام الہامی کتب سے بڑھ کرعزوشرف والی کتاب،عظمت اورفضیلت والی کتاب، خیروبرکت سے مالا مال، ہدایت اورحکمت سے لبریز، شک وشبہ سے بالاتر،حق وباطل میں فرق کرنے والی، جہالت کے اندھیروں سے نکال کرتوحید کے نور سے منور کرنے والی، ایمان لانے والوں کو جنت کی بشارت دینے والی اورانکار کرنے والوں کوجہنم سے ڈرانے والی، بنی نوع انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت......قرآن مجید، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام،جس رات نازل ہوا،اس رات کی عبادت ہزار مہینے(یا83سال) کی عبادت سے افضل قراردی گئی۔(سورۃ القدر، آیت نمبر1 تا 3)قرآن مجید کی فضیلت میں اگرصرف یہی ایک آیت نازل کی گئی ہوتی تب بھی قرآن مجید کی عظمت اور فضیلت کے لئے کافی تھی،لیکن رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کے فضائل اورفیوض وبرکات کے بارے میں جواحادیث مبارکہ ارشادفرمائیں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اس نعمت عظمیٰ کاشکراداکرنے کے لئے امت محمدیہ کاہرفرداگرساری زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گزاردے تب بھی حق شکرادانہیں ہوتا۔قرآن مجید کے فضائل پرمشتمل چنداحادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

① ’’تم میں سے سب سے بہترشخص وہ ہے جوقرآن مجید سیکھے اورسکھائے۔‘‘(بخاری)

② ''قرآن مجید سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔''(مسلم)

③ ''قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والے، اللہ والے اور اس کے چنے ہوئے بندے ہیں۔''(ابن ماجہ)

④ ''قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز حتی کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔''(ابن ماجہ)

⑤ ''قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے لوگ قابل رشک ہیں۔''(بخاری)

⑥ ''قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والا قیامت کے روز مقرب فرشتوں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔'' (مسلم)

⑦ ''قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والوں پر اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں، فرشتے ان کی مجلس کے گرد (احتراماً) کھڑے رہتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر (فخر کے طور پر) فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔''(مسلم)

⑧ ''قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا اہل ایمان کے ہاتھ میں پس جو اسے تھامے رکھیں گے (دنیا میں) گمراہ ہوں گے نہ (آخرت میں) ہلاک ہوں گے۔''(طبرانی)

⑨ ''اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔''(احمد)

⑩ ''قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔''(ترمذی)

ہم نے قرآن مجید کے ان گنت فضائل میں سے چند ایک کا یہاں تذکرہ کیا ہے۔ قارئین کرام کو فضائل قرآن کی مزید احادیث کتاب کے ابواب میں مل جائیں گی۔ ان شاء اللہ!

قرآن مجید کے بے حد و حساب فضائل نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قرآن مجید کی تلاوت، تحفیظ، تدریس اور تعلیم کا ایسا والہانہ جذبہ پیدا کر دیا تھا کہ بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیاں قرآن مجید کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بچپن میں ہی دولت ایمان سے بہرہ ور ہو گئے۔ ایمان لانے کے بعد

حضر و سفر میں سائے کی طرح رسول اکرم ﷺ کے ساتھ لگے رہتے اور قرآن مجید سیکھنے میں گہری دلچسپی لیتے۔ایک رات دوران نماز اونچی آواز میں تلاوت کرر ہے تھے رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور کھڑے ہو کر تلاوت سنتے رہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ’’جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ قرآن مجید کو اسی لہجے میں پڑھے جس میں وہ نازل ہوا ہے تو وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کا انداز اپنائے۔‘‘ قرآن فہمی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خود فرمایا کرتے ’’اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا الٰہ نہیں،اسی کے فضل وکرم سے مجھے قرآن مجید کی ہر آیت کے بارے میں علم ہے کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور اس کا شان نزول کیا ہے۔جب مجھے پتہ چلتا ہے کہ فلاں شخص قرآن مجید کے بارے میں مجھ سے زیادہ معلومات رکھتا ہے تو میں اس کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔‘‘

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے شوق تلاوت کا یہ عالم تھا کہ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد رات بھر میں سارا قرآن ختم کر لیتے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا ’’مجھے ڈر ہے تمہاری عمر لمبی ہوگی اور عمر بھر یہ پابندی کرنی تمہارے لئے مشکل ہوگی ،لہٰذا مہینہ بھر میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرو۔‘‘ (یعنی روزانہ ایک پارہ) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ’’یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا ’’اچھا دس دن میں ختم کر لیا کرو۔‘‘ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا ’’یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا ’’اچھا سات دن میں ختم کر لیا کرو۔‘‘ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ’’یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔‘‘ آپ ﷺ نے مزید کم کرنے کی اجازت نہ دی۔(ابن ماجہ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ایمان لانے کے بعد دن رات قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہتے۔قرآن مجید اپنے چہرے پر رکھ لیتے اور فرماتے ’’میرے رب کی کتاب، میرے رب کا کلام‘‘ اور پھر خشیت الٰہی سے رونے لگتے۔

حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ قرآن مجید سن کر ایمان لائے تھے۔قرآن مجید کے ایسے شیدائی ابنے کہ ایمان لانے کے بعد قرآن مجید کے ہی ہو کر رہ گئے۔دوسرے لوگ رات کو جب نیند کی آغوش میں چلے

جاتے تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات کی تنہائی میں خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیتے۔ ایک رات تلاوت کر رہے تھے کہ آسمان سے روشن قندیلیں نازل ہوتی نظر آئیں۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ ماجرا بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ تو فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کے لئے آسمان سے نازل ہوئے تھے۔ اگر تم تلاوت جاری رکھتے تو فرشتے بالکل تمہارے قریب آجاتے اور لوگ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔''

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بڑی دلسوز آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے جسے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوجاتے اور خشیت الٰہی سے ان پر لرزہ طاری ہوجاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا ''عقبہ! قرآن سناؤ۔'' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلاوت سن کر اس قدر روئے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔

حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ تلاوت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ''قرآن دوست'' کے نام سے مشہور تھے۔ غزوہ ذات الرقاع سے واپسی پر اسلامی لشکر نے ایک پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ کیا۔ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''آج کی رات پہرہ کون دے گا؟'' حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مواخاتی بھائی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فوراً بول اٹھے ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پہرہ دیں گے۔'' پہرہ کا وقت شروع ہوا تو حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''آپ رات کے پہلے حصہ میں سونا پسند کریں گے یا پچھلے حصہ میں؟'' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں پہلی رات آرام کروں گا اور پچھلی رات پہرہ دوں گا۔'' حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے پہرہ کا وقت ضائع کرنا پسند نہ کیا، وضو کر کے اللہ کے حضور قیام میں مصروف ہوگئے۔ دلسوز اور شیریں آواز میں سورہ کہف کی تلاوت کرنے لگے۔ دشمن تعاقب میں تھا۔ اس نے درّے میں کھڑا پہرے دار دیکھا تو اسے تیر کا نشانہ بنایا جو حضرت عباد رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہوگیا۔ حضرت عباد رضی اللہ عنہ تلاوت کلام پاک میں اس قدر محو تھے کہ تیر نکالا اور اسے دور پھینک دیا، لیکن تلاوت بدستور جاری رکھی۔ دشمن نے دوسرا تیر پھینکا، وہ بھی نشانے پر لگا۔ تلاوت قرآن میں مگن حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے وہ تیر بھی جسم سے نکال پھینکا اور تلاوت جاری رکھی۔ دشمن نے تیسری مرتبہ تیر مارا تو وہ بھی نشانے پر لگا، خون کا

فوارہ بہنے لگا تب حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی اور اپنے ساتھی کو جگایا۔حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو گھبرا کر فرمایا ''عباد! تم نے مجھے پہلا تیر لگنے پر کیوں نہ جگا دیا؟'' حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''اللہ کی قسم! اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی ذمہ داری کا احساس نہ ہوتا تو میری جان چلی جاتی تب بھی میں نماز اور تلاوت کا سلسلہ منقطع نہ کرتا۔''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شدید خواہش کے باوجود کم سنی کے باعث غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے جس کا انہیں شدید رنج تھا۔رسول رحمت ﷺ کی قربت حاصل کرنے کے لئے ایک روز اپنی والدہ کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔والدہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے بیٹے زید کو قرآن مجید کی سترہ سورتیں زبانی یاد ہیں اور یہ اس طرح صحیح تلفظ میں پڑھتا ہے جس طرح آپ ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوا ہے۔آپ چاہیں تو اس سے سن لیں۔'' رسول رحمت ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید سنا تو بہت خوش ہوئے اور جب آپ ﷺ کو یہ علم ہوا کی زید عربی لکھنا بھی جانتا ہے تو فرمایا ''زید! میرے لئے یہود کی عبرانی زبان سیکھو مجھے ان پر اعتماد نہیں۔'' اور یوں نوجوان زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کی برکت سے رسول اکرم ﷺ کی قربت میسر آ گئی اور بعد میں کاتب وحی کے اہم ترین منصب پر بھی فائز ہوئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے رقیق القلب انسان تھے۔قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو مسلسل آنسو بہتے رہتے۔تلاوت میں اس قدر رقت ہوتی کہ مشرکین مکہ کے بچے، عورتیں اور مرد جمع ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قرآن مجید سنتے رہتے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تلاوت قرآن سے بڑا شغف تھا۔صحیح تلفظ اور خوبصورت آواز میں تلاوت فرماتے۔اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ ابی بن کعب کو قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ ﷺ نے یہ بات بتلائی تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔'' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوشی سے رونے لگے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ہی باجماعت نماز تراویح کے لئے امام مقرر فرمایا تھا۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ اس قدر پرسوز آواز میں تلاوت فرماتے کہ پاس سے گزرنے والوں کے قدم تھم جاتے۔ایک رات رسول اللہ ﷺ دیر تک کھڑے ہوکر ان کی تلاوت سنتے رہے اوراس قدر خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنایوں بیان فرمائی۔"اس اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسی تلاوت کرنے والے لوگ پیدا فرمائے ہیں۔"

رسول اکرم ﷺ قرآن مجید دوسروں کو سناتے بھی اور دوسروں سے سننا بھی پسند فرماتے۔نماز تہجد میں جب قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو اس قدر روتے کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آنے لگتی۔ جب دوسروں سے سننے پر طبیعت آمادہ ہوتی تو خود کہہ کر دوسروں سے قرآن مجید سنتے۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ النساء کی آیات پڑھنی شروع کیں۔جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ﴾ تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اپنے آپ پر ضبط نہ رہا اور فرمایا "عبداللہ! بس کرو۔"

طائف سے ایک وفد حاضر خدمت ہوا تو رسول اکرم ﷺ نے وفد کے سب سے کم عمر رکن حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا گورنر مقرر فرمایا اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باقی حضرات کی نسبت قرآن مجید سب سے زیادہ یاد تھا۔

یمن میں گورنر مقرر کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو ایسے افراد کا انتخاب فرمایا جو سب سے اچھے قاری اور قرآن مجید کا زیادہ علم رکھنے والے تھے یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریٰ رضی اللہ عنہ۔"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب قاری ہیں جن کی وجد آفریں قراءت سن کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! تمھیں تو اللہ تعالیٰ نے لحن داودی سے نوازا ہے۔" رسول اکرم ﷺ نے یمن کے ایک صوبے کا گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بنایا اور دوسرے صوبہ کا گورنر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو۔گورنری کے زمانے میں دونوں حضرات ایک دفعہ اکٹھے ہوئے تو باہمی دلچسپی کے امور میں یہ گفتگو بھی شامل تھی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ : ابوموسیٰ! آپ قرآن مجید کی تلاوت کب اور کتنی کرتے ہیں؟

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: میں تو بیٹھے بیٹھے، کھڑے کھڑے اور سواری پر ہر وقت تلاوت کرتا ہوں (اور یوں روزانہ کی منزل پوری کرتا ہوں)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: آپ اپنی تلاوت کی منزل کیسے پوری کرتے ہیں؟

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: میں تو پہلی رات سو جاتا ہوں کچھ نیند پوری کر کے اٹھتا ہوں اور پھر تلاوت کرتا ہوں۔ ثواب کی نیت سے سوتا ہوں ثواب کی نیت سے اٹھتا ہوں۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود بھی حافظ قرآن تھے اور اپنے عہد خلافت میں مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لئے حافظ قرآن یا عالم قرآن ہونے کا معیار مقرر فرما رکھا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کی شوریٰ کے تمام ارکان یا تو حافظ قرآن تھے یا عالم قرآن۔ آپ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں دیگر کلیدی عہدوں پر تقرری کے لئے بھی یہی معیار مقرر تھا۔ حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو مکہ سے باہر جانا پڑا تو اپنے پیچھے عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ''اپنے پیچھے قائم مقام کس کو بنایا ہے؟'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا ''عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''یہ شخص کون ہے؟'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا ''غلاموں میں سے ہے لیکن قرآن مجید کا سب سے بڑا قاری اور علم الفرائض (وراثت کے مسائل) کا سب سے بڑا عالم ہے۔'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو عزت بخشتا ہے اور بعض کو ذلیل کرتا ہے۔''

عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سرکاری طور پر قرآن مجید کی تعلیم اور تبلیغ کا اس قدر اہتمام تھا کہ گورنر شام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ باشندگان شام کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے آپ ایسے علماء بھیجیں جو انہیں قرآن مجید کی تعلیم دیں اور دینی احکام سکھائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقصد کے لئے درج ذیل پانچ جلیل القدر علماء کو طلب فرمایا ﴿1﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ﴿2﴾ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ﴿3﴾ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ﴿4﴾ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ﴿5﴾ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ۔ اور انہیں بتایا کہ

اہل شام نے قرآن مجید سیکھنے کے لئے مجھ سے مدد طلب کی ہے۔آپ حضرات میرے ساتھ تعاون کریں میں تم میں سے تین افراد کو شام بھیجنا چاہتا ہوں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بڑھاپے کی وجہ سے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے سفر کرنے سے معذور تھے۔لہٰذا باقی تینوں حضرات جانے کے لئے تیار ہوگئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں جاتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ تعلیم کا آغاز حمص (شہر کا نام) سے کرنا وہاں سے مطمئن ہوجاؤ تو تم میں سے ایک حمص میں ہی تعلیم کا کام جاری رکھے ایک دمشق چلا جائے اور وہاں لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے اور تیسرا فلسطین چلا جائے اور وہاں کے لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ دمشق روانہ ہوگئے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فلسطین چلے گئے۔

قرآن مجید کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے اس گہرے تعلق کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ وہ ان تمام فیوض و برکات سے مالا مال تھے جن کا وعدہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔اپنی انفرادی زندگی میں ایمان،تقویٰ،نیکی،اللہ اور اس کے رسول سے محبت،توکل،قناعت،امانت،دیانت،صداقت، صبر اور شکر جیسے اوصاف حمیدہ سے وہ اس طرح متصف تھے کہ ان کے بعد دوبارہ ایسے انسان پیدا ہی نہ ہوں گے۔قرآن مجید کی برکت سے ان کا معاشرہ عدل،احسان،ایثار،ہمدردی،قربانی،باہمی اخوت و محبت، امن وسلامتی،خوشحالی اور دیگر خیر و برکات کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھا اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عزت،عظمت،عروج اور ایسا غلبہ عطا فرمایا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔یہ قرآن مجید کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے کفار کی طاقت،قوت اور اسلحہ کا خوف جاتا رہا۔مسلمان بغیر کسی ٹیکنالوجی اور ایجاد کے پوری دنیا پر چھا گئے۔عہد نبوت کو تو چھوڑیئے،عہد صحابہ اور عہد تابعین میں جب مسلمان عرب ملکوں سے نکل کر دور اجنبی سرزمین اندلس پر پہنچے تو مورخین لکھتے ہیں:''اندلس پر مسلمانوں کی اتنی ہیبت چھائی ہوئی تھی کہ اسلامی لشکر کو کوئی روکنے والا نہ تھا۔طارق بن زیاد رحمہ اللہ جدھر رخ کرتا فتح و کامرانی اس کے ہمرکاب چلتی۔اندلسی خود پیش قدمی کرکے صلح کرتے۔طارق بن زیاد رحمہ اللہ آگے آگے علاقے فتح کرتے جاتے اور موسیٰ بن نصیر رحمہ اللہ اس کے پیچھے پیچھے صلح ناموں اور معاہدوں کی تصدیق کرتے جاتے۔''[1]

اندازہ فرمائیں 92ھ میں طارق بن زیاد رحمہ اللہ صرف سات ہزار سپاہیوں کے ساتھ جبرالٹر پر

---

[1] تاریخ اسلام از شاہ معین الدین ندوی،حصہ دوم،صفحہ نمبر 178

اترے۔ وہاں کے حاکم تھیوڈومیر سے مقابلہ ہوا۔ تھیوڈومیر شکست کھا کر فرار ہوا اور اپنے بادشاہ راڈرک کو لکھا: ''ہمارے ملک پر ایسے آدمیوں نے حملہ کیا ہے کہ ان کا وطن معلوم ہے نہ ان کی اصلیت کہ کہاں سے آئے ہیں، زمین سے نکلے ہیں یا آسمان سے اترے ہیں۔'' ❶

اس اطلاع کے بعد راڈرک خود ایک لاکھ کی فوج لے کر مقابلہ پر آیا۔ اس وقت طارق بن زیاد رحمہ اللہ کے ساتھ صرف بارہ ہزار کی فوج تھی۔ طارق بن زیاد رحمہ اللہ نے اسلامی لشکر کے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد جہاد کی فضیلت پر خطبہ دیا۔ شہادت کی اہمیت بتائی اور اللہ کی نصرت کے وعدے یاد دلائے۔ اسلامی لشکر اللہ کا نام لے کر اپنے سے دس گناہ کیل کانٹے سے لیس لشکر جرار سے ٹکرا گیا اور فتح یاب ہوا۔ راڈرک فرار ہوتے ہوئے دریا میں ڈوب مرا۔ راڈرک کو شکست دینے کے بعد طارق بن زیاد رحمہ اللہ نے پے در پے قرطبہ، تدمیر، طلیطلہ، قومونہ، اشبیلیہ اور ماردہ پر کہیں جنگ کئے بغیر اور کہیں جنگ کے بعد قبضہ کیا اور فرانس کی سرحدوں پر جا دستک دی۔

دنیا میں اس عزت، عروج اور غلبہ کا وعدہ قرآن مجید کو مضبوطی سے تھامنے اور اس پر عمل کرنے سے مشروط ہے۔ آج اگر ہم دنیا میں مغلوب اور بے توقیر ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو ترک کر دیا ہے۔ ہمارا معاشرہ ایمان، نیکی، تقویٰ، امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت کے بجائے شرک، بدعات، ظلم، بے رحمی، قتل وغارت، لوٹ کھسوٹ، اغوا، شراب، زنا، جوا، فحاشی، بے حیائی، بدامنی اور بدحالی میں مبتلا ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو ترک کر دیا ہے۔ بقول حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

پس اگر ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اعلیٰ وارفع اقدار کا چلن عام کرنا چاہتے ہیں، اپنی ذلت اور پستی کو عزت اور وقار میں بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید کی طرف پلٹ آنا چاہئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰی ﴾ (123:20)

❶ تاریخ اسلام از شاہ معین الدین ندوی، حصہ دوم، صفحہ نمبر 169

''پس جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 123)

قرآن مجید سرتاسر ہدایت ہے:

قرآن مجید کے نزول کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کی ہدایت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَقَدْ جَاءَ كُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ﴾ ترجمہ: ''تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک روشن دلیل، ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔'' (سورہ الانعام، آیت نمبر 157) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ اِنَّـهٗ لَهُـدًى وَّ رَحْـمَةٌ لِّـلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ ترجمہ: ''اور بے شک یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 77) یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ جو بھی ادنیٰ واعلیٰ شخص ہدایت کی نیت سے اسے پڑھتا ہے یا سنتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے کھول دیتے ہیں بشرطیکہ اس کے ذہن میں تعصب یا ہٹ دھرمی نہ ہو۔ تاریخ اسلام کے ابتدائی عہد کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

1. حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ یمن کے قبیلہ دوس کے سردار تھے۔ شاعر بھی تھے کسی کام سے مکہ گئے تو قریش مکہ نے رسول اکرم ﷺ کے خلاف کان بھرنے شروع کر دیئے جس سے وہ آپ ﷺ کے بارے میں سخت بدگمان ہو گئے ۔ ایک روز طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو حرم میں نماز پڑھتے دیکھا، قرآن مجید کے چند جملے سنے تو محسوس کیا یہ تو بڑا اچھا کلام ہے۔ اپنی بدگمانی پر کچھ نادم سے ہوئے ۔ جب رسول اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہو کر گھر چلے تو طفیل بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لئے، گھر پہنچ کر عرض کیا ''میں فلاں فلاں قبیلے سے ہوں قریش کے سرداروں کے کہنے پر آپ کے بارے میں سخت بدگمان تھا حتی کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی تھی حرم میں آپ کی زبان مبارک سے چند کلمات سنے ہیں جو مجھے اچھے لگے ہیں آپ مجھے تفصیل سے بتایئے آپ کیا کہتے ہیں؟'' جواب میں نبی اکرم ﷺ نے سورہ اخلاص اور سورہ فلق کی تلاوت فرمائی۔ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسی وقت بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیئے اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

② حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں رسول اکرم ﷺ کے دوست تھے مکہ آئے، تو لوگوں نے بتایا کہ محمد ﷺ تو دیوانے ہو گئے ہیں۔ حضرت ضماد رضی اللہ عنہ جھاڑ پھونک کے ماہر تھے۔ اس ارادے سے رسول اکرم ﷺ کے پاس گئے کہ ان کا علاج کروں گا تا کہ وہ صحت مند ہو جائیں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مدعا پیش کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے پہلے کلمہ شہادت ادا فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی اور اس کے بعد قرآن مجید کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ ضماد ازدی رضی اللہ عنہ کو یہ کلام پاک اتنا پسند آیا کہ دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی۔ رسول اکرم ﷺ نے تین مرتبہ اعادہ فرمایا۔ ضماد ازدی رضی اللہ عنہ سننے کے بعد کہنے لگے ”میں نے ایسا کلام پہلے کبھی نہیں سنا، میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے، شاعروں اور ساحروں کا کلام بھی سنا ہے مگر یہ کلام تو سمندر کی تہہ تک پہنچنے والا کلام ہے۔“ حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ نے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ پوری قوم کی طرف سے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ۔

③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسلام لانے سے پہلے ایک روز میں رسول اکرم ﷺ کو ستانے کے لئے گھر سے نکلا، آپ ﷺ مجھ سے پہلے حرم میں داخل ہو چکے تھے، میں جب حرم پہنچا تو آپ ﷺ نماز میں سورہ الحاقہ تلاوت فرما رہے تھے میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور سننے لگا۔ قرآن پاک کے پُر اثر کلام پر میں حیران ہو رہا تھا کہ یکا یک میرے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص ضرور شاعر ہے۔ تب فوراً ہی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ﴿اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ○وَّ مَا ھُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ قَلِیۡلاً مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ ○﴾ ”یہ رسول کریم کا قول ہے کسی شاعر کا قول نہیں لیکن تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔“ (سورہ الحاقہ، آیت 40-41) میں نے اپنے دل میں سوچا اگر یہ شاعر نہیں تو پھر کاہن ہے۔ اسی وقت آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ﴿وَ لَا بِقَوۡلِ کَاھِنٍ قَلِیۡلاً مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ﴾ ”اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے مگر تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔“ ﴿تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴾ ”یہ کلام تو رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔“ (سورہ الحاقہ، آیت 42-43) رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے

ادا کی گئی قرآن مجید کی یہ آیات میرے دل پر اسلام کا نقشِ اولین ثابت ہوئیں۔

اس کے بعد وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں حضرت عمر ﷺ ایمان لائے۔ واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے قتل کے ارادے سے ننگی تلوار لے کر نکلے، راستے میں اپنی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مسلمان ہونے کی خبر ملی تو الٹے پاؤں بہن کے گھر پہنچے جہاں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر حضرت خباب رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چھپ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قرآن مجید کے اوراق چھپا لئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہن اور بہنوئی دونوں کو پیٹنا شروع کر دیا۔ بہن کے سر سے خون نکلتا دیکھ کر ندامت محسوس ہوئی، تو کہا اچھا لاؤ دکھاؤ وہ صحیفہ، جو تم پڑھ رہے تھے، بہن نے وضاحت کی کہ تم شرک کی وجہ سے نجس ہو، پہلے غسل کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا، صحیفہ سورہ طٰہٰ کی آیات پر مشتمل تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا، تو کہنے لگے ''کیا عمدہ اور بلند پایہ کلام ہے'' حضرت خباب رضی اللہ عنہ یہ تبصرہ سن کر باہر نکل آئے اور کہا ''عمر ! مجھے امید ہے اللہ نے تمہیں رسول اکرم ﷺ کی دعا کے نتیجہ میں چن لیا ہے۔ پس اے عمرؓ! آؤ اللہ کی طرف، آؤ اللہ کی طرف۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ دار ارقم میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

④ مدینہ منورہ میں دین اسلام کے اولین خوش نصیب مبلغ حضرت مُصعب بن عُمیر رضی اللہ عنہ اپنے میزبان حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر قبیلہ بنو عبدالاشہل کے باغ میں کچھ لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے کہ بنو عبدالاشہل کے سردار اُسید بن حُضیر آئے اور درشت لہجے میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر کہا ''تم ہمارے آدمیوں کو بے وقوف بنا رہے ہو خیریت چاہتے ہو تو فوراً یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ کبھی اس طرف کا رخ نہ کرنا۔'' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بڑے تحمل اور نرمی سے فرمایا ''میرے بھائی! آپ تشریف رکھیں اور ایک دفعہ میری بات سن لیں، پسند آئے تو مانیں، نہ آئے تو رد کر دیں۔'' حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو سن کر اسید بن حضیر کا سارا غصہ جاتا رہا، بیٹھ گئے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے اسلام کے چند احکام بتانے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت

شروع کی ادھر تلاوت ختم ہوئی ادھر اسید بے اختیار بول اٹھے۔ ’’کیسا اچھا دین اور کیسا اعلیٰ کلام ہے، اس دین میں داخل ہونے کے لئے تم کیا کرتے ہو؟‘‘ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا ’’غسل کر کے حق کی شہادت دیں اور نماز پڑھیں۔‘‘ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

قرآن مجید گزشتہ چودہ صدیوں سے پوری دنیا کے انسانوں کو مسلسل نور ہدایت سے منور کر رہا ہے جس طرح یہ پہلوں کے لئے ہدایت تھا اسی طرح پچھلوں کے لئے بھی ہدایت ہے۔ قرآن مجید کے فیوض و برکات میں آج تک کبھی کمی آئی ہے نہ تعطل پیدا ہوا ہے۔ چند مثالیں ماضی قریب کی ملاحظہ فرمائیں۔

① پولینڈ میں ایک یہودی رِبّـــــی عالم گھرانے میں (1900ء) پیدا ہونے والے لیو پولڈ نے ویانا یونیورسٹی میں فلسفہ اور آرٹ کی تعلیم حاصل کی۔ عملی زندگی کا آغاز صحافت سے کیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور ہر طرح کی دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود لیو پولڈ کہتا ہے کہ مجھے اپنی زندگی کا صحیح مقصد معلوم نہ تھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ سچی ذہنی مسرت کیسے اور کہاں سے حاصل کریں؟ بار بار احساس ہوتا کہ ہم کسی اندھے جنگل میں محو سفر ہیں جہاں درندوں کا خوف بھی لاحق ہے اور منزل کا سراغ لگانا بھی نامعلوم۔ میں نے پہلی بار عیسائیت کا مطالعہ کیا اسے سمجھنے کی کوشش کی مگر بہت جلد مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کہ عیسائیت جسم روح اور عقیدہ و عمل کے درمیان افسوسناک تفریق کی حامل ہے جو اس زمانے کے انسانوں کی راہنمائی کرنے سے قاصر ہے۔ 1922ء کے اواخر میں جرمن کے ایک اخبار نے لیو پلوڈ کو مشرق وسطیٰ کا نمائندہ مقرر کر دیا جہاں اسے اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقع میسر آ گیا۔ لیو پولڈ کہتا ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے میرے سامنے اسلام کی ایک ایسی مکمل تصویر آ گئی جس نے مجھے حیرت زدہ اور مدہوش کر دیا، روح اور مادہ کی یکساں اہمیت، عقل کی کار فرمائی، پیغمبر اسلام کی بھر پور روحانی، معاشرتی، سیاسی زندگی اور اسلام کا بین الاقوامی مزاج دیکھ کر اسلام کے لئے میرا استغراق مزید بڑھ گیا۔ ستمبر 1926ء میں ایک شب میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ زمین دوز ٹرین میں سفر کر رہا تھا میرے سامنے کی سیٹ پر ایک جوڑا بیٹھا تھا، لباس اور ہیرے کی انگوٹھیوں سے متمول نظر آ رہا تھا، لیکن چہرے اطمینان اور مسرت سے خالی تھے۔ وہ بہت غمزدہ اور

حرماں نصیب دکھائی دیتے تھے۔ میں نے ڈبے میں نظر گھما کر دیکھا، ہر شخص بظاہر خوشحال لیکن ہر شخص کے چہرے پر ایک مخفی الم کی جھلک موجود تھی۔ میں نے اس احساس کا ذکر اپنی بیوی سے کیا تو اس نے بھی یہ کہہ کر میری تائید کی ''واقعی یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ جہنم کی زندگی گزار رہے ہیں۔''

گھر واپس آیا تو میز پر قرآن مجید کا نسخہ رکھا تھا۔ میری نگاہ اچانک اس کے نکلے ہوئے صفحے پر پڑ گئی جن پر یہ آیات لکھی تھیں ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○﴾ ترجمہ: ''تم لوگوں کو حصول کثرت کی دوڑ نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ تم لبِ گور پہنچ جاتے ہو (یہ طرزِ زندگی) ہرگز درست نہیں۔ عنقریب تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا پھر سن لو، ہرگز نہیں، عنقریب تمہیں اس کا انجام معلوم ہو جائے گا، ہرگز نہیں، اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اس روش کا انجام) جانتے (تو کبھی یہ طرز عمل اختیار نہ کرتے) تم جہنم دیکھ کر رہو گے پھر سن لو، کہ تم بالیقین جہنم کو دیکھو گے پھر اس روز تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔'' (سورہ التکاثر) میں ایک لمحہ کے لئے گم سم ہو گیا۔ میرے ہاتھوں میں جنبش تھی میں نے بیگم کو آواز دی اور کہا ''دیکھو کیا یہ اس صورت حال کا جواب نہیں جو گزشتہ رات ہم نے ریل میں دیکھی تھی۔'' ہمیں ہمارے سوالوں کا جواب بھی مل گیا اور بہت سے متعلقہ شکوک وشبہات بھی ختم ہو گئے۔ ہم نے سوچا یہ کتاب اللہ ہی کی نازل کردہ ہے جو چودہ سو سال پہلے محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی جس میں ہمارے اس پیچیدہ اور مشینی دور کی ٹھیک ٹھیک تصویر پیش کر دی گئی ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ قرآن مجید کسی انسان کی تصنیف نہیں ہے۔ انسان لاکھ سمجھدار، حکیم اور دانا سہی، مگر وہ چودہ سو سال قبل اس عذاب کی پیش گوئی نہیں کر سکتا جو بیسویں صدی کے لئے خاص تھا۔ دوسرے ہی روز میں برلن میں مسلمانوں کی انجمن کے صدر کے پاس گیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ یونانی زبان میں ''لیو'' شیر کو کہتے ہیں، لہٰذا میرا نام محمد اسد تجویز کیا گیا۔

یہ وہی محمد اسد ہیں جو اپنے علم اور عمل کی وجہ سے بعد میں علامہ محمد اسد کہلائے۔ جنہوں نے ایک انتہائی

دقیع اور قابل قدر کتاب ”Road to Macca“ (جانب بطحا) تصنیف کی جسے پڑھ کر بے شمار لوگوں کو راہ ہدایت نصیب ہوئی۔

② ڈاکٹر عبدالرحمٰن بارکر امریکی ریاست واشنگٹن کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ایک روز اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوال کیا تو والد نے کہا ”میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا بتا سکتا ہوں میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور مجھے زندگی میں اس کی ضرورت بھی کیا ہے جبکہ ہر آسائش میسر ہے۔“[1] ڈاکٹر بارکر کہتے ہیں: اپنے والد کا یہ جواب سن کر میں نے یہودیت، عیسائیت اور ہندومت کی مقدس کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ ان میں سوائے تضادات اور اختلافات کے کچھ نہ پایا۔ اسلام کے بارے میں تاثر یہ تھا کہ یہ وحشیوں، پاگلوں اور جنونیوں کا مذہب ہے، لہٰذا قرآن کا مطالعہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ 1951ء میں مجھے ہندوستان جانے کا اتفاق ہوا جہاں میری ملاقات ایک مسلم نوجوان سے ہوئی جو مجھے اپنے گھر لے گیا اس نوجوان کے والد نے میرا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ان کی باتوں میں مجھے خلوص، صداقت اور محبت محسوس ہوئی۔ نہایت سادہ اور صاف الفاظ میں انہوں نے مجھے اسلام کے متعلق کچھ بنیادی باتیں بتائیں۔ ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ کچھ مدت کے بعد مجھے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں بہار کے جنگلوں میں جانا تھا۔ رخصت کرتے ہوئے نوجوان کے والد نے مجھے چند کتابیں دیں جن میں محمد پکتھال کا انگریزی ترجمہ والا قرآن مجید بھی تھا۔ بہار کے جنگلوں میں تنہائی میسر تھی۔ ماحول بھی قدرت کی دلفریبیوں اور رعنائیوں سے معمور تھا۔ خیال آیا قرآن مجید کا مطالعہ ہی کیا جائے۔ قرآن مجید کھولا تو سورہ کوثر سامنے آگئی۔ پڑھنا شروع کیا۔ چھوٹے چھوٹے بول میرے دل میں تیر ونشتر کی طرح پیوست ہوتے چلے گئے۔ الفاظ کے ترنم نے میرے کانوں میں رس گھولنا شروع کر دیا۔ معلوم نہیں ان میں کیا جادو تھا کہ میری زبان بے اختیار انہیں دہرانے لگی۔ میں پڑھتا چلا گیا اور یوں محسوس کیا کہ آب حیات کے قطرے مرجھائے ہوئے پھولوں کو تازگی اور شگفتگی بخش رہے ہیں۔ دل چاہتا کہ قرآن پاک کی پاکیزہ تعلیمات پر ایمان لے آؤں، لیکن مادہ پرست ماحول میں پرورش پائے ہوئے ذہن کا کبر وغرور، شکوک وشبہات پیدا کر رہا تھا۔ دل اور دماغ میں کشمکش شروع ہوگئی۔ بہار

[1] لمحہ بھر کے لئے قرآن مجید کی آیت کریمہ پر غور فرمائیں ﴿ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴾ ترجمہ ”ہرگز نہیں انسان سرکشی اختیار کرتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔“ (سورہ العلق، آیت 6-7)

سے واپس لکھنؤ آیا تو آتے ہی مولوی صاحب سے ملا، اپنے شکوک وشبہات پیش کئے ۔مولوی صاحب نے نہایت حکیمانہ اور مدلل انداز میں میرے شکوک وشبہات رفع کئے۔اب قلب وذہن میں ابدی صداقت کو سینے سے لگا لینے کا بے پناہ جذبہ امڈ آیا تھا آنکھیں بے یقینی کے اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی کا مشاہدہ کرنے کے لئے بے تاب ہوگئیں اور زبان پر بے ساختہ کلمہ شہادت جاری ہوگیا۔اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

③ ڈاکٹر غرینیہ فرانس میں پیدا ہوئے۔یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور فرانسیسی پارلیمنٹ کے رکن بنے۔ڈاکٹر صاحب اپنے قبول اسلام کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:’’میری جوانی سمندری سفر میں گزری۔سمندر کے نظاروں اور سفروں کا شوق ہی گویا میرا مقصد زندگی تھا۔اس شوق کے علاوہ میرا دوسرا مشغلہ کتابوں کا مطالعہ تھا۔یہی ذوق مجھے مطالعہ قرآن تک لے آیا۔ایک روز میں قرآن مجید کی ورق گردانی کررہا تھا کہ نظریں سورہ نور کی ایک آیت پر جم گئیں جس میں گمراہ شخص کی مثال سمندری نظارے کے حوالے سے بیان کی گئی تھی ﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا﴾ ترجمہ: ’’مشرک کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا ہو پھر موج کے اوپر ایک دوسری موج چھائی ہوئی اس کے اوپر بادل ہو اس طرح تاریکی پر تاریکی مسلط ہے (اور اس کی حالت یہ ہے کہ) جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ پائے۔‘‘ (سورہ نور، آیت نمبر 40) جب میں نے یہ آیت پڑھی تو میرا دل تمثیل کی عمدگی اور انداز بیان سے بے حد متاثر ہوا اور میں نے خیال کیا کہ اس کتاب کے مصنف (محمدؐ) ضرور ایسے شخص ہوں گے جن کے دن، رات میری طرح سمندروں میں گزرے ہوں گے لیکن اس کے باوجود مجھے حیرت اس بیان کے مختصر مگر جامع اور بلیغ الفاظ اور اسلوب پر تھی گویا بات کہنے والا خود رات کی تاریکی، بادلوں کے گہرے سائے اور موجوں کے طوفان میں ایک جہاز پر کھڑا ہے اور ڈوبتے شخص کی حالت دیکھ رہا ہے، تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ محمد عربی ﷺ امی شخص تھے اور انہوں نے زندگی بھر سمندری سفر نہیں کیا۔اس انکشاف کے بعد میرا دل روشن ہوگیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ محمد ﷺ کی آواز نہیں بلکہ اس ہستی کی آواز ہے جس نے سمندروں

سمیت کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ میں نے قرآن مجید کا دوبارہ مطالعہ شروع کیا۔ اب میرے سامنے مسلمان ہوئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا، چنانچہ شرح صدر کے ساتھ کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

④ برطانیہ میں پیدا ہونے والے کیٹ سٹیونز جو اسلام قبول کرنے کے بعد یوسف اسلام کے نام سے معروف ہوئے، مشہور موسیقار اور پاپ سنگر تھے۔ قرآن مجید سے ان کا رابطہ اپنے بڑے بھائی ڈیوڈ کے ذریعہ ہوا جو مقامات مقدسہ کی غرض سے بیت المقدس گئے اور واپس آ کر قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ خرید کر اپنے بھائی کو تحفہ کے طور پر دیا۔ یوسف اسلام کہتے ہیں ''میں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا، جوں جوں آگے بڑھتا گیا مایوسی اور اداسی کا پردہ چاک ہوتا گیا۔ رفتہ رفتہ زندگی کا ایک واضح مفہوم میری سمجھ میں آنے لگا میں جس حقیقت کے حصول کے لئے بھٹک رہا تھا وہ قرآن مجید کے مطالعہ سے حاصل ہو گئی۔ شک کے سارے کانٹے ایک ایک کر کے نکل گئے۔ مجھے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نظر آئے جن کی صرف ایک ہی تصویر قرآن مجید نے پیش کی ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے، نہ خدا تھے، نہ خدا کے بیٹے۔ مجھے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نظر آئے جنہوں نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اپنے بیٹے کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا، میں ڈیڑھ سال تک قرآن مجید کو بار بار پڑھتا رہا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ شاید میں اس قرآن کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور یہ قرآن میرے لئے نازل ہوا ہے۔ میں اب تک کسی مسلمان سے نہیں ملا تھا لیکن مجھے احساس ہونے لگا کہ مجھے یا تو جلد ہی مکمل طور پر ایمان لے آنا ہوگا یا موسیقی کے دھندے میں پھنسا رہنا ہوگا۔ یہ کشمکش کا وقت میرے لئے بڑا کٹھن تھا۔ آخر ایک روز کسی نے میرے سامنے لندن کی نئی مسجد کا ذکر کیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا، میرے قدم خود بخود مسجد کی طرف اٹھنے لگے۔ نماز جمعہ کے بعد میں نے قبول اسلام کا اعلان کیا اور یوں مسلمانوں کی عظیم برداری سے میرا تعلق قائم ہو گیا۔[1]

⑤ محترمہ پولی این امریکہ میں پیدا ہوئیں۔ کیمیکل انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی عملی زندگی اختیار کی تو ایک روز کسی مسلمان ہمسائی نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پڑھنے کے لئے دیا۔ پولی این نے یہ ''کتاب'' لے کر شیلف پر رکھ دی، کبھی کبھار اسے دیکھ لیتی۔ قرآن مجید میں انبیاء کے واقعات دیکھ کر

[1] مذکورہ چاروں واقعات ڈاکٹر عبدالغنی فاروق، کی مؤقر کتاب ''ہم مسلمان کیوں ہوئے'' سے لئے گئے ہیں۔

پولی این کوقرآن مجید سے دلچسپی پیدا ہوگئی۔ پولی این کہتی ہیں کہ ایک روز میں معمول سے زیادہ کام کرکے تھکی سی تھی۔قرآن مجید کا مطالعہ کرنا شروع کردیا۔سورہ مزمل پڑھ رہی تھی جس کے آخر میں دوبار یہ بات ارشادفرمائی گئی ہے ''جب تم تھکے ہوتو جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔'' ❶ میں تھکی ہوئی تو تھی ہی۔خیال آیا کہ اب مجھے بھی آرام کرنا چاہئے اور مزید قرآن نہیں پڑھنا چاہئے۔خودقرآن بھی تو یہی کہہ رہا ہے۔میں نے قرآن بندکردیا مگر بستر پر لیٹے لیٹے خیالات کا تانتابندھ گیا۔عجیب کتاب ہے کہ اگر تم تھکے ہوئے ہوتو قرآن اتناپڑھو جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔تھکاوٹ کے باوجود میں نیند نہ کرسکی ایک ہلچل سی مچ گئی۔اب قرآن مجید سے ایک کشش سی پیدا ہوگئی اور مجھے احساس ہونے لگا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ایک روز میں نے معمول کے مطابق قرآن اٹھایا۔سورہ المؤمنون کی تلاوت شروع کی۔درج ذیل آیات پڑھیں ﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ○﴾ ترجمہ:''ہم نے انسان کومٹی کے ست سے بنایا پھر اس مٹی کے ست کوایک محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کیا پھراس بوند کولوتھڑے کی شکل دی پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اس سے ایک مخلوق پیدا کردی پس اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے جوسب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔''(سورہ المؤمنون، آیت نمبر 12-14) عجیب وغریب طمانیت کی کیفیت محسوس کی۔یہ تو وہی بات ہے جوسائنس آج کہہ رہی ہے جبکہ محمد ﷺ نے چودہ سوسال پہلے یہ بات بتادی تھی۔انہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ الٹراساؤنڈ، ایکسرے اور دوسری جدید مشینیں تو اس وقت نہیں تھیں، اسی وقت دل نے گواہی دے دی کہ محمد ﷺ کی راہنمائی یقیناً کسی بڑی طاقت (یعنی اللہ تعالیٰ) نے کی ہے۔ چنانچہ شرح صدر کے ساتھ میں نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کا اقرار کیا اور امت مسلمہ میں شامل ہوگئی۔

⑥ محترمہ لیلیٰ پولینڈ کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں پھر اپنے خاندان کے ہمراہ کینیڈا منتقل

---

❶ ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ ترجمہ:''جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔''(سورہ المزمل، آیت نمبر 20)

ہوگئیں۔دوران تعلیم لیلیٰ کی ملاقات ایک مسلمان لبنانی طالب علم سے ہوئی دونوں اپنی ملاقاتوں میں مذہب پر بحث کرتے۔ باعث نزاع بات یہ تھی کہ ''اللہ ایک ہے یا تین؟'' لیلیٰ کہتی ہیں کہ لبنانی طالب علم کا یہ جملہ ''اللہ صرف ایک ہے'' ہر وقت میرے ذہن میں گونجتا رہتا تاہم مجھے پورا یقین تھا کہ ایسی سوچ رکھنے والا پاگل ہے۔ دو تین ماہ اسی ادھیڑ بن میں گزر گئے۔ ایک روز میں اپنے گھر والوں کے ساتھ چرچ گئی تو مجھے پہلی بار چرچ والوں کی یہ بات عجیب سی محسوس ہوئی کہ ''اللہ، اس کا بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر ایک بنتے ہیں۔'' ان الفاظ نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میں سوچنے لگی ''اگر اللہ ایک ہے تو اسکے بیٹے اور روح اللہ کا کیا مطلب ہے؟'' یہ تثلیث کا معاملہ تو عقلی اعتبار سے بالکل ہی ناقابل فہم تھا جبکہ ایک مسلمان لبنانی نوجوان کی بات قابل فہم تھی کہ ''اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔'' اسی کشمکش کو ختم کرنے کے لئے میں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا۔ میرے لئے قرآن مجید کا مطالعہ ایک مسرور کن تجربہ تھا۔ رات کو جب سارے لوگ اپنے اپنے بستروں میں دبکے ہوتے تو میں قرآن مجید کا مطالعہ شروع کر دیتی۔ اسی دوران میں آنکھیں برستی رہتیں اور میں منہ تکیہ پر رکھ کر روتی رہتی۔ میں بہت خوش تھی اور شکر گزار تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے علم و عرفان سے نوازا تھا۔ اب میں زیادہ دیر تاریکی اور جہالت سے سمجھوتہ نہیں کر سکتی تھی۔ کرسمس کا موقع آیا تو مزید ضبط کا یارا نہ رہا۔ میں نے اپنے ایمان کا اعلان کر دیا۔ توقع کے مطابق مجھے فوراً گھر سے نکال دیا گیا۔ دل اس خیال سے دکھی تھا کہ گھر والے چھوٹ رہے ہیں، لیکن اس خیال سے ذہن سکون سے معمور ہو گیا کہ میں نے اپنے رب کو پالیا ہے۔

⑦ محترمہ سمیہ امریکہ کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں ۔ مائیکرو بیالوجی میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ سمیہ کہتی ہیں کہ عیسائیت میں میرے لئے سب سے زیادہ ناقابل فہم بات عقیدہ تثلیث تھی۔ ایک اللہ وہ جو زمین و آسمان کا خالق اور مالک ہے، دوسرا اللہ وہ جس نے ہمارے گناہ معاف کروانے کے لئے قربانی دی، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور تیسرا اللہ روح القدس! پھر کس خدا کی عبادت کریں اور کس سے مانگیں؟ دوران تعلیم سمیہ کی ایک مسلمان لڑکے سے دوستی ہوئی۔ سمیہ نے اپنے دوست سے اس پریشانی کا اظہار کیا تو اس نے سمیہ کو قرآن مجید مطالعہ کے لئے فراہم کر دیا۔ سمیہ کہتی

ہیں قرآن مجید کے مطالعہ نے میری زندگی بدل کر رکھ دی، اسے پڑھ کر مجھے یقین ہوگیا کہ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور انعامات کا ذکر تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ اتنا مہربان ہے کہ وہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف کر دے گا۔ میں قرآن پڑھتے ہوئے بے اختیار رونے لگی۔ میری روح کی گہرائیوں میں چھپا ہوا کرب اور درد باہر آنے لگا مجھے اپنی حماقتوں، نادانیوں اور غفلتوں پر رونا آیا اور سچ کو پالینے پر مسرت بھی ہوئی۔ قرآن مجید کی سائنسی توجیہات پڑھ پڑھ کر میں حیران ہوئی۔ قرآن مجید نے سائنس کے ہر شعبہ کے بنیادی اصولوں کی نشاندہی آج سے چودہ سو سال قبل کر دی تھی جبکہ اس وقت ان اصولوں کا کوئی تصور ہی نہیں تھا، تب مجھے یقین کامل ہوگیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ کتاب ہے اور میں نے قبول اسلام کا فیصلہ کر لیا۔ سلامتی ہو حضرت محمد ﷺ پر کہ ان کی زندگی سارے مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

⑧ محترمہ مریم امریکہ میں پیدا ہوئیں۔ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم چند مسلمان طالبات سے دوستی ہوگئی۔ محترمہ مریم اپنے ایمان لانے کا واقعہ یوں بیان کرتی ہیں کہ میں ایک روز اپنی مسلمان سہیلی کو ملنے اس کے گھر گئی اور ساتھ مٹھائی کا تحفہ بھی لے گئی مگر اس نے مٹھائی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ وہ روزے سے تھی۔ میں نے وہ دن اس کے ساتھ بڑے تعجب سے گزارا کہ مسلمان کس طرح بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں اور پھر معمولات کے کام بھی کرتے ہیں۔ ایک روز میری سہیلی نے مجھے افطار پر مدعو کر لیا حالانکہ میں روزے سے نہیں تھی۔ میرے لئے اسلام کو جاننے کا یہ اچھا موقع تھا۔ میں نے ان کے مزاج و اطوار کو قریب سے دیکھا۔ روزہ رکھنے کا سبب بھی معلوم کیا۔ افطار کے بعد وہ سارے لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ امام صاحب نے جب قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو اسے سنتے ہی میرے دل پر ایک عجیب قسم کی کیفیت طاری ہوگئی مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ امام صاحب اس روز نماز میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کر رہے تھے۔ مجھے تلاوت سن کر بڑا سکون اور اطمینان محسوس ہوا بغیر کسی علم کہ میں کیا سن رہی ہوں، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ مجھے حق مل گیا ہے۔ میں نے اپنی اس کیفیت کا اظہار اپنی مسلمان سہیلی سے کیا تو اس نے مجھے مطالعہ کے لئے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ، کچھ کتابیں اور چند کیسٹیں دیں۔ کچھ دنوں

کے بعد میں اپنے گھر والوں کی مخالفت کے باوجود دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی۔ ❶

امر واقعہ یہ ہے کہ جو بھی شخص ہدایت کی نیت سے قرآن مجید کا مطالعہ کرتا ہے اسے ہدایت ضرور نصیب ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے﴿وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ترجمہ:''وہ لوگ جو ہماری طرف آنے کے لئے جدو جہد کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستے ضرور دکھاتے ہیں۔''(سورہ العنکبوت،آیت نمبر 69)

''قرآن مجید کے فضائل'' پر کتاب لکھنے کے دوران مجھے کم از کم دو صد خوش نصیب نومسلم مرد و خواتین کے حالات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا اس دوران دو باتیں میں نے واضح طور پر محسوس کیں۔

اولاً: ہر شخص کی ہدایت کا سبب کسی نہ کسی طرح قرآن مجید ہی بنا۔

ثانیاً: قرآن مجید کا مطالعہ کرنے کے بعد جو لوگ شعوری طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ان کی زندگیوں میں ایسا زبردست انقلاب برپا ہوا کہ انہوں نے اپنی بقیہ ساری زندگی دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دی یا کم از کم ان کے اندر دین اسلام کی کوئی نہ کوئی گرانقدر خدمت سرانجام دینے کی شدید تڑپ پیدا ہوگئی۔

امریکہ کے عیسائی گھرانے میں پیدا ہونے والی خاتون ''بیکی ہاپکنز'' اسلام لانے کے بعد جس جذبے سے سرشار ہوگئیں اس کا اظہار انہوں نے درج ذیل الفاظ میں کیا:

''اگر میں دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ پر چڑھ سکتی اور میری آواز ہر اس آدمی تک پہنچ سکتی جو اسلام سے بے خبر ہے تو میں چلا چلا کر انہیں بتاتی کہ مجھے میرے سوالات کے جوابات قرآن سے مل گئے ہیں۔اب میں جانتی ہوں سچائی کیا ہے۔دنیا کا ہر شخص اس سچائی کے ملنے پر اگر سو سال تک روزانہ سو بار اللہ کا شکر ادا کرے تب بھی اس کا حق شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ ❷

قرآن مجید عظیم ہے اور ہمیشہ عظیم رہے گا۔ہر طرح کی حمد و ثنا صرف اس ذات کے لئے جس نے کتاب ہدایت نازل فرمائی اور بے حد و حساب درود و سلام اس ہستی پر جس کے ذریعہ قرآن مجید ہم تک پہنچا اور صلاۃ و سلام ان پاکباز ہستیوں پر، جنہوں نے قرآن مجید کی تعلیم ، تدریس، تبلیغ اور دعوت کے مقدس فریضہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

❶ خواتین کے اسلام لانے کے مذکورہ بالا چاروں واقعات دو ماہی مجلّہ ''تحفۂ نسواں'' لاہور، جون جولائی 2004ء سے لئے گئے ہیں۔

❷ تحفۂ نسواں، نومسلمات نمبر، جون/ جولائی 2004، صفحہ نمبر 150

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ قرآن مجید چونکہ کتاب ہدایت ہے اور ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو سمجھنا ضروری ہے، لہٰذا جو شخص قرآن مجید سمجھ کر نہیں پڑھتا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں دنیاوی کتب کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً قانون یا انجینئرنگ کی کتب جو شخص نہیں سمجھتا اسے ان کتب کو پڑھنے سے کیا فائدہ؟ اس قسم کی مثالیں دیتے ہوئے ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن مجید کا معاملہ دنیا کی دیگر تمام کتب سے مختلف ہے۔ قرآن مجید جہاں کتاب ہدایت ہے وہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ادا کئے ہوئے الفاظ بھی ہیں جنہیں خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہی ترتیب دیا ہے۔ اس لئے ان کو محض ادا کرنا یعنی ان کی تلاوت کرنا بھی عبادت میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○﴾ ترجمہ: ”بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو ان کے سامنے اللہ تعالیٰ (کی نازل کردہ) آیات تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے، انہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے، بے شک اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 164) اس آیت مبارکہ میں قرآن مجید کی تلاوت کو واضح طور پر نبوت کا ایک الگ مقصد بتایا گیا ہے اور قرآن مجید کی تعلیم کو ایک الگ مقصد بتایا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ خود رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ترمذی) ظاہر ہے یہ اجر و ثواب ہر اس شخص کے لئے ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے خواہ اس کے مفہوم کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ تیسری بات یہ کہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سمجھنے کے لئے، پہلا مرحلہ تو تلاوت ہی ہے جو شخص تلاوت کرے گا وہی ترجمہ اور تفسیر بھی سمجھے گا اور جسے تلاوت نہیں آتی وہ ترجمہ اور تفسیر کیسے سیکھے گا؟ چوتھی بات یہ کہ تمام لوگوں کا ایمان، خلوص، علم اور انداز فکر ایک جیسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ ہر شخص کے ایمان، خلوص، علم اور انداز فکر کا درجہ الگ الگ ہے جو شخص جس درجہ میں قرآن مجید سے استفادہ کرسکتا ہے اسے اسی درجہ میں ہی استفادہ کرنا چاہئے اور اس دوران اگلے مرحلہ کی اپنے اندر استعداد پیدا کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہئے، لہٰذا

یہ بات تو طے ہے کہ جو شخص قرآن مجید کا مفہوم سمجھے بغیر محض تلاوت کرتا ہے وہ بے مقصد یا بے فائدہ ہر گز نہیں بلکہ عین عبادت ہے۔ البتہ تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ اور تشریح سمجھنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کے بعض شوقین حضرات قرآن مجید کی تلاوت سیکھنے سکھانے کے بجائے اس کے ترجمہ اور تفسیر کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور روزانہ یا ہفتہ وار قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور تفسیر پڑھ لینا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ [1] ہمارے خیال میں یہ طرز عمل درست نہیں اور اپنے آپ کو قرآن مجید کی خیر و برکت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔

جہاں تک قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کا تعلق ہے اس کی اہمیت مسلم ہے۔ سورہ آل عمران کی مذکورہ آیت ﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ میں یہی بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے فرائض نبوت میں قرآن مجید کا ترجمہ، تفسیر اور تشریح سکھانا بھی شامل تھا تا کہ لوگ قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق عمل بھی کریں۔ احادیث مبارکہ میں قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کے جو اتنے زیادہ فضائل بیان فرمائے گئے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن مجید پر غور و فکر کرنا، اس میں تدبر کرنا، اس کے مسائل اور احکام کو سمجھنا مطلوب ہے۔ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے والا شخص بلا شبہ اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خیر و برکت حاصل کرتا ہے جو سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے والے شخص پر تلاوت قرآن کا جو اثر ہوتا ہے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ ہوتا ہے جو سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ اس فرق کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود اشارہ فرمایا ہے ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ ترجمہ: ''حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔'' (سورۃ فاطر، آیت 28)

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کے سلسلہ میں ہم یہاں ایک جلیل القدر صحابی، قادر الکلام شاعر اور اپنے قبیلے کے سردار حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ ایک روز قرآن مجید کی تلاوت سن رہے تھے۔ قاری نے سورہ انبیاء کی

---

[1] ''نور ہدایت'' کے نام سے کسی نامعلوم ادارے نے مولانا فتح محمد جالندھری رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ عربی متن کے بغیر شائع کیا ہے۔ طابع یا ناشر کا نام پتہ کچھ نہیں لکھا گیا۔

جب یہ آیت تلاوت کی ﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتَابًا فِیْهِ ذِکْرُکُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾ ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا بھی ذکر ہے پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لوگے؟ (سورہ انبیاء، آیت نمبر 10)، تو حضرت احنف رضی اللہ عنہ سن کر چونک اٹھے، کہنے لگے ذرا قرآن مجید تو لاؤ، دیکھوں میرا ذکر اللہ تعالیٰ نے کہاں کیا ہے؟

قرآن مجید کا بغور مطالعہ شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے کچھ لوگوں کا تذکرہ ان الفاظ میں ملا ''وہ رات کو بہت کم سوتے ہیں، آخر شب استغفار کرتے ہیں ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہے۔'' (سورہ ذاریات، آیت 17-19) پھر کچھ ایسے لوگوں کا ذکر خیر آیا جن کے بارے میں ارشاد مبارک ہے ''ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں وہ لوگ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے خرچ کرتے ہیں۔'' (سورہ سجدہ، آیت 16) پڑھتے پڑھتے کچھ اور لوگوں کا تذکرہ آیا جن کی شان یہ بیان کی گئی تھی ''وہ لوگ خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ کو پی جاتے ہیں، لوگوں کو معاف کرتے ہیں اللہ ایسے ہی نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت 134) حضرت احنف رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو پہچانتے تھے، کہنے لگے میرے اللہ میں تو ان لوگوں میں کہیں نظر نہیں آتا۔ چنانچہ مزید مطالعہ کیا تو کچھ اور لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں ملا ''جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا ہم ایک دیوانے اور شاعر آدمی کے لئے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟'' (سورہ صافات، آیت 35-36) ایسے بدنصیب لوگوں کا مزید ذکر ان الفاظ میں پایا ''جب اللہ کے علاوہ دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں۔'' (سورہ زمر، آیت 45) قرآن مجید کا مطالعہ کرتے کرتے حضرت احنف رضی اللہ عنہ کو کچھ ایسے بدقسمت لوگ بھی ملے جن سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا ''تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟'' وہ جواب دیں گے ''ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے (اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں) شکوک وشبہات پیدا کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں کیا کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلایا کرتے تھے۔'' (سورہ مدثر، آیت 42-46)

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ اگرچہ اپنے بارے میں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں تھے لیکن انہیں یہ

اطمینان ضرور تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر سچا ایمان رکھتے ہیں اللہ کے باغیوں اور منکروں میں ان کا شمار نہیں، کہنے لگے ''میرے اللہ! ایسے لوگوں سے میری پناہ میں ان لوگوں سے بیزار ہوں میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ پھر اپنی تلاش شروع کر دی بالآخر اپنا تذکرہ قرآن مجید کی ان آیتوں میں ڈھونڈ نکالا'' کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے ملے جلے عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ برے، اللہ سے امید ہے کہ ان کے حال پر نظر کرم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑی مغفرت والا اور رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورہ توبہ، آیت 102) ساتھ ہی کچھ دوسرے لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں بیان کیا گیا تھا ''اللہ کی رحمت سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں، جو گمراہ ہیں۔'' (سورہ الحجر، آیت 56) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے یہ آیتیں پڑھیں تو کہنے لگے بس! بس! میں نے اپنے آپ کو پالیا، مجھے قرآن میں اپنا ذکر بھی مل گیا۔ حمد اور تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے مجھ جیسے گنہگاروں کو فراموش نہیں فرمایا۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا بہت ضروری ہے، لیکن جب تک قرآن مجید کو سمجھنے کی استعداد پیدا نہ ہو اس وقت تک تلاوت قرآن سے غفلت برتنا یا اسے غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنا ہرگز جائز نہیں۔

قرآن مجید شفا ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو درج ذیل تین مقامات پر شفاء ارشاد فرمایا ہے:

① ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۝﴾ (57:10)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا آ گئی ہے۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

② ﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (82:17)

''اور ہم قرآن میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے یہ قرآن خسارے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 82)

③ ﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ﴾(44:41)

''اے محمد! کہو یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔'' (سورہ حٰم السجدہ، آیت نمبر 44)

قرآن مجید انسان کی تمام روحانی بیماریوں مثلاً شرک، کفر، نفاق، ریا، حسد، بغض، کینہ، عداوت وغیرہ کے لئے تو بدرجہ اولیٰ شفا ہے۔ جیسا کہ سورہ یونس کی آیت میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے، لیکن سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حم السجدہ کی آیات میں قرآن مجید کو مطلق شفا ارشاد فرمایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید جسمانی بیماریوں کے لئے بھی شفا ہے۔ بہت سی احادیث بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں۔ روحانی بیماریوں کے لئے شفا کا ذکر تو گزشتہ صفحات میں ''قرآن مجید سرتاسر ہدایت ہے'' کے عنوان سے ہو چکا ہے۔ اب ان سطور میں ہم جسمانی بیماریوں کے لئے شفا کا ذکر کریں گے۔

اگرچہ بعض اہل علم نے قرآنی آیات کے مفہوم اور ذاتی تجربات کے حوالہ سے قرآن مجید کی بہت سی آیات کو بے شمار امراض کا علاج بتایا ہے جس کی ہم نہ تردید کرتے ہیں نہ تائید، البتہ ہم یہاں صرف ایسے امراض کا ذکر کریں گے جن کا علاج احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

① **دل کے امراض کا علاج:** دل کے مختلف امراض مثلاً دل کا تیز دھڑکنا (اختلاج قلب)، پژمردگی اور اضطراب قلب دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنی چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ ''آگاہ رہو کہ دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہے۔'' (سورۃ الرعد، آیت نمبر 28) نیز آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''قرآن مجید پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی سکینت نازل ہوتی ہے۔'' (مسلم) لہٰذا قرآن مجید کی بکثرت تلاوت دل کی تمام بیماریوں کے لئے صحت بخش ہے۔

② **زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج:** زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی صورت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ (بخاری) نیز سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے بچھو کے کاٹنے پر اس جگہ کو نمک ملے پانی سے دھویا اور سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر اس وقت تک دم فرماتے رہے جب تک آرام نہیں آیا۔ (طبرانی)

③ **جنون ، مرگی اور سایہ وغیرہ:** جنون اور مرگی کی بیماری میں روزانہ صبح وشام تین تین بار سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔(ابوداؤد)

④ **تمام بیماریوں کا علاج :** تمام بیماریوں میں سورہ فاتحہ کا دم بکثرت کرنا چاہئے۔آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''سورہ فاتحہ پڑھ کر جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کی جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔'' (مسلم) سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر دم کرنا بھی اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔'' (مسلم) نیز صبح وشام تین تین مرتبہ سورہ الاخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ (ابوداؤد)

⑤ **جانکنی کی تکلیف کا علاج:** مرض الموت میں مریض کی عیادت کرنے والوں کو معوذتین پڑھ کر مریض پر دم کرنا چاہئے۔رسول اکرم ﷺ کے مرض الموت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معوذتین پڑھ کر آپ ﷺ کو دم کرتی رہیں۔(بخاری)

⑥ **نظر بد سے بچنے کا علاج:** نظر بد سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھ کر مریض کو دم کرنا چاہئے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی بعض دعاؤں کے ساتھ شیاطین جن وانس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے،لیکن جب معوذتین اتریں تو آپ ﷺ نے باقی دعائیں ترک فرمادیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنالیا۔'' (ترمذی) آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''پناہ مانگنے کی دعاؤں میں سے سب سے بہتر دعائیں معوذتین ہیں۔'' (ابوداؤد)

⑦ **شیطانی وساوس سے بچنے کا علاج:** شیطانی خیالات اور وساوس سے بچنے کے لئے قرآن مجید کی درج ذیل آیات کا اہتمام کرنا چاہئے۔

① بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (ابوداؤد) ② آیۃ الکرسی (بخاری) ③ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ [1] يا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ④ سورہ اخلاص پڑھ کر اپنی داہنی جانب تین بار تھوکنا چاہئے۔(ابوداؤد) ⑤ معوذتین

---

[1] سورۃ المؤمنون، آیت 97-98

(ترمذی)⑥ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (ابوداؤد)[1]

⑧ **برے خواب کے شر سے بچنے کا علاج:** اگر برُا خواب آئے تو جاگنے کے بعد تین بار بائیں جانب تھوکیں اور پھر درج ذیل آیت پڑھیں رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ [2] یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھیں۔(مسلم) مذکورہ دعا پڑھنے والا شخص برُے خواب کے شر سے محفوظ رہے گا۔

⑨ **جادو سے شفا:** جادو کرنا اور کرانا اگر چہ کفر ہے لیکن گزشتہ چند برسوں سے یہ وبا اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اس کے کفریہ عمل ہونے کی کسی کو پرواہ نہیں رہی۔ گناہوں کی کثرت، باہمی عداوت، حسد، بغض ،کینہ اور دشمنی وغیرہ اس کے بنیادی اسباب ہیں۔ جادو کا تعلق شیاطین جنات سے ہوتا ہے، لہٰذا جادو کے اثرات زائل کرنے والی آیات تحریر کرنے سے قبل ہم جنات شیاطین کے بارے میں بعض اہم معلومات اختصار کے ساتھ تحریر کرنا چاہتے ہیں۔

جنات آگ سے پیدا کی گئی لطیف مخلوق ہے جو نظر آتی ہے نہ محسوس ہوتی ہے۔انسانوں کی طرح جنات بھی ایمان لانے کے مکلّف ہیں، لہٰذا آخرت میں ان کے لئے بھی جزا اور سزا ہے۔ان میں اہل ایمان بھی ہیں جو بلاوجہ انسانوں کو تکلیف نہیں پہنچاتے بلکہ بعض صالح اور نیک جنات، انسانوں سے علم دین حاصل کرتے ہیں اور انسانوں کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہیں البتہ ان میں سے جو فاسق اور فاجر جنات ہوتے ہیں وہ انسانوں کو ذہنی اور جسمانی اذیت اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ان فاسق اور فاجر جنات کو عام زبان میں ''شیاطین'' کہا جاتا ہے۔ جادوگر اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے انہی شیاطین جنات سے کام لیتے ہیں۔

جنات کی رہائش عموماً غیر آباد جگہوں، بے آب وگیاہ میدانوں، صحراؤں، جنگلوں، پہاڑوں میں ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات آبادی میں غلیظ جگہوں مثلاً حمام اور غلاظت کے ڈھیر وغیرہ میں بھی جنات رہائش اختیار کرتے ہیں۔ ایسے مکان، جہاں اللہ کا ذکر، تلاوتِ قرآن، نماز اور مسنون دعاؤں کا اہتمام نہ ہو یا جہاں موسیقی اور گانا بجانا ہو یا جہاں عورتوں کی بے حجاب، عریاں یا نیم عریاں تصاویر

---

[1] سورۃ الحدید، آیت 3

[2] سورۃ المؤمنون، آیت 97-98

وغیرہ ہوں، وہاں بھی شیاطین جن رہائش اختیار کرتے ہیں۔فحاشی اور بے حیائی کے تمام اڈوں پر بھی شیاطن جن قیام پذیر ہوتے ہیں۔ جنات میں انسانوں کی طرح مذکر اور مونث پائے جاتے ہیں۔ انسانوں کی طرح ان کے ہاں بھی بیاہ، شادیاں ہوتی ہیں اور افزائش نسل کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ انسانوں کی طرح انہیں بھی موت آتی ہے۔

شیاطین جنات کے بعض مرغوب اعمال اور مرغوب چیزیں یہ ہیں ① کفر وشرک اور اس کے مراکز مثلاً مزار اور خانقاہیں ② موسیقی، ناچ گانا اور اس کے مراکز ③ عورت کا تنہا گھر سے نکلنا ④ غیر محرم مرد اور عورت کا خلوت اختیار کرنا۔ ⑤ غیر محرم مردوں، عورتوں کی مخلوط مجالس۔ یاد رہے کہ جادو کا علاج کرنے والے اہل علم کے نزدیک عورتوں کے کھلے بال، سرخ ہونٹ اور لمبے ناخن شیاطین جنات کے عورتوں کی طرف فوری راغب ہونے کا باعث بنتے ہیں۔ ⑥ لڑائی اور جھگڑا خصوصاً میاں بیوی کے درمیان ⑦ انسانوں کے اموال میں شرکت کرنا (یعنی حرام مال کمانے اور ناجائز خرچ کرنے کی راہ پر لگانا) ⑧ انسانوں کی اولاد میں شرکت کرنا (یعنی انسانوں کو کفر وشرک اور دیگر فسق و فجور کے کاموں میں مبتلا کرنا) ⑨ انسانوں کے کھانے پینے میں شرکت کرنا (بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ سے) ⑩ نجاست والی اشیاء مثلاً حیض یا نفاس کا خون اور نجاست والی جگہیں مثلاً حمام ⑪ نومولود کو تکلیف پہنچانا ⑫ حاملہ خواتین کو تکلیف پہنچانا ⑬ میاں بیوی کے جنسی تعلقات میں شرکت کرنا۔ (مسنون دعا نہ پڑھنے کی وجہ سے)

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو بعض غیر معمولی طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً تیز رفتاری سے حرکت کرنا، فضا میں (ایک حد تک) بلندی میں پرواز کرنا، مختلف شکلیں بدلنا، انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرنا، انسانی خیالات و افکار پر اثر انداز ہونا یعنی وساوس پیدا کرنا، انسانوں کو ذہنی اور جسمانی اذیت پہنچانا وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلے میں شیاطین کو بہت زیادہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ فوقیت عطا فرمائی ہے کہ وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے مقابلہ میں نصرت اور پناہ طلب کر سکتے ہیں۔ نصرت اور پناہ طلب

کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نصرت اور پناہ عطا فرماتے ہیں۔

جادو کا اثر زائل کرنا دراصل شیطان جن کو مغلوب کرنا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت اور پناہ کے بغیر ممکن نہیں، لہٰذا جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے درج ذیل قرآنی سورتیں اور آیات پڑھ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے نصرت اور پناہ طلب کرنی چاہئے:[1]

① تعوذ، (ابوداؤد)

② بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

③ سورہ الفاتحہ (ابوداؤد)

④ سورہ البقرہ (مسلم، ترمذی)

⑤ سورہ البقرہ کی آخری دو آیات (بخاری)

⑥ آیۃ الکرسی (بخاری)

⑦ سورہ الاخلاص (ابوداؤد، نسائی)

⑧ سورہ الفلق، سورہ الناس (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی)

قارئین کرام! ہمارا ایمان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے روحانی اور جسمانی بیماریوں کے لئے مذکورہ سورتوں اور آیات کے جو فضائل اور فوائد بتائے ہیں وہ اتنے ہی یقینی ہیں جتنی کہ ہماری موت یقینی ہے۔ ادویات سے بیماریوں کا علاج تو محض ایک جائز وسیلہ ہے اصل بات تو اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔ اس بات کا مشاہدہ ہر آدمی کرتا ہے کہ ایک دوا سے مریض کو صحت حاصل ہوتی ہے لیکن دوسری بار وہی دوا اسی مرض اور اسی مریض کے لئے بے اثر ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا امر ہوتا ہے وہ دوا شفا دیتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا امر نہیں ہوتا تو شفاء حاصل نہیں ہوتی، لہٰذا بنیادی بات تو یہ ایمان ہے کہ ﴿اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○﴾ ترجمہ: ''جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 80)

آج ہر گھر کے ہر فرد کی سب سے بڑی بیماری ذہنی پریشانی، بے قراری، اضطراب اور ڈپریشن ہے۔

---

[1] قرآنی سورتوں اور آیات کے علاوہ شیاطین کے شرور وفتن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لئے مسنون دعاؤں کا اہتمام بھی کرنا چاہئے۔ مسنون دعاؤں کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم السنۃ، کتاب الدعا...... ''پناہ مانگنے کی دعائیں''

بعض لوگ اس کا علاج خواب آور گولیوں میں تلاش کرتے ہیں، بعض لوگ موسیقی اور گانے بجانے میں تلاش کرتے ہیں، بعض شراب و شباب میں اس کا علاج تلاش کرتے ہیں حالانکہ یہ مرض ایسا ہے جس کا علاج دنیا کے کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس نہیں......سکون قلب...... وہ نعمت ہے جو صرف آسمانوں سے نازل ہوتی ہے اور اس کے نزول کا سبب صرف قرآن مجید ہے۔ کیا ہم دیکھتے نہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ پُرسکون اور قناعت کی زندگی وہ بوریہ نشین اور فاقہ کش لوگ بسر کرتے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، جنہوں نے اپنی زندگیاں دنیاوی آرام و آسائش قربان کر کے اللہ کے دن کے لئے وقف کر رکھی ہیں؟ پس جو لوگ دنیا میں اطمینان، سکون، قناعت، آسودگی، خوشحالی اور حقیقی مسرت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں قرآن مجید کی تلاوت، سماعت، تعلیم اور تدریس کا ماحول پیدا کریں۔ والدین خود صبح اٹھ کر نماز فجر ادا کریں اور پھر باقاعدگی سے قرآن مجید کی تلاوت کریں، گھر میں اچھے قراء کی کیسٹیں باقاعدگی سے روزانہ کسی نہ کسی وقت لگا کر خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔ قرآن مجید کے ساتھ آپ کا تعلق جتنا گہرا ہوتا جائے گا، اسی قدر آپ قلبی اور ذہنی سکون محسوس کرنے لگیں گے۔ غیر محسوس طریقے سے دیگر روحانی اور جسمانی بیماریوں سے بھی آپ کو شفا حاصل ہوتی چلی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

قرآن مجید سر تا سر رحمت ہے:

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر رحمت قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ ترجمہ: ''اور یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 77)

ایک اور جگہ ارشاد مبارک ہے: ﴿ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾ ترجمہ: ''قرآن مجید ہدایت اور رحمت ہے، نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 3)

ہر انسان اس دنیا میں باعزت، مطمئن اور خوشحال زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ اس دنیا کے بعد عالم برزخ میں بھی ہر انسان عذاب سے بچنے اور آرام کی نیند سونے کے لئے

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ برزخ کے بعد قیامت کے روز جہنم سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے کے لئے بھی ہر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ دنیا، برزخ اور آخرت تینوں جگہ ہم عزت کی زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے محتاج ہیں۔ وہ رحمت جس کے ہم قدم قدم پر محتاج ہیں، اسی قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے۔ آیئے لمحہ بھر کے لئے غور کریں کہ قرآن مجید کس طرح دنیا، برزخ اور آخرت میں ہمارے لئے باعث رحمت ہے۔

ا۔ **دنیاوی زندگی** : گزشتہ صفحات میں ہم یہ تحریر کر چکے ہیں کہ قرآن مجید انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ قرآن مجید کا ہدایت ہونا بھی رحمت ہے۔ اسی طرح قرآن مجید شفا ہے اور قرآن مجید کا شفا ہونا بھی رحمت ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید اہل ایمان کے لئے دنیاوی زندگی میں کس طرح باعث رحمت ثابت ہوتا ہے؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

① **گمراہیوں سے حفاظت:** جو شخص قرآن مجید کی تعلیمات پر مضبوطی سے جما رہے گا وہ ہر دور میں گمراہیوں سے محفوظ رہے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ”جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا نہ (آخرت میں) نامراد ہوگا۔ (سورہ طٰہٰ، آیت 123) نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ”قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں، اسے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ ہو گے نہ ہلاک ہو گے۔“ (طبرانی)

② **زندگی کے فتنوں سے حفاظت :** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرنے والا شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔“ (مسلم) یاد رہے کہ فتنہ دجال کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے ”حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔“ (مسلم) سورہ کہف کی آیات اگر اس عظیم فتنہ سے محفوظ رکھیں گی تو امید کرنی چاہئے کہ اس سے کم درجہ کے دیگر سارے فتنوں سے بدرجہ اولیٰ محفوظ رکھیں گی۔ ان شاء اللہ!

③ **آفات سماوی سے حفاظت :** آفات سماوی، آندھی، طوفان، بیماریاں، زلزلے، سیلاب، قحط سالی، خسف (آبادیوں کا زمین میں دھنس جانا) مسخ (شکلیں بدلنا) سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر

میں تھے۔اچانک ہمیں زبردست تاریکی اور آندھی نے آلیا۔رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی پناہ مانگنی شروع کردی اور فرمایا ''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو،کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورت نہیں۔'' (ابوداؤد)

④ **ناگهاني مصائب سے حفاظت :** میدان جنگ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیاں کٹ گئیں تو ان کے منہ سے ''سی'' کی آواز نکلی،تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تم ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھ لیتے تو فرشتے تجھے اوپر اٹھا لیتے۔'' (نسائی)

⑤ **رزق کي فراواني:** ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اگر انہوں نے توراۃ،انجیل اور ان کے رب کی طرف سے جو بھی تعلیم ان پر نازل کی گئی،کو قائم کیا ہوتا تو ان پر اوپر سے بھی رزق برستا اور نیچے سے بھی ابل پڑتا۔'' (سورہ المائدہ،آیت نمبر 66)

⑥ **سیاسي عروج اور غلبه :** قرآن مجید کے احکام پر پابندی کرنے اور اس کی تعلیمات کی پابندی کرنے والی قوم کو اللہ تعالیٰ سیاسی غلبہ اور عروج عطا فرماتے ہیں۔آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض کو ذلیل اور رسوا کرتے ہیں۔'' (مسلم)

⑦ **رات کے شرور وفتن اور خطرات سے تحفظ:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص رات کو سونے سے قبل آیۃ الکرسی پڑھ لے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتا ہے۔'' (بخاری) نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جو شخص سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے وہ اس کے لئے ہر تکلیف،شر اور خطرے سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔'' (بخاری)

⑧ **حاجات کا پورا هونا:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کرے گا،اسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔'' (مسلم) نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے ''سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔'' (مسلم)

⑨ **خیر و برکت کا حصول:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''سورہ بقرہ پڑھا کرو،اس کا پڑھنا

باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے۔'' (مسلم) نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ ترجمہ: ''اس کتاب کو ہم نے نازل فرمایا ہے بڑی برکت والی ہے یہ کتاب، اس کی پیروی کرو، تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم لوگ رحم کئے جاؤ۔'' (سورہ انعام، آیت 155)

⑩ **مصائب و آلام اور رنج و غم سے نجات:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ سورہ الاخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھے گا وہ ہر طرح کے مصائب اور رنج و غم سے محفوظ رہے گا۔'' (ابوداؤد) نیز آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے (تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کے ذریعہ) قرآن مجید کو آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنانے، نیز رنج و غم دور کرنے کی درخواست کرے گا اللہ اسے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون عطا فرمائیں گے اور اس کے رنج و غم بھی دور فرمادیں گے۔'' (مسند احمد)

غور فرمایئے! قرآن مجید کی عمومی تلاوت اور چند مخصوص سورتوں یا آیات کا اہتمام انسان کو کتنے مصائب و آلام، ہموم و غموم اور شرور و فتن سے محفوظ کر کے دنیا میں عزت و آرام اور خیر و برکت کی زندگی سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید دنیا کے شرور و فتن اور مصائب و آلام سے محفوظ ترین پناہ گاہ ہے۔ کشمکش خیر و شر میں مضبوط ترین ڈھال ہے۔ زندگی کے تپتے صحرا میں ٹھنڈا اور گھنا سایہ ہے جو اسے اپنائے گا سرتاسر رحمت پائے گا اور جو اسے ترک کرے گا یقیناً محروم رحمت ہوگا۔

(ب) **برزخی زندگی:** برزخی زندگی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اتنا ہی محتاج ہے جتنا اس دنیا میں بلکہ اس کی نسبت کہیں زیادہ محتاج ہے وہاں بھی یہ رحمت قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جب میت کی قبر میں تدفین کی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے ''منکر نکیر'' آتے ہیں اور وہ درج ذیل تین سوال پوچھتے ہیں:

① ((مَنْ رَبُّکَ ؟)) یعنی تیرا رب کون ہے؟

② ((مَنْ نَبِیُّکَ ؟)) یعنی تیرا نبی کون ہے؟

③ ((مَا دِیْنُکَ ؟)) یعنی تیرا دین کون سا ہے؟

پہلے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((رَبِّيَ اللّٰهِ))یعنی میرا رب اللہ ہے۔دوسرے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے((مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ))یعنی محمد ﷺ رسول اللہ، میرے نبی ہیں۔تیسرے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے((دِيْنِيَ الْإِسْلَامِ))یعنی میرا دین اسلام ہے۔

تینوں سوالوں کے جواب دینے کے بعد فرشتے مومن آدمی سے پوچھتے ہیں((وَ مَا يُدْرِيْكَ ؟)) یعنی ''تجھے ان سوالوں کا جواب کیسے معلوم ہوا؟''مومن آدمی کہتا ہے ((قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ))یعنی ''میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔''(احمد،ابوداؤد)

پس قبر میں منکر نکیر کے سوالوں میں کامیابی صرف اسی کو حاصل ہوگی جو قرآن مجید پر ایمان لایا اسے پڑھا،سمجھا اور اس پر عمل کیا اور یوں قرآن مجید برزخ میں بھی اہل ایمان کے لئے رحمت ثابت ہوگا۔لحہ بھر کے لئے تصور کیجئے جب مومن آدمی فرشتوں کے جواب میں یہ کہے گا ''میں قرآن مجید پر ایمان لایا،اس کی تصدیق کی اور اس کی تلاوت کی''تو قبر میں اس کی مسرت اور خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟

اگر مومن آدمی سے دنیا میں کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہوگا جس پر قبر میں عذاب ہوسکتا ہے تو اس کے لئے بھی قرآن مجید پر ایمان،قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر عمل باعث رحمت ثابت ہوگا اور قرآن مجید عذاب کے فرشتوں کے سامنے رکاوٹ بن جائے گا۔سورہ ملک کے بارے میں تو آپ ﷺ کا خاص طور پر ارشاد مبارک ہے کہ ''یہ عذاب قبر سے رکاوٹ ہے۔''(حاکم)اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ ''تلاوت قرآن مومن آدمی کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والا عمل ہے۔''ارشاد نبوی ﷺ ہے ''آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لئے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور ہٹا دیتی ہے۔جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ،خیرات اسے دور کردیتے ہیں اور جب فرشتہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔''(طبرانی)اور یوں برزخ میں بھی قرآن مجید مومن آدمی کے لئے بہت بڑی رحمت ثابت ہوتا ہے۔

(ج) **اخروی زندگی**:دنیاوی اور برزخی زندگی کی طرح اخروی زندگی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا اور یہ رحمت بھی قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔میدان حشر ہو یا

میزان، صراط ہو یا جنت ہر جگہ قرآن مجید اپنے حاملین کے لئے رحمت کا مژدہ بن کر آئے گا۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

① **مغفرت کے لئے سفارش:** رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''قرآن مجید قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا۔'' (طبرانی) سفارش کرنے کے سلسلہ میں آپ ﷺ نے بعض سورتوں کا خاص طور پر ذکر بھی فرمایا ہے۔ مثلاً سورہ ملک کے بارے میں ارشاد مبارک ہے ''سورہ ملک اپنے پڑھنے والوں کے لئے (مسلسل) سفارش کرتی رہے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی) سورہ البقرہ اور آل عمران کے بارے میں آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا ''یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔'' (مسلم) قرآن مجید اور دیگر سورتوں کا اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنا یا جھگڑنا اللہ تعالیٰ کے اذن اور امر سے ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ یقیناً قبول فرمائے گے۔ **فَسُبْحَانَ اللّٰهُ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ!**

② **قاری کے لئے قرآن مجید کے تین مطالبات:** قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت اور بخشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل تین باتوں کا مطالبہ کرے گا۔ ① یا اللہ! اسے (عزت کا) لباس عطا فرما، چنانچہ قرآن مجید کی سفارش پر قاری کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ ② قرآن مجید دوبارہ قاری کے لئے یہی درخواست کرے گا، چنانچہ دوسری مرتبہ پھر اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا ③ قاری کے لئے قرآن مجید تیسرا مطالبہ یہ کرے گا ''یا اللہ! اس سے راضی ہو جا۔'' (ترمذی) اور قرآن مجید کا یہ مطالبہ بھی قبول کیا جائے گا۔

③ **مقرب فرشتوں کی رفاقت:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا قاری (قیامت کے روز) نیک اور معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔'' (مسلم)

④ **بلندئ درجات:** جنت میں قاری کے درجہ کا تعین اس کے حفظ قرآن کے مطابق ہوگا۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''قاری سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھ اور درجات چڑھتا جا تیرا درجہ وہاں تک ہے جہاں آخری آیت ختم ہوگی۔'' (ترمذی)

⑤ **والدین کی تکریم:** قاری کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے روز

عزت اور تکریم عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے (قاری کی مغفرت اور تکریم کے بعد) قاری کے والدین کو دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جس کے مقابلہ میں دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔ والدین (تعجب سے) پوچھیں گے ''یا اللہ! ہماری یہ عزت افزائی کس عمل کے بدلہ میں ہوئی ہے؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''اپنے بیٹے کو قرآن مجید پڑھانے کے بدلہ میں۔''

(مسند احمد، طبرانی) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِهٖ وَ مَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

انسانی زندگی کے ان تینوں ادوار کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے ارشادات کا بغور مطالعہ کریں اور پھر یہ فیصلہ کریں کہ کیا ہم اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر عزت اور آرام کی زندگی بسر کر سکتے ہیں یا برزخ میں اللہ کی رحمت کے بغیر عافیت اور آرام حاصل کر سکتے ہیں یا آخرت میں اللہ کی رحمت کے بغیر مغفرت اور جنت حاصل کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کوشش تو کرنی ہی چاہئے۔ محض اپنے گھر میں ''O God! Bless Our Home'' لکھ دینے سے تو اللہ کی رحمت حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ کی رحمت کے حصول کا طریقہ یہی ہے کہ ہم قرآن مجید کی طرف پلٹ آئیں، قرآن مجید کی تلاوت اور سماعت کو حرز جاں بنائیں، عملی زندگی میں اسے اپنا قائد اور راہنما بنائیں، بچوں کو قرآن مجید حفظ کرائیں، ترجمہ اور تفسیر سکھائیں، ان کے دلوں میں قرآن مجید کی محبت پیدا کریں۔ قرآن مجید سے ہم جتنا تعلق زیادہ رکھیں گے اتنے ہی زیادہ رحمت کے مستحق ٹھہریں گے جتنا تعلق کم کریں گے اتنی ہم کم رحمت حاصل کریں گے۔ اگر قرآن مجید کو مکمل طور پر ترک کر دیں گے تو قطعی طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر لیں گے۔ اب یہ فیصلہ ہر آدمی کو خود کرنا چاہئے کہ وہ اللہ کی رحمت کا محتاج ہے یا نہیں؟ کم محتاج ہے یا زیادہ ﴿فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلاً﴾ ''جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔'' (سورہ الدہر، آیت 29)

قرآن مجید اور جدید سائنس:

آج انسانی زندگی میں سائنس کا عمل دخل اس قدر ہمہ گیر ہو چکا ہے کہ میڈیکل سائنس کے علاوہ سائنس کے دیگر شعبوں سے بھی ہر شخص بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی نہ کسی طرح مستفید ہو رہا ہے جس سے قدرتی

طور پر سائنس سے عام آدمی کی دلچسپی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جدید سائنس کے حوالہ سے قرآنی آیات کی تفسیر اور تشریح پر اب بہت سے کتب بھی تحریر کی جا چکی ہیں۔ قرآن مجید اور جدید سائنس پر اپنی گزارشات پیش کرنے سے پہلے ہم علم وحی اور علم سائنس کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان دونوں علوم کے سرچشمے الگ الگ ہیں۔ ان کے مقاصد اور اہداف بھی الگ الگ ہیں اور ان علوم سے مستفید ہونے کے بعد ذہنوں پر مرتب ہونے والے اثرات اور نتائج بھی الگ الگ ہیں۔ دونوں علوم کا باہمی تقابل درج ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر شمار	علم وحی	علم سائنس
1	علم وحی کا سرچشمہ علیم وخبیر ذات اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہیں۔	علم سائنس کا سرچشمہ ناقص اور محدود انسانی عقل ہے۔
2	علم وحی ایمان بالغیب کا متقاضی ہے۔	علم سائنس ایمان بالاسباب کا متقاضی ہے۔
3	علم وحی قطعی اور یقینی علم ہے۔	علم سائنس ظنی اور غیر یقینی علم ہے۔
4	علم وحی کامل علم ہے۔	علم سائنس نامکمل اور ناقص علم ہے۔
5	علم وحی کے بیان کردہ قوانین اور حقائق قیامت تک کے لئے غیر متبدل ہیں۔	علم سائنس کے قوانین میں ردوبدل کی ہر وقت گنجائش رہتی ہے۔
6	علم وحی مادی اور روحانی ترقی......دونوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔	علم سائنس صرف مادی ترقی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔
7	علم وحی اللہ کی معرفت اور قربت پیدا کرتا ہے۔	علم سائنس کبھی اللہ کی معرفت اور کبھی اللہ سے دوری یا انکار کا باعث بنتا ہے۔
8	علم وحی دنیاوی زندگی کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کو اہم قرار دیتا ہے۔	علم سائنس کی تمام تر توجہ دنیاوی زندگی پر ہے جس میں آخرت کا کوئی تصور نہیں۔
9	علم وحی کے قوانین عقل کے مطابق بھی ہیں اور عقل سے ماوریٰ بھی۔	علم سائنس کے تمام قوانین عقل کے مطابق ہونے ضروری ہیں۔

10	علم وحی ایمان اور یقین میں اضافہ کرتا ہے۔	علم سائنس ضعف ایمان اور عقل پرستی میں اضافہ کرتا ہے۔

جدول کو ایک نظر دیکھنے سے یہ بات سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہ نظریاتی طور پر علم وحی اور علم سائنس ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ علم وحی خالص ایمان بالغیب کا تقاضا کرتا ہے جبکہ علم سائنس خالص عالم اسباب کا نام ہے۔ تاہم قرآن مجید کا معجزہ یہ ہے کہ اس میں جو ابدی حقائق بیان کئے گئے ہیں صدیوں کی طویل تحقیق کے بعد آج سائنس بھی ان کی تائید کرنے پر مجبور ہوگئی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① انسان کی تخلیق کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ﴾ ترجمہ: ''اللہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریک پردوں کے اندر ایک کے بعد دوسری شکل دیتا چلا جاتا ہے۔'' (سورہ الزمر، آیت 6) آیت کریمہ میں بیان کئے گئے تین پردوں سے مراد ماں کا پیٹ، رحم اور وہ جھلی ہے جس میں بچہ محفوظ رہتا ہے۔ جدید سائنس نے تخلیق کے اس عمل کی تصدیق کی ہے۔

② ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ ترجمہ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس میں سے یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں۔'' (سورہ یٰس، آیت 36) سائنس نے تحقیق کے بعد نہ صرف نباتات میں نر اور مادہ کے وجود کی تصدیق کی ہے بلکہ بعض دوسری اشیاء میں بھی نر اور مادہ کے وجود کی تصدیق کی ہے۔ مثلاً ایٹم میں پروٹون (مثبت چارج) اور الیکٹرون (نیوٹرل، یعنی جس پر کوئی چارج نہیں ہوتا) کا وجود۔

③ سورہ الحجرات میں ارشاد مبارک ہے ﴿وَ اَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝﴾ ترجمہ: ''اور ہم نے بوجھل کرنے والی ہواؤں کو بھیجا پھر آسمان سے پانی برسایا اور اسی پانی سے ہم تم کو سیراب کرتے ہیں۔ اس پانی کو (زمین میں) ذخیرہ کرنے والے بھی تم نہیں۔'' (بلکہ ہم ہیں۔) (سورہ الحجر، آیت 22)

ابن کثیر رحمۃ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعض ہوائیں بادلوں کو پانی سے بوجھل کر دیتی ہیں اور وہ بارش برساتی ہیں بعض ہوائیں درختوں کو بارآور کرتی ہیں جس کے بعد ان درختوں سے پتے اور کونپلیں پھوٹنے لگتے ہیں۔

جدید سائنس نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ بعض مادہ پودوں یا درختوں کی بارآوری میں ہوا، پانی، کیڑے مکوڑے، پرندے اور حیوانات جیسے عوامل شامل ہیں اور ان سب میں سے زیادہ موثر عامل ہوا ہے جو طویل فاصلوں تک درختوں کی بارآوری کے لئے بُور اٹھائے پھرتی ہے۔

④ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ○ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ○ ﴾ ترجمہ: ''دو سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا کہ باہم مل جائیں پھر بھی ان کے درمیان ایک پردہ حائل رہتا ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔'' (سورہ الرحمٰن، آیت 19-20) یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ نمکین اور کڑوے پانی میں نمکیات زیادہ ہوتے ہیں جبکہ میٹھے پانی میں نمکیات کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے دونوں پانیوں کی کثافت کا فرق انہیں آپس میں ملنے نہیں دیتا پس سمندر کے اندر بعض جگہ میٹھے اور کھارے پانی کے الگ الگ ذخیرے سائنسی اصول کے عین مطابق ہیں۔

⑤ حال ہی میں بیالوجی کے پروفیسر ولیم براؤن کا ''Journal of plant Molecular'' میں ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا ہے جس میں اس نے گزشتہ کئی سالوں کی تحقیق کے بعد اس محیر العقول مشاہدے کا ذکر کیا ہے کہ خط استوا پر پرورش پانے والے پودوں سے نبض کی حرکت سے مشابہ لہریں نکلتی ہیں جب ان لہروں کو Oscilloscope کے Monitor پر ریکارڈ کیا گیا تو اس کی شکل '' اللہ '' تھی۔ پروفیسر موصوف نے اس کا ذکر اپنے دوسرے ساتھیوں سے کیا تو ایک مسلمان پروفیسر نے اسے بتایا کہ عربی زبان میں یہ لفظ ''اللہ'' ہے اور ساتھ یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی ﴿ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○ ﴾ ترجمہ: ''کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کر رہی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں بے شک وہ حوصلے والا اور بخشنہار ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت 44) اس مشاہدے کے بعد محقق امریکی پروفیسر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

بلاشبہ قرآنی آیات کے ساتھ سائنسی اکتشافات کی تطبیق سے نہ صرف یہ کہ ایک مسلمان کو قلبی مسرت محسوس ہوتی ہے بلکہ اس کے ایمان میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے اور بعض قلب سلیم رکھنے والے خوش نصیب غیر مسلم ان اکتشافات سے متاثر ہو کر مسلمان بھی ہو جاتے ہیں، لہٰذا ایسی آیات کی تفسیر اور تشریح کرتے ہوئے سائنسی اکتشافات کا حوالہ دینے میں قطعاً کوئی حرج نہیں جن میں باہمی ربط اور تطبیق پائی جاتی ہو، لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ قرآن مجید سائنس کی کتاب ہے جس کا مقصد لوگوں کو سائنسی علوم سے آگاہ کرنا یا سائنسی علوم میں ترقی کی رغبت دلانا یا سائنسی ایجادات کی پیش گوئیاں کرنا ہے۔ بعض حضرات نے سورہ النحل کی آیت 89 ﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ﴾ ترجمہ: ''ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے۔'' میں ﴿ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ﴾ سے مراد ہر طرح کے علوم لئے ہیں۔ مثلاً سائنس، تاریخ، جغرافیہ، حساب، معاشیات وغیرہ...... حالانکہ یہ درست نہیں۔ یہاں ہر چیز سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کا تعلق انسان کی ہدایت سے ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار آیات ایسی ہیں جن کی تشریح یا تفسیر سائنس کے نکتہ نظر سے ممکن ہی نہیں۔ مثلاً معجزات کی آیات، نادیدہ مخلوق......روح، جنات اور فرشتوں سے متعلق آیات، موت اور برزخ کے متعلق آیات، جنت اور جہنم کے متعلق آیات وغیرہ۔ یہ تمام آیات ایسی ہیں جن کی کوئی تشریح آج تک سائنس کر سکی ہے نہ کر سکے گی یہی وجہ ہے کہ علم سائنس اور علم وحی کے فرق کو نہ سمجھنے والے حضرات ایسے مقامات پر فوراً ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① ڈارون (1808ء......1882ء) نے انسانی تخلیق کے بارے میں نظریہ ارتقاء (Evolution Theory) پیش کیا جس کے مطابق آج سے دو ارب سال پہلے پانی میں موجود عناصر کاربن آکسیجن اور ہائیڈروجن نے کروٹ لی اور اچانک ایک خلیہ (Single Cell) کی شکل اختیار کر لی۔ اس خلیے نے مختلف مدارج طے کرتے ہوئے حیوانات اور نباتات کے خلیوں کی الگ الگ شکلیں اختیار کیں اور پھر ان دو خلیوں سے ایک جاندار خلیہ (امیبا) پیدا ہوا اس سے آگے لاکھوں، کروڑوں خلیوں کے حیوان مثلاً پیرامیسیم، سائی کون، آبیہ، جیلی مچھلی، پلے ٹیریا، ایس کیرس، جونک، کیچوا، مکھیاں، مچھر، ٹڈے، کیکڑے، تارا مچھلی، مینڈک، کرلے، سانپ، پرندے، بندر اور پھر آدم نما

اور آدم نما بندر سے آدم بنا۔ یہ ہے خلاصہ ڈارون کے نظریہ ارتقاء کا۔ ❶

علم وحی سے ناآشنا ذہن اگر ایسی تخیلاتی باتیں کہہ دے تو اس میں تعجب کی بات نہیں لیکن اگر علم وحی پر ایمان کا دعویٰ رکھنے والا شخص اس قسم کے تخیلاتی نظریئے کو تسلیم کرنے کے لئے قرآن مجید کی آیات کی تاویلیں کرنے لگے یا صحیح احادیث کا انکار کردے تو اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہے کہ ایسا شخص درحقیقت حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہیں لایا بلکہ ڈارون پر ایمان لایا ہے۔ ❷

اس وقت ہمارے سامنے قرآن اور سائنس کے موضوع پر لکھی ہوئی تین چار کتب ہیں، جن میں کم و بیش ایک ہی طرح کی سوچ کارفرما ہے۔ ان میں سے ایک کتاب ''قرآن اور جدید سائنس'' ہے جس کے مؤلف نے نظریہ ارتقاء کو ثابت کرنے کے لئے نہ صرف قرآنی آیات کی تاویلیں کی ہیں بلکہ صحیح احادیث کا انکار بھی کیا ہے۔ مثلاً نظریہ ارتقاء پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر موصوف فرماتے ہیں ''نظریہ ارتقاء پر بحث کرنے سے پہلے ایک دو غلط فہمیاں دور کر لیجئے جو ہمارے ہاں یہودیوں اور عیسائیوں سے آئی ہیں (اور نظریہ ارتقاء کہاں سے آیا ہے؟ مؤلف) جن کو ہمارے ہاں ایک طبقہ نے قبول کر لیا ہے حالانکہ قرآن میں اس کے متعلق ایک اشارہ بھی نہیں آیا۔ پہلی بات یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کے ماں باپ نہ تھے اور دوسری یہ بات کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا گیا۔ ❸

''قرآن اور جدید سائنس'' کے مؤلف کی یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾ یعنی ''میں نے آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے۔'' (سورہ ص، آیت 75) یہ الفاظ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کسی دوسرے انسان کے لئے استعمال نہیں فرمائے جس کا مطلب ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق عام انسانوں سے ہٹ کر والدین کے بغیر تھی۔ اسی طرح حضرت حوا علیہا السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کرنے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی واضح حدیث ہے ((اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ)) ''عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے۔'' (مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء)

---

❶ ملاحظہ ہو ''قرآن اور جدید سائنس'' از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 121-122

❷ یاد رہے ایف ایس سی (میڈیکل) کے سلیبس میں ڈراون کا کافرانہ نظریہ ارتقاء اب بھی شامل ہے جس کی تعلیم مسلمان طلباء کو دی جاتی ہے۔

❸ قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 144-146

نظریہ ارتقاء ثابت کرنے کے لئے مؤلف موصوف ﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ﴾ ''یعنی تم سب لوگوں کو ایک جان یعنی آدم سے پیدا کیا ہے۔'' (سورہ النساء آیت 1) کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ نفس وحدة سے مراد ''وحدة الخليه'' ہے۔ ❶

یہ تفسیر قرآن مجید کی بے شمار آیات کے خلاف پڑتی ہے۔ مثلاً ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝﴾ ترجمہ: ''کیا انسان پر ایک ایسا زمانہ نہیں گزرا جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا۔'' (سورہ الدھر، آیت 1) حالانکہ نظریہ ارتقاء کے مطابق آدم سے پہلے مکھی، مچھر، ٹڈے، پرندے، سانپ، مینڈک، بندر بنے۔ کیا یہ ساری چیزیں قابل ذکر نہیں؟

② حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر لے جانا اور رسول اکرم ﷺ کا معراج پر جانا دونوں معجزات میں سے ہیں، لیکن قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے اور رسول اکرم ﷺ کے واقعہ معراج کے بارے میں قرآن مجید کی واضح آیات کا انکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''اس وقت ہماری لاعلمی اور جہالت کسی بھی ایسے واقعہ کو معجزہ تسلیم کرنے کی ذمہ دار ہے کیونکہ یہ دونوں واقعات سائنسی اصولوں کے مطابق رونما ہوئے۔ اگرچہ ان اصولوں کا ہم آج ادراک نہیں رکھتے۔ ❷

یعنی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے اور رسول اکرم ﷺ کے واقعہ معراج کو معجزات مانا جائے تو وہ سراسر جہالت ہے اور اگر نامعلوم سائنسی اصولوں کو ان واقعات کی بنیاد تسلیم کیا جائے تو یہ عین عقلمندی ہے؟ یا دوسرے الفاظ میں ایمان بالغیب کی مکمل نفی اور ایمان بالاسباب پر مکمل ایمان...... یہ ہیں ثمرات ہمارے مادہ پرستانہ اور بے خدا نظام تعلیم کے! خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

③ قرآن مجید میں ایک جگہ کفار کی اسلام سے نفرت کو درج ذیل مثال سے واضح کیا گیا ہے۔ ﴿فَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ﴾ ترجمہ: ''اللہ جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ (اسلام کے لئے) تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان پر چڑھ رہا ہو۔'' (سورہ الانعام، آیت 125) اس مثال میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کافر کے لئے ایمان لانا اتنا ہی مشکل

---

❶ قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 145

❷ قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 148

ہے جتنا کسی انسان کا آسمان پر چڑھنا مشکل ہے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''قرآن حکیم نے خلا کی تسخیر کے لئے انسان میں تحریک پیدا کی۔اس آیت میں آسمان کی طرف چڑھنے کی طرف اشارہ ہے جسے ہمارے قدیم مفسرین نے نظر انداز کیا حتی کہ سائنس نے ہمیں واضح کیا۔خلائی سائنس اور ٹیکنالوجی میں اس وقت جو ناقابل یقین حد تک پیش رفت ہوئی ہے اسے بھی قرآن حکیم نے نہایت خوبصورتی سے واضح کردیا تھا۔''❶

یہ تفسیر کسی ایسے آدمی کے لئے تو قابل قبول ہوسکتی ہے جو قرآن مجید کو سائنس سمیت دیگر تمام علوم کا ملغوبا سمجھتا ہو،لیکن جو شخص قرآن مجید کو بنی نوع انسان کے لئے منزل من اللہ کتابِ ہدایت سمجھتا ہے وہ اس قسم کی مضحکہ خیز اور سیاق وسباق سے بے ربط تفسیر کو کیسے قبول کرسکتا ہے؟

④ سورہ الرحمٰن کی آیت 33 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴾ترجمہ''اے گروہ جن وانس!اگر تم زمین وآسمان کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ جاؤ اس کے لئے بڑا زور چاہئے۔''آیت کے ترجمہ سے یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ جن وانس کو اپنی پکڑ سے ڈرا رہے ہیں اور ساتھ یہ واضح فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں تم اللہ تعالیٰ سے بچ کر فرار نہیں ہوسکتے اور اگر کسی کے جی میں ایسا گھمنڈ ہے تو وہ پورا کردیکھے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں''اے گروہ جن وانس!تم دونوں زمین کی حدود سے نہیں نکل سکتے پھر یہ بھی فرمایا کہ تم نکل سکتے ہو مگر سلطان کے ذریعہ۔راقم الحروف کی حقیر دانست میں یہاں''سلطان''سے مراد خلائی ٹیکنالوجی ہے جو کہ موجودہ دور میں''راکٹ''ہی ہوسکتا ہے جس کی مدد سے انسان زمین سے نکل کر چاند کی حدود میں داخل ہوا۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خلا کی تسخیر کی نوید سنائی تھی۔افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے اس پر توجہ نہ دی اور مغربی اقوام نے خلا کی تسخیر کرکے مسلمانوں کو ورطہ حیرت میں ڈالا ہوا ہے۔❷

---

❶ قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم،صفحہ 204-206

❷ قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم،صفحہ 207-208

یہ انداز فکر دراصل نتیجہ ہے ایک طرف مغرب کی مادی ترقی سے مرعوبیت کا اور دوسری طرف ضعف ایمان اور علم دین سے تہی دامنی کا، جس میں انسان اپنی سوچ کو تو بدلنے کے لئے کسی قیمت پر آمادہ نہیں ہوتا البتہ شریعت کے احکام، اسلامی تعلیمات اور قرآنی آیات کو بدلنے اور توڑنے موڑنے میں قطعاً کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا۔

⑤ اہل کتاب نے رسول اکرم ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی ﴿ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلاً ﴾ ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا حکم ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی تھوڑا ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت 85) آیت کریمہ میں واضح طور پر یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ روح کی حقیقت کو سمجھنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسان کو اتنا علم ہی نہیں دیا گیا جس سے وہ روح کی حقیقت کو سمجھ سکے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف روح کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں ''مصنف کی حقیر دانست کے مطابق روح کا تعلق بیرونی ہوا سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو روح حضرت آدم علیہ السلام کے خاکی جسم میں پھونکی وہ ہوا ہی ہوسکتی ہے [1] کیونکہ پھونک کا تعلق ہوا سے ہی ہوسکتا ہے اور ہوا میں زندگی کا منبع آکسیجن ہے۔ اگر آکسیجن کی ترسیل ایک لمحے کے لئے رک جائے تو جسم کی ہلاکت یقینی ہے۔ یہی روح ہوا سے پھیپھڑوں کے ذریعہ خون میں جذب ہوکر انسان کو زندہ رکھتی ہے۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ روح یا آکسیجن ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اگر ایسا نہیں تو پھر روح میں آکسیجن کا عنصر ضرور موجود ہے۔'' [2]

قرآن اور جدید سائنس کے فاضل مؤلف نے کئی صفحات پر مشتمل طویل تشریح میں یہ بتانے کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی کہ اگر روح کی حقیقت یہی ہے جو مذکورہ سطور میں بیان کی گئی ہے تو پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آیت کریمہ میں ﴿وَ مَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلاً ﴾ کیوں ارشاد فرمایا ہے۔ روح کی مذکورہ تشریح تو اس قدر عام فہم اور آسان ہے کہ میٹرک کا طالب علم بھی اسے بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے؟

⑥ قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف نے کتاب میں رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے دو واقعات کا ذکر

[1] یہ تحریر کرتے ہوئے حضرت مؤلف شاید یہ بھول گئے کہ وہ تو ڈارون کے نظریہ ارتقاء کے وکیل ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے خاکی جسم میں روح پھونکنے کا عقیدہ تو نظریہ ارتقاء سے بالکل متصادم ہے۔

[2] قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 113-115

کیا ہے ان میں سے ایک واقعہ معراج سے متعلق ہے۔ معراج سے واپسی پر مشرکین مکہ نے رسول اکرم ﷺ کا امتحان لینے کے لئے بیت المقدس کا نقشہ دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے بیت المقدس کا سارا نقشہ اسی طرح بیان فرما دیا جیسے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ دوسرے واقعہ کا تعلق غزوہ احزاب سے ہے۔ خندق کھودنے کے دوران میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وقت پیش آئی تو خود رسول اکرم ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر چٹان پر ضرب لگائی اور فرمایا ''اللہ اکبر! مجھے ملک شام کی کنجیاں دے دی گئیں۔ واللہ! میں اس وقت وہاں کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔'' دوسری ضرب لگائی تو فرمایا ''مجھے فارس دے دیا گیا میں مدائن کا سفید محل دیکھ رہا ہوں۔'' تیسری ضرب پر فرمایا ''اللہ اکبر! مجھے یمن کی کنجیاں دے دی گئیں ہیں واللہ! میں اس جگہ سے صنعاء کے پھاٹک دیکھ رہا ہوں۔''

مذکورہ بالا واقعات رسول اکرم ﷺ کے معجزات میں سے ہیں، لیکن قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف ان واقعات کے بارے میں فرماتے ہیں ''اسلام پہلا مذہب ہے جس نے ٹیلیویژن کی پیش گوئی کی تھی، یہ برہنہ آنکھ کا ٹیلی ویژن تھا کسی مکینکل آلے کے بغیر، نہ کوئی نشری سٹیشن تھا نہ وصول کرنے والا سٹیشن تھا، کیا یہ مشاہدات اس اصول سے کسی طرح بھی مختلف ہیں جن پر ٹیلی ویژن کی بنیاد رکھی گئی ہے۔''❶

حضرت مولف نے یہ تو تحریر فرما دیا کہ رسول اکرم ﷺ کے مشاہدات سائنس کے انہی اصولوں پر مبنی ہیں جن اصولوں پر ٹی وی کی بنیاد رکھی گئی ہے، لیکن وہ کون سے سائنسی اصول ہیں؟ اس کی وضاحت کرنے کی مؤلف نے زحمت نہیں فرمائی۔

درحقیقت فاضل مؤلف نے الفاظ کے الٹ پھیر سے معجزات سے انکار کی انتہائی بچگانہ سی کوشش کی ہے ورنہ بات تو بالکل واضح ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے مشاہدات معجزہ تھے جن میں کوئی دور بین یا کوئی ایسا آلہ استعمال نہیں ہوا جس پر کسی سائنسی اصول کا اطلاق کیا جائے جبکہ ٹی وی کا سارا نظام مختلف آلات اور اسباب کا محتاج ہے اور ان کے لئے سائنسی اصول بھی ہیں۔ دونوں میں مماثلت والی کوئی معمولی سی بات بھی نظر نہیں آتی۔ معلوم نہیں فاضل مؤلف نے کس بنیاد پر اتنا بڑا دعویٰ کر دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مشاہدات اور ٹی وی کی بنیاد ایک ہی اصول پر ہے؟

⑦ فرشتے اور جنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ ایمان بالغیب لانے والوں کے لئے تو اس معاملے میں کسی

❶ قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 202-201

پریشانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ سائنس دانوں اور عقل پرستوں کے لئے فرشتوں اور جنات کا وجود ہمیشہ سے ہی ایک لاینحل مسئلہ رہا ہے۔قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف بھی بہت ساری بھول بھلیوں سے گزرنے کے بعد فرماتے ہیں ''جنات اور فرشتوں کے بارے میں کچھ جاننے کے لئے ہمیں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا مزید انتظار کرنا ہوگا۔''❶

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ فرشتوں اور جنات کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے قرآن مجید کی آیات کافی نہیں، سائنس کا فتویٰ حاصل کرنا ضروری ہے اور جب تک سائنس اس قسم کا کوئی فتویٰ دینے کے قابل نہیں ہوتی تب تک اپنے دین اور ایمان سے فارغ ہو کر بیٹھئے!

جب قرآن مجید کو سائنس کی کتاب سمجھ کر پڑھا جائے گا اور اس کی آیات کی تشریح سائنس کے قوانین اور اصولوں کی روشنی میں کی جائے گی تو اس کا نتیجہ سراسر گمراہی ہوگا۔

علم وحی سے آزاد رہ کر علم سائنس کا مطالعہ مومن آدمی کے لئے اس اعتبار سے بھی باعث ہلاکت ہے کہ مومن آدمی کی زندگی کے بیشتر معاملات ماوریٰ اسباب یعنی ایمان بالغیب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ علم سائنس کا تمام تر انحصار اسباب پر ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سائنس کا طالب علم عملی زندگی میں ہمیشہ اسباب کی دنیا میں بھٹکتا رہتا ہے اور مسبب الاسباب سے بالکل غافل رہتا ہے۔سمندری طوفان (سونامی) آتا ہے تو علم سائنس یہ بتاتا ہے کہ الارم سسٹم کے ناقص ہونے کی وجہ سے تباہی ہوئی ہے اگر یہ سسٹم ٹھیک ہوتا تو تباہی نہ آتی، بیماریاں پھیلتی ہیں تو علم سائنس فوراً یہ سوچ پیدا کر دیتا ہے کہ فلاں وائرس پھیلا ہے اگر یہ نہ پھیلتا تو بیماریاں نہ پھیلتیں، زلزلہ آتا ہے تو علم سائنس انسان کی توجہ فوراً اس طرف مبذول کر دیتا ہے کہ ناقص تعمیر کی وجہ سے عمارتیں گری ہیں اگر تعمیر ناقص نہ ہوتی تو نقصان نہ ہوتا، گویا علم سائنس کی رو سے مصائب و آلام کی اصل وجہ انسانوں کی ناقص منصوبہ بندی یا ناقص کارکردگی ہے اور اس کا علاج منصوبہ بندی یا کارکردگی کو بہتر بنانا ہے جبکہ علم وحی ایسے مواقع پر ہمیں اس قانون الٰہی سے خبردار کرتا ہے ﴿وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾ ترجمہ:(لوگوں کی نافرمانیوں کے باعث) آخرت کے بڑے عذاب سے پہلے ہم (اس دنیا میں کسی نہ کسی) چھوٹے عذاب کا مزا انہیں چکھاتے رہیں گے تاکہ لوگ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔(سورہ السجدہ، آیت 21) گویا علم وحی کی رُو سے مصائب و آلام کی اصل

❶ قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 335-336

وجہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی ہے اور اس کا علاج اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کرنا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہر ابتلا ور مصیبت کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے، لیکن تمام اسباب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے امر اور حکم کے محتاج ہیں، لہٰذا علم وحی انسان کو اسباب سے پہلے مسبب الاسباب کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے جبکہ علم سائنس انسان کو مسبب الاسباب سے غافل کر کے اسباب کی دنیا میں الجھائے رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں آخرت تو برباد ہوتی ہی ہے، دنیا میں بھی انسان کو چین اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ سائنس کی تعلیم ہمیں اپنے بچوں کو ضرور دلوانی چاہئے ہم اس کے خلاف نہیں لیکن والدین پر واجب ہے کہ علم سائنس پڑھانے سے پہلے یا کم از کم اس کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو قرآن وحدیث کی اتنی تعلیم ضرور دلوائیں کہ علم وحی پر ان کا ایمان اس قدر راسخ ہو جائے کہ دنیا کا کوئی دوسرا علم ان کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکے اور وہ مرتے دم تک اپنے رب کے ساتھ کئے ہوئے اس عہد پر قائم رہیں۔﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے اس پر جو کچھ تو نے نازل فرمایا اور رسولوں کی پیروی کی ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لیجئے۔'' (سورہ آل عمران، آیت 53)

قرآن مجید سے دوری کے بعض اسباب:

انسان کی ہدایت کے لئے قرآن مجید ہی سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس لئے انسان کے ازلی دشمن، شیطان، نے اسے قرآن مجید سے دور رکھنے کے لئے بے شمار رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں اور ان کے لئے بڑے خوبصورت اور خوشنما دلائل بھی مہیا کر رکھے ہیں۔ اگر چہ ایسے اسباب تو بے شمار ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اجتماعی اسباب کے علاوہ ہر فرد کے لئے بعض انفرادی اسباب بھی ہوں تاہم، یہاں ہم بعض اہم اسباب کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ بعض اوقات انسان کسی مرض میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو مریض محسوس نہیں کرتا اور مرض کا احساس اسے اس وقت ہوتا ہے جب مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید سے دوری کے اسباب کی نشاندہی کا مقصد یہی ہے کہ اگر کوئی شخص غیر محسوس طریقے سے یا لاشعوری طور پر ان امراض میں مبتلا ہے یا ان میں سے کسی ایک مرض میں مبتلا ہے تو وہ مرض کے لاعلاج ہونے سے پہلے پہلے

اس پر توجہ دے سکے۔ ہمارے نزدیک قرآن مجید سے دوری کے اہم اسباب درج ذیل ہیں

① **فضائل قرآن سے لاعلمی:**

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنی بھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کی ساری برکتیں اور بھلائیاں سمیٹ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید کی صورت میں ہماری جھولی میں ڈال دی ہیں۔ قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کے لئے باعث سکینت، باعث رحمت، باعث ہدایت، باعث شفا ہے۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مہیا کرنے والا ہے زمینی اور آسمانی آفات سے تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔ انسانی زندگی کی کون سی حاجت اور مشکل ایسی ہے جس کا حل قرآن مجید نے پیش نہ کیا ہو، کون سا درد ایسا ہے جس کا درماں نہ بتایا ہو کون سا روگ ایسا ہے جس کا علاج نہ بتایا ہو کون سا سوال ایسا ہے جس کا جواب نہ دیا ہو؟ اس دنیا کے بعد عالم برزخ میں بھی قرآن مجید اہل ایمان کے لئے باعث رحمت اور باعث نجات ہوگا۔ برزخ کے بعد آخرت میں بھی قرآن مجید اہل ایمان کے لئے باعث شفاعت، بلندی درجات اور باعث عزو افتخار ہوگا۔ انسان اپنی آخری منزل تک پہنچنے سے پہلے پہلے قدم قدم پر جتنا قرآن مجید کا محتاج ہے اتنا کسی دوسری چیز کا محتاج نہیں، لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی کم وبیش نوے فیصد اکثریت قرآن مجید کے فضائل سے ناآشنا ہے۔ عوام الناس کے ذہنوں میں قرآن مجید کا تصور بس اس حد تک ہے کہ یہ ہماری مقدس کتاب ہے جسے چھونے سے قبل وضو کرنا واجب ہے، پکڑتے ہی اسے چومنا اور آنکھوں سے لگانا ضروری ہے، ریشم کے خوبصورت جزدان میں خوشبو لگا کر کسی اونچی جگہ رکھنا لازمی ہے، شادی بیاہ کے موقع پر بیٹیوں کو ہدیہ دینا، گھر سے رخصت کرتے ہوئے بیٹیوں کو اس کے سایہ سے گزارنا، لڑائی، جھگڑے کے موقع پر قسم اور گواہی کے لئے استعمال کرنا، جنات دور کرنے کے لئے اس کی سورتوں کا عمل کرنا، حصول شفا کے لئے اس کے تعویذ بنانا، ضرورت پڑنے پر اس سے فال نکالنا، ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کرنا ہی اس کے اصل مقاصد ہیں جن کے لئے قرآن مجید نازل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت اور مزاج میں یہ بات رکھی ہے کہ جس چیز کی وہ قدروقیمت جانتا ہے اس کے حصول کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیتا ہے۔ ایک ان پڑھ کاشت کار جانتا ہے کہ بہترین فصل

اس کے بہترین مستقبل کی ضامن ہے، لہٰذا وہ شدید سردی کی راتوں میں اٹھ کر اپنے کھیتوں میں کام کرتا ہے ،گرمی کی چلچلاتی دھوپ میں اپنی جان ہلکان کرتا ہے۔اسی طرح تاجر کو معلوم ہوتا ہے کہ تجارت سے حاصل ہونے والا نفع اس کے لئے کتنی قدر و قیمت رکھتا ہے، لہٰذا وہ روزانہ مسلسل بارہ بارہ، چودہ چودہ گھنٹے اپنی تجارت کی نذر کر دیتا ہے۔طالب علم کو معلوم ہوتا ہے کہ انجینئرنگ یا ڈاکٹری کی ڈگری کی کیا قدر و قیمت ہے۔اس لئے ہر ذہین طالب علم ڈاکٹر یا انجینئر بننے کی کوشش کرتا ہے۔بعض اوقات والدین کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے باوجود یا وسائل کی کمی کے باوجود عقلمند طلباء محنت مزدوری کر کے بھی ڈگری حاصل کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔کاشتکار، صنعتکار یا طالب علم اپنے اپنے کام میں اپنی جان اس لئے کھپا دیتے ہیں کہ اس کام سے حاصل ہونے والے نتائج اور فوائد سے وہ پوری طرح آگاہ ہوتے ہیں۔قرآن مجید سے ہماری غفلت اور بے پرواہی کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم اس کی تلاوت، تحفیظ، تعلیم اور تدریس کے فوائد اور فضائل سے آگاہ نہیں۔قرآن مجید سے ہمارا معاملہ اس آدمی جیسا ہے جو ہیروں اور جواہرات کی تلاش میں ساری دنیا کی خاک چھانتا پھر رہا ہو جبکہ ہیرے اور جواہرات کا خزانہ اس کے اپنے گھر میں موجود ہو۔

کاش ہم جان سکیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرما کر ہم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔کاش ہم جان سکیں کہ قرآن مجید سے غفلت برت کر ہم اپنے آپ پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں، جو لوگ آج اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی نہیں اتاریں گے یقیناً وہ قیامت کے روز حسرت و یاس سے اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہیں گے ﴿سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنَّا کُنَّا ظَالِمِیْنَ﴾ ترجمہ: ''پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہم ہی ظالم تھے۔'' (سورہ القلم، آیت 29)

② **والدین کی عدم توجھی:**

پیدائش کے وقت بچے کا ذہن ایک سفید کاغذ کی طرح ہوتا ہے والدین اس پر جو نقش و نگار بنا دیں اس کے اثرات عمر بھر بچے کے ذہن پر موجود رہتے ہیں کہا جاتا ہے ''اَلْعِلْمُ فِی الصِّغْرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجْرِ'' یعنی بچپن میں سیکھا ہوا علم پتھر پر نشان کی مانند ہوتا ہے۔رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''ہر بچہ فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی ، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے

ہیں۔“ (بخاری) چنانچہ والدین کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ”جب بچہ بولنا سیکھے تو سب سے پہلے اسے لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ سکھایا جائے۔“ (ابن سنی) ”جب بچہ سات سال کی عمر کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے۔“ (ابوداؤد) اور یہ بات تو واضح ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے قرآن مجید کی چند ایک سورتیں زبانی یاد کرنا ضروری ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ سات سال کی عمر سے پہلے ہی بچے کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانی شروع کر دینی چاہیے لیکن افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ بیشتر والدین اپنے بچوں کی تعلیم کا آغاز دنیاوی تعلیم سے کرتے ہیں۔ معیاری سے معیاری سکول تلاش کرتے ہیں۔ اچھا لباس، اچھا کھانا پینا، اچھا رہن سہن مہیا کرتے ہیں بچوں کے ہر طرح کے ناز ونخرے دیکھتے ہیں۔ پیسہ پانی کی طرح بہاتے ہیں۔ خود ہر طرح کی تکلیف اور مصیبت برداشت کرتے ہیں تا کہ بچہ اچھی سے اچھی تعلیم حاصل کر کے کسی اونچے اور اعلیٰ منصب پر فائز ہو اور آرام وسکون کی زندگی بسر کر سکے لیکن قرآنی تعلیم کے لئے والدین سرے سے کوئی فکر ہی نہیں کرتے۔ قرآنی تعلیم کے لئے پیسہ خرچ کرنا بھی سخت گراں گزرتا ہے اور اس کے لئے کسی قسم کی کوئی تکلیف برداشت کرنا تو ”محال است وجنوں است“ والی بات ہے اور یوں بیشتر والدین خود اپنی اولاد کی دینی تعلیم سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔

غور فرمائیے کیا یہ ایک مسلمہ حقیقت نہیں کہ قرآنی تعلیم سے محروم اولاد نہ صرف یہ کہ اپنے والدین کی خدمت گار اور وفادار ثابت نہیں ہوتی۔ (الا من شاء الله) بلکہ بسا اوقات اپنے والدین کی ذلت اور رسوائی کا باعث بنتی ہے۔ جو اولاد اس دنیا میں ذلت اور رسوائی کا باعث بنے گی وہ آخرت میں اپنے والدین کے کس کام آئے گی؟ جبکہ قرآنی تعلیم سے آراستہ اولاد نہ صرف اس دنیا میں اپنے والدین کی خدمت گار اور وفادار ثابت ہوتی ہے بلکہ آخرت میں بھی اپنے والدین کے لئے صدقہ جاریہ بنتی ہے۔ لہٰذا والدین کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم سے محروم رکھ کر وہ کتنا بڑا خسارا مول لے رہے ہیں یہ نہ صرف اپنے آپ پر ظلم ہے بلکہ اولاد پر بھی ظلم عظیم ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ ترجمہ ”کہو، حقیقت میں خسارہ پانے والے تو وہی ہیں جنہوں نے قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو خسارے میں ڈال دیا۔“ (سورہ الزمر، آیت نمبر 15) اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اپنے فضل وکرم سے ایسے خسارے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

③ **ام الفتن ...... ٹی وی:**

یوں تو اب ہر روز نئے سے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں جو مسلمانوں کو ان کی مقدس کتاب سے بڑی تیزی کے ساتھ دور کرتے چلے جا رہے ہیں لیکن ٹی وی ان تمام فتنوں میں سے سب سے بڑا فتنہ ہے۔ ٹی وی سے پہلے عام طور پر مسلمان گھرانوں کا معمول یہ ہوتا تھا کہ والدین فجر کی نماز کے وقت اٹھتے ، نماز فجر ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرتے ، بچوں کو نماز کے لئے جگاتے ، نماز پڑھانے کے بعد انہیں محلّہ کسی گھر یا مسجد میں قرآن پڑھنے کے لئے بھیج دیتے ، پھر سکول کی باری آتی گھر کے افراد اپنے روز مرہ کے کام کاج سے فارغ ہونے کے بعد سر شام کھانا کھا لیتے مغرب کی نماز کے بعد والدین اپنے بچوں کو سیرت انبیاء، سیرت صحابہ کے واقعات سناتے ، چھوٹی چھوٹی سورتیں اور دعائیں وغیرہ یاد کرواتے اور نماز عشاء پڑھتے ہی بچوں کو سلا دیا جاتا اور والدین بھی سو جاتے ۔کسی مجبوری کے بغیر نماز عشاء کے بعد جاگنے کا تصور ہی نہ تھا۔اس طرز عمل میں عموماً بچے میٹرک تک ناظرہ قرآن مجید ختم کر لیتے ۔تیسویں پارے کی کچھ چھوٹی چھوٹی سورتیں زبانیں یاد کر لیتے ، اسلامیات کی کچھ نہ کچھ تعلیم سکولوں میں مل جاتی اور کچھ گھروں میں والدین سے مل جاتی ۔ یوں ہر بچے کو اسلام کے بنیادی عقائد، مسائل اور احکام سے آگاہی ہو جاتی ۔عملی زندگی میں ذاتی مطالعہ بچوں کی دینی معلومات میں مزید اضافہ کا باعث بنتا۔

ٹی وی نے لوگوں کے مزاج ،معمولات ، عادات واطوار، ذوق اور اقدار کو یکسر بدل کے رکھ دیا ہے۔صبح آنکھ کھلتے ہی دن کا آغاز، ٹی وی کی نشریات دیکھنے اور سننے سے ہوتا ہے(الا من شاء اللہ) بچوں کے سکول جانے تک بچوں کی ایک نظر ٹی وی پر ہوتی ہے اور دوسری نظر اپنی تیاری پر۔سکول میں بھی بچوں کا بیشتر وقت ٹی وی ڈراموں ،فلموں ، ایکٹروں ، ایکٹرسوں ،کھیلوں ،کھلاڑیوں اور کمرشل اشتہاروں پر بحث اور تبصرے کرتے گزر جاتا ہے ۔سکول یا دفتر سے واپسی کے بعد چند گھنٹے ستانے اور تازہ دم ہونے کے بعد تمام اہل خانہ پھر ٹی وی کے سامنے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے اپنے پسندیدہ پروگراموں کے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں اور یہ سلسلہ رات سونے تک جاری رہتا ہے خاص خاص پروگراموں کا کئی کئی روز قبل بڑی بے چینی سے افراد خانہ انتظار کرتے رہتے ہیں۔اس طرز زندگی نے قرآن مجید کی تعلیم تو کیا لوگوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد تک پورے کرنے سے محروم کر دیا ہے۔ٹی وی نہ صرف لوگوں کی عاقبت

برباد کررہا ہے بلکہ دنیاوی اعتبار سے بھی زہر ہلاہل ثابت ہورہا ہے ماہرین نفسیات کے نزدیک ناظرین پرٹی وی کی وجہ سے مرتب ہونے والے منفی اثرات درج ذیل ہیں۔

①	نگاہ کی کمزوری	چونسٹھ فیصد	(64%)
②	بچوں کے تعلیمی معیار میں کمی	تریسٹھ فیصد	(63%)
③	عام مطالعہ سے محرومی	تریسٹھ فیصد	(63%)
④	اعصابی کمزوری	چھیالیس فیصد	(46%)
⑤	ورزش سے محرومی	چوالیس فیصد	(44%)

نیوزی لینڈ میں بچوں کے ایک ادارے ''ڈینوڈین ریسرچ یونٹ'' کے ڈپٹی ڈائریکٹر باب ہینکوکس نے 30 سال تک ایک ہزار سے زائد بچوں کے طرز زندگی پر تجربات کیے جس کا حاصل یہ تھا کہ جو بچے روزانہ ایک گھنٹہ سے زائد ٹی وی دیکھتے ہیں وہ تعلیم حاصل نہیں کرپاتے، جو ایک گھنٹہ یا اس سے کم ٹی وی دیکھتے ہیں وہ تعلیم یافتہ بن جاتے ہیں اور جو بچے کبھی کبھار ٹی وی دیکھتے ہیں صرف وہی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرپاتے ہیں۔[1]

دینی اعتبار سے اس ایک فتنے کے گھر میں آنے سے چپکے چپکے دیگر کئی فتنے جو ہمارے گھروں میں گھس آتے ہیں ان پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے۔

① <u>تصویر کا فتنہ:</u>

تصویر کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے شدید وعید بتلائی ہے۔ ارشاد مبارک ہے: ''قیامت کے روز سخت ترین عذاب مصور کو ہوگا۔'' (بخاری ومسلم) ایک حدیث میں آپ ﷺ نے مصور پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری) عہد نبوی ﷺ میں تو شاید اتنی سخت سزا کی وجہ سمجھ میں نہ آتی ہو لیکن آج اس کی وجہ پوری طرح سمجھ میں آرہی ہے کہ پردہ سکرین پر عورت یا مرد کی آراستہ پیراستہ رنگین اور متحرک تصویر میں اتنی کشش اور جاذبیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کو ایک ''معمول'' کی طرح مسحور اور مرعوب کردیتی ہے اور دیکھنے والا ہر وہ انداز اختیار کرنا پسند کرتا ہے جو پردہ سکرین پر تصویریں کرتی نظر آتی ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی

---

[1] اردو نیوز، جدہ، 22 جولائی 2005ء

چاہئے کہ دنیا میں شرک کی ابتداء تصویر سے ہوئی تھی۔ ❶

یاد رہے بعض حضرات پردہ سکرین پر آنے والی تصویر کو محض عکس سمجھتے ہوئے جائز قرار دیتے ہیں جو کہ سراسر فریب اور دھوکہ ہے عکس تو کسی چیز کے ہٹتے ہی ختم ہو جاتا ہے جبکہ کیمرے کی تصویر ہمیشہ کے لئے اسی طرح محفوظ ہو جاتی ہے جس طرح ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر محفوظ رہتی ہے لہٰذا شرعاً ہاتھ سے بنائی گئی تصویر اور کیمرے سے بنائی گئی تصویر دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

② **غیر محرم مرد یا عورت کو دیکھنا:**

شرعاً غیر محرم (عورت یا غیر محرم مرد) کو دیکھنا حرام ہے غیر محرم مرد یا عورت پر نظر ڈالنے کو آنکھ کا زنا قرار دیا گیا ہے۔ (بخاری و مسلم) ٹی وی دیکھنے والے مرد اور عورتیں جب تک ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں اس گناہ کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ ❷

③ **موسیقی اور غنا:**

گانا بجانا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا باعث ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی تو خسف (زمین میں دھنسنا)، قذف (پتھروں کا برسنا) اور مسخ (شکلیں تبدیل ہونا) کا عذاب نازل ہوگا۔'' (طبرانی) ٹی وی دیکھنے والوں کا زیادہ تر وقت اسی گناہ کے ارتکاب میں گذرتا ہے۔

---

❶ بخاری، کتاب التفسیر، باب تفسیر آیة لا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث..........

❷ اسلامی جمہوریت اور اسلامی سوشلزم کے بعد آج کل بعض حلقوں میں ''اسلامی ٹی وی'' کے قیام پر بڑی سنجیدگی سے غور و فکر ہو رہا ہے۔ چلیئے فرض کر لیجئے کہ اسلامی ٹی وی پر عورت نہیں آئے گی صرف مرد حضرات ہی آئیں گے، تب بھی سوال یہ ہے کہ کیا اس مرد کو غیر محرم عورتیں نہیں دیکھیں گی؟ یا اسلامی ٹی وی سے اس حدیث کا حکم ساقط ہو جائے گا جس میں رسول اللہ ﷺ نے غیر محرم کے دیکھنے کو آنکھ کا زنا قرار دیا ہے؟ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ برائی اور بے حیائی پھیلانے کے جواب میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ دین اور نیکی پھیلانے کی دلیل تو واقعی بڑی دلکش اور خوشنما ہے لیکن اس کے حق میں کتاب وسنت کی کوئی دلیل بھی ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جس ''کار خیر'' کی ابتداء ایک انتہائی بے ضرر سی برائی یعنی تصویر کے ساتھ ہوئی وہ بڑھتے بڑھتے بالآخر اکبر الکبائر یعنی شرک تک جا پہنچی اور یہ مثال تو ہماری آنکھوں دیکھی ہے کہ بعض اسلامی ممالک میں ٹی وی کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ پردہ سکرین پر عورت کی تصویر آتی نہ آواز سنائی دیتی، لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ مغرب زدہ فلمیں اور ڈرامے اپنی تمام تر قباحتوں کے ساتھ دکھائے جا رہے ہیں۔

قرآن مجید نے اس سلسلے میں ہمیں ایک بنیادی اصول بتا دیا ہے ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ یعنی ''برائی کو بہترین نیکی کے ساتھ دفع کرو۔'' (96:23) دوسری جگہ ارشاد پاک ہے ﴿وَ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عُقْبَی الدَّارِ﴾ یعنی ''جو لوگ برائی کو نیکی سے دفع کرتے ہیں انہیں کے لئے ہے آخرت کا گھر (22:13) کیا کہیں ایسا حکم بھی ملتا ہے کہ برائی کو برائی سے دور کرو؟

④ فیشن پرستی:

ٹی وی پر آنے والے لوگ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ پرکشش اور خوبصورت بنانے کے لئے نت نئے فیشن اختیار کرتے ہیں اور وہی رنگ، ڈھنگ ساتھ ساتھ ناظرین بھی اختیار کرتے چلے جاتے ہیں اور یوں اسلامی اقدار ملیا میٹ اور جاہلانہ اقدار معاشرے پر چھاتی چلی جارہی ہیں ٹی وی پر آنے سے پہلے کسی بھی خاتون کا حجاب کے بغیر گھر سے نکلنا سخت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ ٹی وی آنے کے بعد پہلے حجاب ختم ہوا پھر سر سے چادر غائب ہوئی، پھر سر سے دوپٹہ گیا پھر دوپٹے سے بنی ہوئی رسی گلے سے غائب ہوئی پھر نصف آستین والی قمیصوں کا رواج ہوا۔ اب بغیر آستین کے قمیصوں کا رواج عام ہے۔ فیشن پرستی کے لئے بیوٹی پارلر، ہیئر ڈریسر، پولی کلینک سنٹرز اب گلی گلی، محلّہ محلّہ میں موجود ہیں جبکہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''کچھ عورتیں لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں مردوں کو بہکانے والی، اور خود بہکنے والی ایسی عورتیں جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکیں گی۔'' (مسلم)

⑤ حیا سوزی:

بالغ اور نابالغ اولاد کا اپنے والدین کے ساتھ مل کر ٹی وی پر بنے ٹھنے مرد و زن کا آزادانہ میل جول دیکھنا، عشق و محبت پر مبنی ڈرامے اور فلمیں دیکھنا، شہوانی جذبات کو بھڑکانے والے گانے سننا، مرد و زن کے نیم عریاں اور اخلاق باختہ مناظر دیکھنا بچوں میں موجود طبعی شرم و حیا کو ختم کر دیتا ہے۔ ٹی وی سے پہلے لڑکیاں تو کیا لڑکوں کو بھی اپنے رشتہ مناکحت کے سلسلے میں والدین کی مخالفت کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی، لیکن ٹی وی کی آمد کے بعد اب لڑکیاں بھی کھلے الفاظ میں والدین کے سامنے بے تکلف اظہار کرتی ہیں کہ میں فلاں سے نہیں فلاں سے شادی کروں گی اگر والدین کبھی ''نافرمانی'' کا راستہ اختیار کرنے کی غلطی کر بیٹھیں تو بیٹیاں اپنے آشناؤں کے ساتھ فرار ہونے، عدالتوں سے نکاح کی ڈگری حاصل کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتیں۔

ظاہر ہے جب بالغ بیٹیاں اپنے والدین کے ساتھ بیٹھ کر ''تکلف برطرف ہم تو سر بازار ناچیں گے'' کی تعلیم حاصل کریں گی تو پھر انہیں رشتہ مناکحت میں اپنی مرضی پوری کرنے سے روکنے کی جرأت کون کرے گا؟

ٹی وی کی اولاد واحفاد......ڈش، ویڈیو اور انٹرنیٹ وغیرہ......نے ہمارے معاشرے کو جس بے حیائی اور فحاشی کے اندھے کنویں میں پھینک دیا ہے اس کا اندازہ درج ذیل خبر سے لگا لیجئے ''راولپنڈی کے ایک نیٹ کیفے میں خفیہ کیمروں کے ذریعہ گندی سائٹس دیکھتے ہوئے بعض نوجوان جوڑوں کی سی ڈیز تیار کی گئیں جنہیں چار پانچ ہزار روپے فی سی ڈیز بازار میں فروخت کیا جاتا رہا جب اس کا علم متعلقہ خاندانوں کو ہوا تو اس سکینڈل کا شکار ہونے والی تین لڑکیوں نے خودکشی کر لی ایک کو اس کے والد نے قتل کر دیا۔''❶

موبائل کے فتنہ نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔ موبائل سے پہلے گھروں میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آپس میں ناجائز تعلقات قائم کرنے میں بہت سی دشواریاں محسوس کرتے تھے۔ تمام تر احتیاط کے باوجود ٹیلی فون کال گھر کے کسی دوسرے فرد کے سن لینے پر راز فاش ہو جانے کا خطرہ ہر وقت سر پر منڈلاتا رہتا تھا اور اولاد کو والدین کی روک ٹوک اور سرزنش کا ہر وقت خوف رہتا تھا۔ موبائل نے اس قسم کی ساری رکاوٹیں دور کر دی ہیں۔ والدین کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی اور گھروں کے اندر ایسے ایسے المناک واقعات جنم لینے لگے ہیں کہ والدین سر پیٹتے رہ جاتے ہیں۔ یہ اور حیا سوز کلچر کیسے پیدا ہو رہا ہے اور کون کر رہا ہے؟ ام الفتن ٹی وی!

⑥ جرائم کا فروغ:

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ٹی وی پر مار دھاڑ، قتل وغارت، چوری، ڈاکہ، اغواء، شراب، زنا، جوا، دھوکہ دہی اور فراڈ وغیرہ پر مبنی فلمیں دیکھتے ہیں تو خود بھی ان کی نقالی کرنے لگتے ہیں۔ بعض پڑھے لکھے اور اونچے مناصب پر فائز حضرات کی اولادوں کا ایسے جرائم میں ملوث ہونا اسی شوق نقالی کا نتیجہ ہے۔

⑦ وقت کا ضیاع:

ایک سرسری جائزے کے مطابق ٹی وی کے شوقین حضرات روزانہ اوسطاً چار گھنٹے ٹی وی کی نذر کرتے ہیں ایک عام آدمی کے روزمرہ معمولات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر چوبیس گھنٹوں کا گوشوارہ بنایا جائے تو درج ذیل گوشوارے سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہوگا۔

ٹی وی کے لئے	=4 گھنٹے
نیند کے لئے	=6 گھنٹے

❶ ہفت روزہ صحیفہ اہل حدیث، کراچی، 12 مارچ 2005ء

دفتر/ دکان/ مزدوری کے لئے = 10 گھنٹے
متفرق ذمہ داریوں کے لئے = 4 گھنٹ

(متفرق ذمہ داریوں میں بچوں کی تعلیم وتربیت، علاج معالجہ، گھر کا سودا سلف، دوست احباب سے ملاقاتیں، اعزہ اقارب کی خوشی اور غمی کے موقع پر شرکت سبھی کچھ شامل کر لیجئے)

چوبیس گھنٹوں میں سے چار گھنٹے ٹی وی کی نذر کرنے والا شخص اگر ساٹھ سال کی عمر پاتا ہے تو وہ ساٹھ سال کی عمر میں سے مکمل دس سال ٹی وی کی نذر کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''قیامت کے روز جب تک آدمی زندگی کے ایک ایک لمحے کا حساب نہیں دے پائے گا اس کے پاؤں اللہ کی بارگاہ سے ہٹنے نہیں دیئے جائیں گے۔'' (ترمذی) مسلسل نو، دس سال کے گناہوں اور نافرمانیوں کا حساب ہم کیسے دے پائیں گے، ٹی وی نے یہ سوچنے کے لئے ہمارے پاس وقت ہی کہاں چھوڑا ہے؟ وقت کی قدر و قیمت ہمیں اس روز ہوگی جب ایک شخص روئے زمین کے برابر سونا، چاندی صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ سے ایک لمحہ طلب کرے گا۔ جس میں وہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہہ سکے لیکن اسے وہ ایک لمحہ بھی نہیں دیا جائے گا۔ (مفہوم حدیث شریف)

⑧ حقوق العباد میں تقصیر:

ٹی وی کے نشے نے ہمیں اس قدر مدہوش کر رکھا ہے کہ ہر آدمی اپنی ذات کے گنبد میں بند ہے اور گھر کے ہر فرد نے اپنی الگ دنیا بسا رکھی ہے جس سے باہر جھانکنے کے لئے اسے فرصت نہیں۔ گھر میں موجود دادا، دادی یا نانا، نانی یا کوئی دوسرے بزرگ ہمارے ٹی وی دیکھنے کو برا تو نہیں سمجھتے؟ گھر میں آنے جانے والے مہمانوں کی خاطر خواہ میزبانی ہوتی ہے یا نہیں؟ ہمارے گردو پیش میں ہمسائے مرتے ہیں یا جیتے ہیں؟ ہمارے دور پار کے رشتہ دار کسی توجہ یا تعاون کے مستحق تو نہیں؟ گلی یا محلے میں کوئی بیوہ یا یتیم نان جویں کا محتاج تو نہیں؟ کوئی غریب یا مسکین اپنے کسی بیمار بچے کی دوا کے لئے تو نہیں ترس رہا ہے؟ ٹی وی کے نشے نے اتنی ہوش ہی کہاں رہنے دی ہے کہ ہم ان ''غیر ضروری'' باتوں پر غور کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔

⑨ حقوق اللہ میں تقصیر:

اوپر دیئے گئے گوشوارے پر ایک نظر ڈالئے اور غور فرمایئے ٹی وی دیکھنے اور سننے والے گھرانوں میں

متفرق مصروفیات کے لئے باقی بچنے والے چار گھنٹوں میں قرآن مجید کی تلاوت اور صوم وصلوٰۃ کے لئے کتنا وقت باقی رہ جاتا ہے؟ اپنی تعلیمات کے اعتبار سے بھی قرآن مجید اور ٹی وی دو متضاد چیزیں ہیں جس گھر میں قرآنی تعلیمات کا ماحول ہوگا اس گھر میں ٹی وی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہوگی اور جس گھر میں ٹی وی دیکھا اور سنا جائے گا اس گھر میں قرآنی تعلیمات کا ماحول پیدا نہیں ہوگا۔ ہمارے خیال میں ٹی وی قرآن مجید سے دوری پیدا کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے اس ایک فتنے کے آنے سے بے شمار چھوٹے بڑے فتنے اس طرح گھر میں چپکے سے گھس آتے ہیں کہ انسان کو کانوں کان خبر نہیں ہو پاتی۔ اخلاقی اعتبار سے ٹی وی کا نشہ، ہیروئن کے نشے سے کہیں زیادہ خطرناک اور سرطان سے کہیں زیادہ مہلک بیماری ہے جو بڑی تیزی کے ساتھ نئی نسل کو زوال کی آخری حدوں تک پہنچا رہی ہے۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ!

﴿4﴾ **مشکل کتاب ہونے کی غلط فہمی:**

قرآن مجید کے بارے میں بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ یہ کتاب بڑی مشکل ہے اسے پڑھنا اور سمجھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔ صرف عالم لوگ ہی اسے پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں اس غلط فہمی میں مبتلا لوگ یا تو قرآن مجید کو سرے سے ہاتھ ہی نہیں لگاتے یا صرف اس کی تلاوت پر اکتفا کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے بارے میں مشکل کتاب ہونے کا تصور اس آدمی کا تو ہوسکتا ہے جس نے قرآن مجید کو کبھی پڑھنے یا سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی ہو، لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے قرآن مجید سے بڑھ کر آسان اور عام فہم کوئی دوسری کتاب نہیں۔ کفار مکہ کو جن باتوں پر سب سے زیادہ اعتراض تھا وہ توحید، رسالت اور آخرت کے عقیدہ سے متعلق تھیں جنہیں قرآن مجید میں بار بار مختلف انداز سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان عقائد کو سمجھانے کے لئے سارے قرآن مجید میں کسی ایک جگہ بھی فلسفہ یا منطق کا انداز اختیار نہیں کیا گیا انتہائی سادہ اور عام فہم انداز میں جا بجا سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ عقیدہ توحید سمجھانے کے لئے روزمرہ مشاہدات کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً انسان کی اپنی پیدائش، زمین وآسمان کی پیدائش ، گردش لیل ونہار، سورج، چاند، ستاروں کا طلوع وغروب، موسموں کا ردوبدل، سمندر میں سفر کے دوران کشتی کا طوفان میں پھنسنا پھر اس سے بچ نکلنا۔ اس کے علاوہ بعض روزمرہ استعمال کی اشیاء پر غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے کہ سوچو اور بتاؤ انہیں پیدا کرنے والا کون ہے؟ مثلاً پانی، دودھ، شہد، پھل، سبزیاں، معدنیات،

کھیت، مویشی، بھیڑ، بکریاں، گائے، اونٹ اور پرندے وغیرہ۔ غور فرمائیے! دنیا میں کوئی جاہل سے جاہل انسان ایسا بھی ہوسکتا ہے جو یہ کہے کہ میں نے تو کبھی زمین و آسمان نہیں دیکھے یا ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے نہیں دیکھے یا بھیڑ بکریاں اور گائے، اونٹ نہیں دیکھے یا دودھ اور شہد سے ناواقف ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھ ڈالئے کہیں بھی آپ کو کوئی ایک آیت ایسی نہیں ملے گی جس کا تعلق انسان کی ہدایت سے ہو اور وہ عام آدمی کی عقل اور فہم سے بالا ہو۔ نزول قرآن کے وقت کفار مکہ نے بے شمار اعتراضات کئے، لیکن یہ اعتراض کبھی نہ کر سکے کہ یہ کتاب ہماری سمجھ سے بالا ہے یا اسے تو صرف ہمارے خاص پڑھے لکھے لوگ ہی سمجھ پاتے ہیں۔ قرآن مجید کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد بالکل برحق اور سچ ہے ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ ترجمہ: ''ہم نے اس قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے آسان بنایا ہے پھر ہے کوئی جو اس پر غور کرے؟'' (سورہ القمر، آیت نمبر 17) دراصل قرآن مجید کے مشکل ہونے کا پروپیگنڈہ صرف دین خانقاہی کے علمبرداروں نے کر رکھا ہے جن کے ''دین'' کی ساری تعلیمات قرآنی تعلیمات کے برعکس ہیں۔

بزرگوں کے فوت ہونے کے بعد قبر میں ان کے زندہ ہونے کا عقیدہ، اپنے مریدوں کی دعاء اور پکار سننے کا عقیدہ اور انہیں فیض پہنچانے کا عقیدہ، ان کی حاجتیں اور مرادیں پوری کرنے کا عقیدہ، مشکلات اور مصائب میں ان کی مدد کرنے کا عقیدہ، اللہ کے ہاں سفارش کرنے اور اپنے مریدوں کو بخشوانے کا عقیدہ، بیماری سے شفاء حاصل کرنے کے لئے ان کے مزاروں سے خاک شفاء حاصل کرنا، مزاروں پر دھاگے باندھنا، ان کے نام کی نذریں نیازیں دینا، چراغاں کرنا، پھولوں کی چادریں چڑھانا، قبروں کو بوسہ دینا، قبروں کے آگے جھکنا اور سجدے کرنا، قبروں کو غسل دینا اور ان کے ایصال ثواب کے لئے برسیاں منانا، عرس لگانا، میلوں ٹھیلوں کا اہتمام کرنا، مُردوں کے لئے رسم قل، رسم سوئم، ساتواں، دسواں وغیرہ منانا، قرآن خوانی کرنا، سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے نام کی گیارہویں دینا، یہ تمام افعال ایسے ہیں جن کا کتاب وسنت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس لئے دین خانقاہی کے علمبردار قرآن مجید کو ایک مشکل کتاب کہہ کر لوگوں کو اس کی تعلیمات سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ نظام خانقاہی کے علمبردار خوب جانتے ہیں کہ جیسے جیسے قرآن مجید کی تعلیمات عام ہوں گی دین خانقاہی کا سارا کاروبار اپنے آپ زمین بوس ہوتا نظر آئے گا۔

آخر میں ہم یہ وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید میں بعض مقامات واقعی تشریح طلب ہیں لیکن کسی کتاب میں مشکل مقامات آنے کی وجہ سے اس کتاب کو سرے سے ہاتھ ہی نہ لگانے کا طرزِ عمل کیا معقول ہوسکتا ہے؟ اگر کسی طالب علم کو فزکس یا کیمسٹری کے بعض فارمولے سمجھ میں نہ آئیں تو کیا اسے فزکس یا کیمسٹری پڑھنا چھوڑ دینا چاہئے یا یہ فارمولے کسی اچھے استاد سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے؟ ہر ہوشمند آدمی یہی جواب دے گا کہ اسے استاد سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اسی طرح اگر قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا حکم سمجھ میں نہ آئے تو اسے کسی عالم دین سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ محض مشکل کتاب کے بہانے قرآن مجید کو زندگی بھر ہاتھ ہی نہ لگانا یا اسے پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش ہی نہ کرنا تو محض شیطانی فریب ہے اگر کوئی شخص خدانخواستہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے تو اسے فوراً اس غلط فہمی کو دور کر لینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کا راستہ یقیناً آسان بنا دیں گے۔ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ترجمہ: ''اور تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔'' (سورہ المومن، آیت نمبر 60)

5 ہمارا نظام تعلیم:

انگریزوں نے ہمارے لئے جو نظام تعلیم وضع کیا تھا اس کا ہدف یہ تھا کہ اگر برصغیر کے مسلمان کافر نہ بن سکیں تو کم از کم مسلمان بھی نہ رہیں، انگریز اپنے اس ہدف میں صد فیصد کامیاب رہے۔ افسوس! کہ انگریزوں کے جانے کے بعد وہ نظام تعلیم جوں کا توں ہی رہا، تعلیمی کتب خواہ تاریخ کی ہوں یا طب کی، سیاست کی ہوں یا معیشت کی، سائنس کی ہوں یا فلسفہ کی، ان میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کی فرمانروائی، اللہ تعالیٰ کی قدرت، اللہ تعالیٰ کی حکمت، اللہ تعالیٰ کا امر، جیسے الفاظ نہ پہلے تھے نہ آج ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جیسے بے دین اور خدا نا آشنا افراد انگریز کے دور میں تیار ہوتے تھے ویسے ہی بے دین اور خدا نا آشنا افراد اب تیار ہو رہے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد اگر کوئی تبدیلی آئی ہے تو وہ صرف یہ کہ جو طالب علم خود عربی زبان پڑھنے کا شوق رکھتا ہو، اس کے لئے یہ گنجائش پیدا کر دی گئی ہے کہ وہ عربی پڑھ سکے، لیکن قرآن مجید پڑھنے اور سمجھے کیلئے عربی زبان کو لازمی مضمون کے طور پر سلیبس میں شامل کرنے کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کی گئی۔ اسلامیات کو لازمی مضمون کی طور پر شامل تو کیا گیا ہے، لیکن اس کا سلیبس ایسا مرتب کیا گیا جسے

پڑھنے کے بعد طالب علم ایک روایتی مسلمان تو واقعی بن جاتا ہے،لیکن اس سے آگے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے وفا کا گہرا تعلق پیدا ہو یا قرآن مجید سے عملی زندگی میں رہنمائی حاصل کرنے کا عقیدہ پختہ ہو،ایسا سلیبس تیار کرنے کے لئے ہمارے ''اسلام پسند حکمران'' کبھی تیار نہیں ہوئے۔

موجودہ حکمرانوں کے بارے میں پوری پاکستانی قوم نوحہ کناں ہے کہ انہوں نے ملت اسلامیہ کو ساری دنیا میں ذلیل اور رسوا کر دیا ہے۔اسلام دشمنی کی ساری حدیں پھلانگ دی ہیں ہمارے رہے سہے، برے بھلے نظام تعلیم کو مکمل طور پر سیکولر بنانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔اسلامی اقدار اور اسلامی تہذیب کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔اسلامی احکام اور قوانین کا مذاق اور تمسخر اڑانے میں ذرہ برابر حجاب محسوس نہیں کیا جا رہا۔یہ ساری باتیں بالکل بجا اور درست ہیں لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمارے حکمران کیا آسمانوں سے اچانک نازل ہوگئے ہیں یا زمین سے اُگ آئے ہیں۔ہمارے حکمران جو کچھ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں یہ سب کچھ وہی تو ہے جو انہوں نے ملک کے تعلیمی اداروں سے پڑھا اور سیکھا ہے۔آج اگر ہمیں حکمران برے نظر آتے ہیں تو یہ برائی ہمارے نظام تعلیم کی ہے جس کے بارے میں حکیم الامت نے فرمایا تھا۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا   کہاں سے آئے صدا لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰــــہُ

پس اگر ہم قوم کو قرآن مجید کی تعلیم سے محروم کرنے والی رکاوٹوں کو دور کرنا چاہتے ہیں تو ان میں سے سرفہرست ہمارا نظام تعلیم ہے اسے تبدیل کرنے کی فکر کرنی چاہیئے جب تک نظام تعلیم تبدیل نہیں ہوتا اس کے اثراتِ بد سے پورا ملک بدستور زہر آلود ہوتا رہے گا۔

6 بڑی عمر کی وجہ سے جھجک:

بعض لوگ بچپن میں کسی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل نہیں کر پاتے لیکن بعد میں جب انہیں اس کوتاہی کا احساس ہوتا ہے تو محض بڑی عمر کی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں یہ مثبت اندازِ فکر نہیں۔اللہ تعالیٰ عمر کے جس حصہ میں ہدایت نصیب فرمادیں اس کو بچپن ہی سمجھنا چاہیئے۔رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا انسان

(قیامت کے روز) لکھنے والے معزز نیک فرشتوں کے ساتھ ہے اور جو شخص اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اس کے لئے دہرا اجر ہے۔''(مسلم) حدیث شریف کے الفاظ غور طلب ہیں ظاہر ہے تلاوت کا ماہر تو وہی بنے گا جس نے بچپن میں ہی قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر لی اور اٹک اٹک کر وہی پڑھے گا جو بچپن میں کسی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل نہ کر سکا اور بڑی عمر میں پڑھنا شروع کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو دہرے اجر کی نوید سنا کر اُس کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے یعنی جہاں دوسرے لوگوں کو قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملیں گی وہاں اٹک اٹک کر پڑھنے والے کو ایک ایک حرف پر بیس بیس نیکیاں ملیں گی۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''علم سیکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔''(طبرانی) اس حدیث شریف میں علم سیکھنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں لگائی گئی۔ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم مختلف عمروں میں ایمان لاتے رہے اور جس عمر میں ایمان لاتے فوراً قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے لگ جاتے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک انسان پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا۔''(ترمذی، ابن ماجہ) اس حدیث شریف میں بھی اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ مسلمانوں کو موت سے پہلے پہلے جب بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما دیں، قرآن مجید کا علم حاصل کرنا چاہئے اور اس میں قطعاً کوئی جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ کہا جاتا ہے ''**اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ**'' یعنی ''ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔''

پس قرآن مجید کا علم حاصل کرنے میں کسی آدمی کو جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے خواہ انسان بالکل بڑھاپے کی عمر میں ہی کیوں نہ ہو، کیا معلوم کہ خلوص دل سے نیت اور ارادہ کرنے پر ہی اللہ تعالیٰ گذشتہ زندگی کے سارے گناہ معاف فرما دیں۔ رسول اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا واقعہ بیان فرمایا جس نے ننانوے قتل کئے اس نے توبہ کے لئے ایک درویش سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا ''تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی۔'' اس آدمی نے درویش کو بھی قتل کر دیا پھر ایک عالم سے پوچھا تو اس نے کہا ''تمہاری توبہ قبول ہو سکتی ہے بشرطیکہ گناہ کی بستی سے ہجرت کر کے نیک لوگوں کی بستی میں چلے جاؤ۔'' اس آدمی کو ہجرت کرتے ہوئے راستے میں ہی موت آ گئی۔ مرتے وقت اس آدمی نے سینے کے بل گھسٹنا شروع کر دیا (تاکہ نیک لوگوں کی بستی کے جتنا بھی قریب ہو سکے، ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے)

رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کرنے کے معاملہ میں جھگڑا کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ''دونوں بستیوں کا فاصلہ دیکھو اگر نیک لوگوں کی بستی قریب ہے تو رحمت کے فرشتے روح قبض کریں اگر گناہ گاروں کی بستی قریب ہے تو عذاب کے فرشتے روح قبض کریں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی بستی کو حکم دیا'' تَقَرَّبِی'' (تو قریب ہوجا) اور گناہ گاروں کی بستی کو حکم دیا ''تَبَاعَدِیْ'' (تو دور ہوجا) فرشتوں نے دونوں طرف کا فاصلہ دیکھا تو نیک لوگوں کی بستی بالشت بھر قریب نکلی۔'' اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں ''فَغُفِرَ لَہٗ'' چنانچہ اس کے سارے گناہ اللہ نے معاف فرد یئے۔(بخاری ومسلم)

بڑھاپے کی عمر میں خلوص دل سے قرآن مجید پڑھنے کی ابتداء کرنے سے اگر گزشتہ زندگی کے سارے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں تو کون سا برا سودا ہے؟

⑦ پنجسورے اور دیگر کتب وظائف:

ہر آدمی قدرتی طور پر کم سے کم وقت اور کم سے کم محنت میں زیادہ سے زیادہ فوائد سمیٹنا چاہتا ہے اسی خواہش کی بناء پر ہمارے ہاں پنجسوروں اور اوراد وظائف پر مشتمل کتب کا رواج بہت عام ہو چکا ہے۔ لوگ ایسی کتب کا باقاعدگی سے اس طرح مطالعہ کرتے ہیں جس طرح قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔ ہمارے نزدیک ایسی کتب کا دہرا نقصان ہے۔

اولاً : ان کتب میں جہاں صحیح احادیث سے ثابت شدہ فضائل والی سورتیں، آیات اور دیگر اوراد و وظائف دیئے ہوتے ہیں وہاں اکثر و بیشتر سورتیں، آیات اور اوراد و وظائف ایسے ہوتے ہیں جن کے فضائل کی احادیث ضعیف یا موضوع ہوتی ہیں۔ ضعیف یا موضوع احادیث سے ثابت شدہ فضائل والی سورتوں یا اوراد و وظائف کو معمول بنانا کارلا حاصل ہے۔ بلاشبہ قرآن مجید کی سورتوں کی تلاوت کا ثواب اپنی جگہ لیکن جن فضائل یا فوائد کو ذہن میں رکھ کر سورتوں کی تلاوت کی جائے گی ان فضائل سے تو پڑھنے والا محروم ہی رہے گا۔

ثانیاً : پنجسوروں اور ایسی ہی دیگر کتب کو روزانہ باقاعدگی سے پڑھنے والے حضرات قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے یہ نقصان پہلے نقصان سے بھی بڑا ہے۔

بعض دینی جماعتیں اپنے اپنے اہداف کے مطابق کارکنان کے لئے منتخب سورتوں کا سلیبس تیار

کرتی ہیں تا کہ کارکن ان کا خصوصی مطالعہ کریں۔ اگر یہ مطالعہ روزمرہ تلاوت قرآن کا متبادل نہ بنے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں لیکن اگر یہ روزمرہ کی تلاوت کی جگہ ہو تو یہ ہرگز مطلوب نہیں۔ قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کے تعلق کا تقاضہ یہ ہے کہ اسے شروع سے لے کر آخر تک پڑھا اور سمجھا جائے اور روزانہ بلا ناغہ پڑھا جائے۔ کوئی دوسرا عمل اس کا متبادل نہیں ہوسکتا۔

⑧ قرآن مجید کو پکڑنے کے لئے وضو کی شرط:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کو وضو کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے چونکہ ہر آدمی کے لئے ہر وقت باوضو رہنا ممکن نہیں ہوتا بلکہ بہت سے لوگوں کے لئے بعض بیماریوں کی وجہ سے نماز کے مختصر وقت کے لئے بھی باوضو رہنا مشکل ہوتا ہے اس لئے خواہش کے باوجود اکثر لوگ تلاوت قرآن سے محروم ہو جاتے ہیں۔

جہاں تک قرآن مجید کو ہاتھ لگائے بغیر زبانی تلاوت کا تعلق ہے اس بارے میں تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ پاک آدمی وضو کے بغیر زبانی تلاوت کرسکتا ہے البتہ قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کرنے کے بارے میں اہل علم کی دو رائیں ہیں۔ پہلی یہ کہ وضو کے بغیر قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں اور دوسری رائے یہ ہے کہ وضو کے بغیر قرآن مجید کو چھونا اور تلاوت کرنا جائز ہے۔ پہلے موقف کے حق میں سورہ الواقعہ کی یہ آیت پیش کی جاتی ہے ﴿لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ ترجمہ: ''اسے نہیں چھوتے مگر پاک لوگ۔'' (سورہ الواقعہ، آیت نمبر 79) اس آیت کے علاوہ کوئی ایسی واضح آیت یا حدیث نہیں ہے جس میں قرآن مجید کو وضو کے بغیر چھونے سے منع فرمایا گیا ہو یا قرآن مجید کو چھونے کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہو جہاں تک سورہ الواقعہ کی اس آیت کریمہ کا تعلق ہے اس سے پہلی دو آیات اس طرح ہیں ﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ۝ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝﴾ ترجمہ: ''بے شک قرآن بڑی عزت والا ہے، ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج ہے جسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔'' (سورہ الواقعہ، آیت نمبر 77 تا 78) مذکورہ آیت کی تشریح میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ رحمہ اللہ نے درج ذیل حاشیہ تحریر فرمایا ہے ''اکثر مفسرین کے نزدیک لَا یَمَسُّهٗ میں ''ہ'' کی ضمیر لوح محفوظ کے لئے ہے مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنی فرشتے۔ بعض نے اس ضمیر کو قرآن مجید کے لئے مانا ہے اور استدلال کیا ہے کہ قرآن مجید کو بے وضو چھونا

جائز نہیں ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں قرآن کو بے وضو چھونا جائز ہے۔''❶ احسن البیان کے مفسر حافظ صلاح الدین یوسف ﷾ نے ان آیات پر درج ذیل نوٹ تحریر فرمایا ہے ''لَا یَمَسُّہ میں ضمیر کا مرجع لوح محفوظ ہے اور پاک لوگوں سے مراد فرشتے ہیں بعض نے اس کا مرجع قرآن کریم کو بنایا ہے یعنی اس قرآن کو فرشتے چھوتے ہیں یعنی آسمانوں پر فرشتوں کے علاوہ کسی کی بھی رسائی قرآن مجید تک نہیں ہوتی مطلب مشرکین کی تردید ہے جو کہتے تھے کہ قرآن شیاطین لے کر اترتے ہیں اللہ نے فرمایا یہ کیونکر ممکن ہے قرآن تو شیطانی اثرات سے بالکل محفوظ ہے بعض نے اس آیت میں نفی کو بمعنی نہی لے کر یہ کہا ہے کہ قرآن کو بے وضو چھونا اور اس کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے لیکن یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اس میں ایک بات کی خبر دی جارہی ہے اس میں چھونے یا نہ چھونے کا حکم نہیں دیا جارہا۔''❷

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ؒ نے ان آیات پر یہ حاشیہ تحریر فرمایا ہے ''جس سلسلہ کلام میں یہ آیت وارد ہوئی اس میں رکھ کر اسے دیکھا جائے تو یہ کہنے کا سرے سے کوئی موقع نظر نہیں آتا کہ اس کتاب کو پاک لوگوں کے علاوہ کوئی نہ چھوئے کیوں کہ یہاں تو کفار مخاطب ہیں اور ان کو بتایا جارہا ہے کہ یہ اللہ رب العالمین کی نازل کردہ کتاب ہے اس کی بارے میں تمہارا یہ گمان قطعی غلط ہے کہ اسے شیاطین نبی پر القاء کرتے ہیں اس جگہ یہ شرعی حکم بیان کرنے کا آخر کیا موقع ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص طہارت کے بغیر اس کو ہاتھ نہ لگائے؟ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ آیت یہ حکم دینے کے لئے نازل نہیں ہوئی مگر فحوائے کلام اس بات کی طرف اشارہ کررہا ہے کہ جس طرح اللہ کے ہاں اس کتاب کو صرف مطہرین ہی چھوسکتے ہیں اسی طرح دنیا میں بھی کم از کم وہ لوگ جو اس کے کلام الٰہی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اسے ناپاکی کی حالت میں چھونے سے اجتناب کریں۔''❸

حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کو چھونے کے لئے وضو کرنے کا حکم کتاب وسنت سے ثابت نہیں پاک آدمی (ظاہری نجاست اور جنابت سے پاک) ہر وقت بلاتردد اسے چھوسکتا ہے اور اس کی تلاوت

---

❶ اشرف الحواشی صفحہ نمبر 640، حاشیہ نمبر 11

❷ تفسیر احسن البیان، صفحہ نمبر 832، حاشیہ نمبر 11 از بقیہ حواشی صفحہ نمبر 702

❸ تفہیم القرآن، جلد پنجم، صفحہ نمبر 291، حاشیہ نمبر 39

کر سکتا ہے۔

اگر قرآن مجید کو چھونے اور تلاوت کرنے کے لئے وضو کرنے کا حکم دے دیا جاتا تو نہ صرف عام مسلمانوں کے لئے تلاوت قرآن میں ایک بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہو جاتی بلکہ قرآن مجید کی تعلیم اور تحفیظ کے اساتذہ اور خصوصاً طلباء کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتیں لہٰذا اس بارے میں درست موقف یہی ہے کہ قرآن مجید کی بلا وضو تلاوت درست ہے۔

ہمیں اللہ کے حضور انکسار اور عاجزی کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمارے دلوں میں قرآن مجید کی ایسی محبت پیدا فرما دے کہ دنیاوی مرغوبات، گمراہ کن پروپیگنڈہ اور شیطانی وساوس ہمارے اور قرآن کے درمیان رکاوٹ نہ بننے پائیں۔ **وَ مَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ**

قرآن مجید کی کسی ایک آیت یا حکم کو ناپسند کرنے کی سزا:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے اور اس کی ایک ایک آیت اور ایک ایک حکم پر برضا ورغبت ایمان لانا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿**فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا**﴾ ترجمہ: ”اے محمد ﷺ! تمہارے رب کی قسم! لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو بھی فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اسے سر بسر تسلیم کریں۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 65) ایمان لانے کے بعد قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی حکم کو ناپسند کرنا، یا کسی قانون کو یا کسی فیصلے کو ناپسند کرنا (خواہ دل سے ناپسند کیا جائے یا زبان سے اس کا اظہار کیا جائے) دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ جس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے ﴿**وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّھُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ ○ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَرِھُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ ○**﴾ ترجمہ: ”ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا کیوں کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔“ (سورہ محمد، آیت نمبر 8-9)[1]

---

[1] ملاحظہ ہو: نواقض اسلام، از شیخ الاسلام علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ، مطبوعہ دار الداعی للنشر والتوزیع، الریاض، سعودی عرب

کسی آیت یا حکم کو ناپسند کرنے کی ایک صورت تو بلا واسطہ ہے مثلاً کوئی شخص حجاب کی آیت یا حکم کو ناپسند کرے، اس کی دوسری صورت بالواسطہ ہے مثلاً کوئی شخص براہ راست حجاب کو تو برا نہ کہے لیکن کفار کے ہاں رائج بے حجابی کو حجاب سے بہتر سمجھے ان دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت، ایک حکم، ایک قانون یا ایک فیصلے کو ناپسند کرنا سارے قرآن مجید کی آیات، احکام، قوانین اور فیصلوں کو ناپسند کرنے کے برابر ہے۔

شریعت اسلامیہ کے احکام اور قوانین کے مقابلے میں دوسرے قوانین کو بہتر سمجھنے والے شخص کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے شیخ الاسلام علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے درج ذیل پانچ صورتوں میں سے کسی بھی ایک صورت پر یقین رکھنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

1. جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ انسانوں کے وضع کردہ قوانین اور نظامہائے حیات اسلامی شریعت سے بہتر ہیں یا ان کے برابر ہیں یا ان کے مطابق فیصلے قبول کرنے جائز ہیں، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے چاہے اس کا عقیدہ یہی ہو کہ اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا بہتر ہے۔
2. وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ بیسویں صدی میں اسلام پر عمل کرنا ممکن نہیں یا مسلمانوں کا اسلام پر عمل کرنا مسلمانوں کی پسماندگی کا باعث ہے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
3. وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ دین اسلام، بندے اور رب کے درمیان (ذاتی) تعلق تک محدود ہے اور زندگی کے دیگر مسائل سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
4. وہ شخص جو یہ کہتا ہے کو چور کا ہاتھ کاٹنا، یا شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا عصر حاضر میں مناسب نہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
5. وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ دنیاوی معاملات اور شرعی حدود میں غیر اسلامی قانون کا فیصلہ قبول کرنا جائز ہے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے خواہ اس کا عقیدہ یہ نہ ہو کہ غیر اسلامی قانون اسلامی شریعت سے بہتر ہے۔[1]

امر واقعہ یہ ہے کہ دین کا معاملہ بڑا نازک ہے کوئی کھیل اور تماشا نہیں کہ محض اپنی پسند یا ناپسند کے مطابق کسی حکم پر عمل کر لیا جائے اور کسی کو ترک کر دیا جائے یا کسی کو اچھا سمجھ لیا جائے اور کسی کو برا کہہ دیا جائے

[1] ملاحظہ ہو : نواقض اسلام، از شیخ الاسلام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ، مطبوعہ دارالداعی للنشر والتوزیع، الریاض، سعودی عرب

اللہ تعالیٰ کا یہ مطالبہ ہے ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 208) شریعت کے بعض حصوں پر ایمان لانا اور بعض حصوں پر ایمان نہ لانا یہود و نصاریٰ کا فعل تھا جس کی انہیں سخت سزا دی گئی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤی اَشَدِّ الْعَذَابِ﴾ ترجمہ: ''کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو لوگ ایسا کریں گے ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوں اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 85) اہل ایمان کو اس قبیح جرم سے باز آ جانا چاہئے ورنہ ان کے لئے بھی وہی سزا ہوگی جو اہل کتاب کو دی گئی۔ دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں شدید ترین عذاب! فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ؟ ترجمہ: ''پس کیا تم اس جرم سے باز آتے ہو؟

قرآن مجید کی کسی ایک آیت یا حکم کا استہزاء کرنے کی سزا:

نزول قرآن کے وقت بھی بعض لوگ قرآنی آیات اور احکام کا مذاق اڑاتے تھے ان میں کافر، مشرک اور منافقین سبھی قسم کے لوگ شامل تھے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

1. اللہ تعالیٰ نے جب تحویل قبلہ کی آیت ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ ترجمہ: ''پس اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 144) نازل فرمائی تو اس کا یوں مذاق اڑایا گیا کہ سمجھ نہیں آتی محمد ﷺ کا صحیح قبلہ کس طرف ہے؟ اگر پہلا صحیح تھا تو اسے کیوں چھوڑا گیا اور اگر دوسرا صحیح ہے تو پھر پہلا غلط تھا اگر محمد ﷺ واقعی اللہ کی نبی ہوتے تو بیت المقدس کو چھوڑ کر بیت اللہ کو اپنا قبلہ نہ بناتے؟
2. انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دینے کے لئے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً﴾ ترجمہ: ''کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تا کہ اللہ اسے دگنا، چوگنا کر کے واپس کر دے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 245) تو اس کا یوں مذاق

اڑایا گیا کہ لیجئے صاحب! اب اللہ میاں بھی غریب ہو گئے اور قرض مانگنے لگے۔

③ جہنم کے داروغوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴾ ترجمہ: ''جہنم پر انیس داروغے مقرر ہیں۔'' (سورہ مدثر، آیت نمبر 30) ابو جہل نے اس کا یوں مذاق اڑایا کہ محمد ﷺ کے مددگار تو صرف انیس ہیں ہماری تعداد اتنی زیادہ ہے کہ دس دس یا سو سو آدمی بھی ایک داروغہ پر غالب آئیں تو کافی ہوں گے۔ ایک دوسرے کافر نے ٹھٹھا لگا کر کہا ''تم لوگ دو کو سنبھال لینا باقی سترہ کے لئے میں اکیلا کافی ہوں۔''

کفار، مشرکین اور منافقین کی یہ روش آج بھی جاری ہے آیات حدود کا مذاق آیات حجاب کا مذاق، آیات تعداد ازواج کا مذاق، آیات قیامت کا مذاق، آیات ثواب وعذاب کا مذاق، قرآنی آیات کے علاوہ بعض دیگر شرعی احکام مثلاً داڑھی، شرعی لباس، برقعہ، مسجد، مدرسہ اور نماز وغیرہ کا مذاق اڑانا تو اب ایک خاص طبقہ کا فیشن بن چکا ہے ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ قرآن مجید کی کسی آیت، حکم، قانون، یا فیصلے کا مذاق اڑانا نواقض اسلام میں سے ہے اور ایسا کرنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے ﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُ وْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ﴾ ترجمہ: ''ان سے کہو کیا تمہاری ہنسی، مذاق اللہ، اس کی آیات، اور اس کے رسول ﷺ ہی کے ساتھ تھی؟ اب بہانے نہ بناؤ ایمان لانے کے بعد تم کفر کر چکے ہو۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 65 تا 66)[1] پس ایسے شخص کی قیامت کی روز سزا وہی ہوگی جو کفار کی ہے یعنی ابدی جہنم ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ○﴾ ترجمہ: ''جہنم کی سزا انہیں اس لئے دی جائے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔'' (سورہ الکہف، آیت نمبر 156) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ ﴾ ترجمہ: ''اور جب ہماری آیات میں سے کوئی بات اس کے علم میں آئی تو وہ اس کا مذاق اڑانے لگتا ہے ایسے لوگوں کے لئے (قیامت کی روز) رسوا کن عذاب ہے۔'' (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 9)

رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک عیسائی مسلمان ہوا پڑھا لکھا ہونے کی وجہ سے وہ رسول

---

[1] نواقض اسلام، از شیخ الاسلام علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

اکرم ﷺ کے لئے وحی کی کتابت کرتا تھا بعد میں مرتد ہو گیا اور کہنے لگا "محمد ﷺ کو تو کسی بات کا پتہ ہی نہیں جو کچھ میں لکھ دیتا ہوں وہی قرآن بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی توہین کی بلکہ قرآن مجید کا استہزاء بھی کیا کہ "ایسی کتاب لکھنا تو کوئی مشکل بات نہیں ، میں بھی لکھ سکتا ہوں۔" اس مرتد کے ان گستاخانہ اور استہزائیہ کلمات کی اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں یہ سزا دی کہ جب اس کی موت واقع ہوئی تو عیسائیوں نے اسے قبر میں دفن کیا، لیکن اگلے روز قبر نے اسے نکال باہر پھینکا عیسائیوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید مسلمانوں نے انتقاماً ایسا کیا ہے دوبارہ اسے دفن کیا اگلے روز قبر نے پھر اسے باہر پھینک دیا۔ عیسائیوں نے تیسری مرتبہ اسے دفن کیا لیکن اگلے روز قبر نے اسے پھر باہر نکال پھینکا چنانچہ عیسائیوں نے اسے تدفین کے بغیر ہی چھوڑ دیا۔ [1]

پس اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اعتدال پسندی اور روشن خیالی کے شوق فضول میں اللہ کے حضور کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ کر بیٹھنا، نہ ہی اللہ کی آیات اور احکام کا مذاق اڑانے والوں سے کوئی تعلق یا میل جول رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں ذلت اور رسوائی مقدر ہو جائے اور آخرت میں حسرت و ندامت کے ساتھ روشن خیال لوگوں کی دوستی پر یہ کہہ کر آنسو بہانے پڑیں ﴿يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ﴾ ترجمہ: "کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی تو واقعی بدترین دوست تھا۔" (سورہ الزخرف، آیت نمبر 38)

قرآن مجید سے اعراض کی سزا:

اعراض، عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب منہ موڑنا یا منہ پھیرنا ہے، قرآن مجید سے اعراض کا ایک مطلب تو اس پر ایمان نہ لانا ہے جس سے انسان کافر ہو جاتا ہے لیکن ایمان لانے کے بعد قرآن مجید سے اعراض کی اور بھی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنا اور اس پر عمل نہ کرنا بھی اعراض ہے۔ قرآن مجید کے احکام اور مسائل کو سمجھنے کی کوشش نہ کرنا بھی اعراض ہے وسائل اور صلاحیت ہونے کے باوجود قرآن مجید کی تعلیم اور تدریس کا اہتمام نہ کرنا بھی اعراض ہے۔ بعض اہل علم نے قرآن مجید سے شفا حاصل نہ کرنے کو بھی اعراض میں شامل کیا ہے۔ پس جو شخص جس درجہ کے اعراض کا مجرم ہوگا

---

[1] بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام

اسی درجہ کی اسے سزا ملے گی۔

جہاں تک قرآن مجید پر ایمان نہ لانے کی سزا کا تعلق ہے اس کا ذکر قرآن مجید میں جا بجا کیا گیا ہے۔اس سزا کی ابتداء موت کے وقت سے ہی شروع ہوجاتی ہے روح قبض کرنے سے پہلے ہی فرشتے کافر کو مارنا پیٹنا شروع کردیتے ہیں۔(50:8)روح قبض کرنے کے بعد اس کی روح کے لئے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔(7 : 40)اور اسے آسمان کی بلندیوں سے زمین پر پٹخ دیا جاتا ہے۔(احمد) تدفین کے بعد اسے قبر میں آگ کا لباس، آگ کا بستر مہیا کیا جاتا ہے فرشتے اسے لوہے کے گرز مارنے پیٹنے کے لئے مقرر کردیئے جاتے ہیں۔بعض کافروں پر زہریلے سانپ مسلط کردیئے جاتے ہیں۔(ابویعلی) قیامت کے روز جب کافر اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو بعض کو سر کے بل چلنے کی سزا دی جائے گی۔(بخاری) بعض کو گونگا، بہرا اور اندھا بنا کر اٹھایا جائے گا۔(97:17) بعض کو فرشتے گھسیٹ کر میدان حشر میں لائیں گے (34:25) حساب کتاب کے بعد قرآن مجید پر ایمان نہ لانے والوں اور قرآن مجید کی تکذیب اور تکفیر کرنے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کے بدترین عذاب میں مبتلا کردیا جائے گا۔(71:39) یہ ہے بدترین سزا جو پہلے درجہ کا اعراض کرنے والوں کو دی جائے گی۔

ایمان لانے کے بعد اس سے غفلت برتنے یعنی اس کی تلاوت نہ کرنے ،اس کے احکام پر عمل نہ کرنے ،اپنی اولاد کو اس کی تعلیم نہ دینے ،اور عام لوگوں کی تدریس کا اہتمام نہ کرنے کے اعراض کی سزا، ہر انسان کے اعراض کے درجے کے مطابق ہوگی جس کی تفصیل یہ ہے۔

(ا) دنیا کی زندگی میں سزا:

1. **تکلیف دہ زندگی**: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ ترجمہ: ''اور جو شخص ہمارے ذکر (یعنی قرآن) سے منہ موڑے گا اس کے لئے تکلیف دہ زندگی ہوگی۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 124) تکلیف دہ زندگی سے مراد محض فقر و فاقہ اور محتاجی کی زندگی ہی نہیں بلکہ ایسی زندگی ہے جس میں انسان کو کبھی سکون اور چین نصیب نہ ہوسکے ڈھیروں مال و دولت ہونے کے باوجود یا اعلیٰ سے اعلیٰ منصب اور عہدہ ہونے کے باوجود انسان کے لئے جینا حرام ہوجائے ۔مثلاً ایسی بیماری کا لگ جانا جس میں زندگی کا چین اور سکون ختم ہوجائے یا نافرمان اور

نالائق اولاد کا پیدا ہونا یا گھر میں میاں بیوی کے درمیان بے اعتمادی اور لڑائی جھگڑے کی فضا پیدا ہو جانا یا والدین اور اولاد کے درمیان یا بہن بھائیوں کے درمیان بے اعتمادی اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جانا یا ایسے مقدمات میں پھنس جانا کہ دن رات کا سکون ختم ہو جائے یا زیادہ سے زیادہ دولت کی ایسی ہوس پیدا ہو جانا جس میں انسان کو اپنے بیوی بچوں اور دیگر اعزہ واقارب کا ہوش تک نہ رہے یا اونچے اور اعلیٰ مناصب کی ہوس لگ جانا جس میں انسان اپنی ساری زندگی کھپا دے یا اونچا اور اعلیٰ منصب حاصل ہونے کے بعد اس سے محرومی کا خوف لاحق ہو جانا، یہ تمام پریشانیاں دراصل تکلیف دہ زندگی ہی کی مختلف صورتیں ہیں، جن میں انسان قرآن مجید سے اعراض کے نتیجہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

قرآن مجید سے اعراض کی سزا کا یہ قانون ہر فرد کے لئے ہے خواہ کوئی بادشاہ ہے یا فقیر، پڑھا لکھا ہے یا ان پڑھ، کالا ہے یا گورا، امیر ہے یا غریب، مرد ہے یا عورت!

اللہ تعالیٰ کا یہ قانون جس طرح افراد کے لئے ہے اسی طرح اقوام کے لئے بھی ہے جو قوم بحیثیت مجموعی قرآن مجید سے غفلت اور بے رخی برتے گی اور اس کے احکام پر عمل نہیں کرے گی اس کے لئے بھی دنیا میں یہی سزا ہوگی۔ وطن عزیز میں مستحکم معیشت کے دعووٴں کے باوجود غربت اور فاقوں کی وجہ سے خودکشیاں، بدامنی، دھماکے، معصوم اور بے گناہ لوگوں کے قتل، دن دھاڑے گھروں میں ڈاکے، اغوا برائے تاوان، اغوا برائے زنا، منشیات کی بھرمار، فحاشی اور بے حیائی کے اڈے، جرائم کی کثرت، آفات سماوی، طوفان، زلزلے، بیماریاں، ایک طرف قحط سالی اور دوسری طرف کثرت باراں سے تباہی، غیر محفوظ سرحدیں، ہر وقت کفار کی دھمکیوں، سازشوں اور حملوں کا خوف، کیا یہ ساری باتیں قومی سطح پر تکلیف دہ زندگی ﴿مَعِيشَةً ضَنكًا﴾ کی نشاندہی نہیں کر رہیں؟ دراصل یہ ساری صورتیں سزا ہے قرآن مجید پر ایمان لانے کے بعد اس سے اعراض برتنے کی!

② **شیطان کا تسلط**: قرآن مجید سے اعراض کی دنیاوی زندگی میں دوسری سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص (یا پوری قوم) پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو مرتے دم تک اسے گمراہی کے راستے پر نہ صرف جمائے رکھتا ہے بلکہ اسے اس فریب میں مبتلا رکھتا ہے کہ تم جس راستے پر چل رہے ہو یہی صراط مستقیم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○ وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ○ ﴾

''اور جو شخص رحمٰن کے ذکر (قرآن مجید) سے غفلت برتتا ہے،ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے پھر وہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں (جبکہ) لوگ اپنی جگہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں۔'' (سورہ الزخرف، آیت 36-37)

جس شخص پر شیطان مسلط ہوگا ظاہر ہے وہ اس سے اللہ اور رسول e کی نافرمانی کے سارے کام کروائے گا۔ کفر، شرک، نفاق، ارتداد، بدعات، قتل وغارت، سودخوری، شراب نوشی، زناکاری، جوا، ظلم، چوری، ڈاکہ، دھوکہ، فریب، جھوٹ، بدعہدی وغیرہ۔ لیکن انسان پر مسلط ہونے کے بعد شیطان کا اصل کارنامہ وہی ہے جس کا آیت کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ شیطان انسان کو گمراہی کے راستے پر جما دیتا ہے پھر گمراہی کے راستے کو اس قدر خوشنما بنا دیتا ہے کہ انسان گمراہی کو ہی ہدایت سمجھنے لگتا ہے۔ باطل کو حق اور حق کو باطل سمجھنے لگتا ہے، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگتا ہے، نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھنے لگتا ہے، شیطان کے اس مکر وفریب کو اللہ تعالیٰ نے بعض دوسرے مقامات پر بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ ارشاد مبارک ہے: ﴿ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ﴾ ترجمہ: ''اور شیطان نے انہیں ان کے اعمال خوشنما بنا کر دکھائے۔'' (سورہ الانعام، آیت 43)[1]

یہ شیطانی تسلط کا ہی نتیجہ تھا کہ فرعون اپنے آپ کو ہدایت یافتہ اور موسیٰ علیہ السلام کو گمراہ سمجھتا تھا۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا ''میرا خیال ہے تم پر جادو کیا گیا ہے۔'' (یعنی تم راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہو۔) (سورہ بنی اسرائیل، آیت 101) اور اپنے بارے میں اس نے یہ کہا ''(اے میری قوم) میں تمہیں وہی بات سمجھاتا ہوں جو مناسب سمجھتا ہوں اور میں تم کو صرف نیکی کی بات ہی بتاتا ہوں۔'' (سورہ المؤمن، آیت 40) یعنی شیطان نے فرعون کو نبوت کا راستہ گمراہی کا راستہ بنا کر دکھایا اور کفر کا راستہ نیکی کا راستہ بنا کر دکھایا۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہودی سردار کعب بن اشرف مکہ گیا تو قریش مکہ نے اس سے دریافت کیا ''تمہارے نزدیک ہمارا دین بہتر ہے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں کا دین بہتر ہے؟ ہم ہدایت یافتہ ہیں یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھی ہدایت یافتہ ہیں؟'' کعب بن اشرف نے جواب دیا ''تم لوگ محمد

[1] بعض دوسرے مقامات یہ ہیں: 48:8, 63:16, 24:27, 38:29

(ﷺ) اور اس کے ساتھیوں سے زیادہ ہدایت یافتہ اور اعلیٰ دین پر ہو۔" یہ اندازِ فکر نتیجہ ہے اس شیطانی تسلط کا جس میں شیطان حق کو باطل اور باطل کو حق بنا کر دکھاتا ہے۔

آج بھی قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو شیطان نے اسی فریب میں مبتلا کر رکھا ہے، لہٰذا وہ حجاب کو جہالت اور بے حجابی کو ترقی پسندی سمجھتے ہیں، مخلوط محافل کو روشن خیالی اور غیر محرم مردوں اور عورتوں میں علیحدگی کو تنگ نظری کی علامت سمجھتے ہیں، ستر کو رجعت پسندی اور عریانی کو تہذیب جدید تصور کرتے ہیں، اسقاط اور ہم جنس پرستی جیسے افعال قبیحہ کو حقوق انسانی میں شمار کرتے ہیں اور قانون تعدد ازواج کو پسماندگی کی علامت قرار دیتے ہیں رقص وسرود اور موسیقی کو روح کی غذا اور شرم وحیا کو تاریک خیالی سمجھتے ہیں شرعی سزاؤں کو غیر مہذب اور فحاشی اور بے حیائی کو اعتدال پسندی سمجھتے ہیں، جہاد کو دہشت گردی اور دہشت گردی کو جہاد سمجھتے ہیں۔ ذلت اور رسوائی کو رواداری سمجھتے ہیں، عزت اور وقار کے راستے کو حماقت اور بے وقوفی کا راستہ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ بھی اِعراض قرآن کے جرم میں اُسی سزا میں مبتلا ہیں جس میں شیطان ہر برائی کو نیکی اور نیکی کو برائی بنا کر دکھاتا ہے حتی کہ تباہی اور ہلاکت کے کنارے پر پہنچ کر بھی شیطان اپنے شاگردوں کو یہی باور کراتا ہے "برخوردار! فکر نہ کرو تم جنت کی وادی میں پہنچ رہے ہو۔"

③ **ذلت اور رسوائی** : قرآن مجید سے اعراض کی تیسری سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد یا اقوام کو ذلت اور رسوائی سے دوچار کر دیتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: "اس کتاب کے ذریعے اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض لوگوں کو ذلیل اور رسوا کر دیتے ہیں۔" (مسلم) حدیث شریف کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ مسلمانوں کا من حیث القوم زوال اور عروج قرآن مجید سے وابستہ ہے۔ مسلمانوں نے جب بھی قرآن مجید پر عمل کیا تو انہیں عروج حاصل ہوا اور جب قرآن مجید پر عمل کرنا ترک کیا تو ذلیل اور رسوا ہوئے۔

عہد نبوی اور عہد صحابہ میں قرآن مجید کی تعلیم اور تدریس کا حکومتی سطح پر اہتمام تھا، کلیدی عہدوں پر تقرری کے لئے قرآن مجید کا عالم یا حافظ ہونا سب سے بڑا استحقاق (Merit) سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے سارے ارکان یا تو حافظ قرآن تھے یا عالم قرآن، جو تمام امور مملکت قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق چلاتے تھے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ چار دانگ عالم مسلمانوں کی عظمت کا ڈنکا بجتا تھا۔ قیصر

وکسریٰ اپنے ملکوں میں بیٹھے خوفزدہ تھے۔622ء میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسطنطنیہ کی تسخیر کے لئے لشکر بھیجا جس میں اسی سالہ بوڑھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ دوران مہم اللہ کو پیارے ہوگئے، چنانچہ انہیں سرزمین عدو میں ہی دفنا دیا گیا۔ قیصر روم کو خبر ملی تو اس نے اعلان کیا کہ اسلامی لشکر کی واپسی کے بعد میں میت کی ہڈیاں قبر سے نکال کر باہر پھینک دوں گا، قیصر کے اس گستاخانہ اعلان پر امیر لشکر نے جواب دیا ''اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ کی قسم! یادرکھ مسلمانوں کی وسیع وعریض سلطنت میں جتنے بھی گرجے ہیں ان سب کو منہدم کردیا جائے گا اور سارے عیسائیوں کی قبروں کو اکھاڑ پھینکا جائے گا۔'' قیصر نے جب یہ جواب سنا تو فوراً پیغام بھیجا ''میں تو محض تمہاری دینی غیرت اور حمیت کا امتحان لے رہا تھا، کنواری مریم کی قسم! ہم تمہارے نبی کے صحابی کی قبر کا احترام اور حفاظت کریں گے۔'' عہد صحابہ کے بعد جیسے جیسے مسلمانوں کا قرآن مجید سے اعراض بڑھتا گیا ویسے ویسے ان کی ذلت اور رسوائی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

قرآن مجید کے ساتھ آج ہمارے اعراض کا حال یہ ہے کہ سکولوں کے نصاب میں پہلے سے جو چند قرآنی سورتیں موجود تھیں وہ بھی حکومت نے زبردستی نکلوادی ہیں۔عقیدہ توحید، عقیدہ ختم نبوت، جہاد، حجاب، شرعی حدود، تعدادازدواج اور خاندانی نظام سے متعلق قرآن مجید کی آیات سے حکومت سخت پریشان ہے کہ کیسے ان سے (معاذ اللہ) جان چھڑائی جائے۔نصاب تعلیم کو مکمل طور پر سیکولر بنانے کے لئے آغا خان بورڈ جیسے ملحد ادارے کو سارے ملک کے نظام تعلیم پر مسلط کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، جن مدارس میں قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ان مدارس کا عرصہ حیات تنگ کرنے کے لئے کبھی ان پر چھاپے مارے جاتے ہیں کبھی ان کے وسائل محدود کرنے کا قانون بنایا جاتا ہے کبھی انہیں دہشت گردی کے مراکز قرار دیا جاتا ہے۔

حکومت کے کنٹرول میں موجود ذرائع ابلاغ کو فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کے لئے تو دن رات کے چوبیس گھنٹے میسر ہیں۔اگر نہیں تو قرآن مجید کی چند آیات کی تلاوت کرنے کا وقت میسر نہیں۔

سکولوں اور کالجوں میں ہر طرح کا نصاب پڑھانے کے لئے اساتذہ میسر ہیں اگر نہیں تو قرآن مجید پڑھانے کے لئے قراء میسر نہیں۔

عوامی سطح پر قرآن مجید سے اعراض کا حال یہ ہے کہ گھروں اور دکانوں سے، کھیتوں اور کھلیانوں سے، تفریح گاہوں اور پارکوں سے، ویگنوں اور بسوں سے ہر وقت غلیظ، گندے اور لچر گانوں کی بے ہنگم

آوازیں تو ہر وقت سنی جاسکتی ہیں لیکن قرآن مجید کی تلاوت کی آواز کہیں سے سنائی نہیں دیتی۔ الا ماشاء اللہ!

انفرادی اور اجتماعی سطح پر قرآن مجید سے اس اعراض کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ ارض مقدس فلسطین، کشمیر، افغانستان، عراق ہر جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ افغانستان، عراق گوانتاناموبے، امریکہ، اسرائیل اور ہندوستان کی جیلوں میں مسلمان قیدیوں پر بے پناہ تشدد اور ظلم ہو رہا ہے۔ مختلف بہانوں سے مسلمانوں کی مقدس کتاب کی جگہ جگہ بے حرمتی کی جارہی ہے۔ زنانہ کپڑوں، جرابوں اور جوتوں پر قرآنی آیات لکھ کر قرآن مجید کی بے حرمتی، پاؤں تلے روند کر قرآن مجید کی بے حرمتی، فاحشہ عورت کی پیٹھ پر سورہ النور کی آیات لکھ کر قرآن مجید کی بے حرمتی، متبرک اوراق پر پیشاب کر کے قرآن مجید کی بے حرمتی، اور حال ہی میں آنے والی خبر نے تو پوری امت مسلمہ کے سینے چھلنی کر دیئے ہیں۔ گوانتاناموبے کے عقوبت خانے میں امریکی جنرل فری ملر کی نگرانی میں قرآن مجید کا متبرک نسخہ بیت الخلاء میں ٹشو پیپر کے طور پر رکھ دیا گیا اور کم از کم ایک مکمل نسخہ بیت الخلاء میں بہا دیا گیا۔ ❶ لیکن افسوس کسی مسلمان حکمران کو اس پر احتجاج کرنے یا اس کی مذمت کرنے کی جرأت نہیں ہوسکی۔ یہ ذلت اور رسوائی نتیجہ ہے قرآن مجید سے اعراض کا!

قرآن مجید کے ساتھ گہرے تعلق کی وجہ سے کہاں وہ شان و شوکت، عزت اور عظمت کہ ایک مسلمان کی میت کا احترام کرنے پر کفار مجبور تھے اور کہاں قرآن مجید سے اعراض کے نتیجہ میں آج یہ ذلت اور رسوائی کہ پچاس سے زائد آزاد اسلامی ممالک اپنی مقدس کتاب کی حفاظت کرنے سے عاجز ہیں۔ ﴿یٰلَیۡتَنِیۡ مِتُّ قَبۡلَ ھٰذَا وَ کُنۡتُ نَسۡیًا مَّنۡسِیًّا﴾ ترجمہ: ''اے کاش! اس سے پہلے میں مر چکا ہوتا اور میرا نام و نشان تک نہ رہتا۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 23)

(ب) برزخی زندگی میں سزا:

قرآن مجید سے اعراض کی یہ سزا دنیا کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ اس کی سزا برزخ میں بھی بھگتنی پڑے گی جو شخص قرآن مجید سے غافل رہا اور قرآن مجید نہ پڑھا وہ قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کے جواب نہیں دے پائے گا اور فرشتے اسے ڈانٹ کر پوچھیں گے ((لاَ دَرَیۡتَ وَ لاَ تَلَیۡتَ)) ''تو نے جاننے کی کوشش نہ کی اور نہ ہی قرآن مجید کی تلاوت کی۔'' اس کے بعد فرشتے میت کو لوہے کے گرزوں سے مارنا شروع

❶ نیوز ویک 9 مئی 2005ء، بحوالہ ہفت روزہ غزوہ، 20 تا 26 مئی 2005ء

کریں گے اور قیامت تک وہ یہ سزا بھگتتا رہے گا۔(مفہوم حدیث بخاری)

(ج) آخرت میں سزا:

برزخ کے بعد آخرت میں بھی قرآن مجید سے اعراض کی سزا بھگتنی ہوگی جو برزخ کی سزا سے کہیں زیادہ شدید اور المناک ہوگی۔

پہلی سزا: آخرت میں سب سے پہلی سزا یہ ہوگی کہ اسے قبر سے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾

''اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا،اس کے لئے تکلیف دہ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔''(سورہ طٰہٰ،آیت 124)

دوسری سزا: قرآن مجید سے اعراض برتنے والوں کو دوسری سزا یہ دی جائے گی کہ خود رسول اللہ ﷺ ان کے خلاف استغاثہ دائر فرمائیں گے۔

﴿وَ قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾

''اور رسول کہے گا،اے میرے رب! بے شک میری قوم نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا تھا۔''(سورہ الفرقان،آیت 30)[1]

تیسری سزا: قرآن مجید سے اعراض کی تیسری سزا یہ ہوگی کہ خود قرآن مجید ایسے لوگوں کے خلاف گواہی دے گا۔ارشاد نبوی ﷺ ہے ((اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ)) یعنی ''قیامت کے روز قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔''(مسلم)

غور فرمایئے! جس آدمی کے خلاف رسول اکرم ﷺ اور خود قرآن مجید اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شکایت کریں گے اسے کون سی زمین پناہ دے گی اور کون سا آسمان اس کی مدد کرے گا؟

---

[1] یاد رہے قرآن مجید کو چھوڑنے سے مراد قرآن مجید پر ایمان نہ لانا بھی ہے اور ایمان لانے کے بعد اس کی تلاوت نہ کرنا،اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا،اس کے اوامر پر عمل نہ کرنا،اس کے نواہی سے باز نہ آنا،اسے چھوڑ کر کسی دوسری کتاب کو ترجیح دینا،قرآن مجید کے مطابق فیصلے نہ کرنا،قرآن مجید کی تعلیم و تدریس و تبلیغ ترک کر دینا اور قرآن مجید کی آیات سے اپنے بیماروں کا علاج نہ کرنا بھی قرآن مجید کو ترک کرنے میں شامل ہے۔واللہ اعلم بالصواب!

چوتھی سزا: چوتھی اور آخری سزا یہ ہوگی کہ اسے جہنم کے شدید ترین عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا۝﴾

''اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے اعراض برتے گا اللہ تعالیٰ اسے شدید ترین عذاب میں مبتلا کرے گا۔''(سورہ الجن،آیت 17)

یہ ہے سزا قرآن مجید سے اعراض اور غفلت برتنے کی دنیا میں، برزخ میں اور پھر آخرت میں......

ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل کرنے کے جس طرح فضائل اور فوائد بے حدوحساب ہیں ، اس سے اعراض اور غفلت کی سزا بھی اسی طرح شدید اور بے حدوحساب ہے۔پس ہمیں چاہئے کہ اگر ہم روزانہ ایک پارہ یا اس سے زائد تلاوت کرنے کی ہمت نہ رکھتے ہوں تو کم از کم اتنی تلاوت کو روزمرہ کا معمول ضرور بنالیں جس سے ہمارا شمار اعراض کے مجرموں میں نہ ہو، خواہ پانچ یا دس آیات ہی کیوں نہ ہوں ۔اگر ہم چوبیس گھنٹوں میں اتنا بھی نہ کر پائیں تو پھر ہمیں دنیا اور آخرت میں قرآن مجید سے غفلت اور اعراض کی اس سزا سے کون بچائے گا،جس کی وعید کتاب وسنت میں دی گئی ہے؟

ضعیف اور موضوع احادیث:

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیتِ اعمال کی تین شرائط ہیں۔

اولاً: عقیدہ شرک سے پاک ہو۔

ثانیاً: وہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا گیا ہو۔

ثالثاً: وہ عمل سنت کے مطابق ہو۔

ذخیرہ احادیث میں ضعیف اور موضوع احادیث کی موجودگی نے سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کے معاملے میں مسلمانوں کے لئے بہت سی مشکلات اور الجھنیں پیدا کر دی ہیں۔موضوع احادیث نے تو امت میں ایسے ایسے گمراہ فرقوں کو جنم دیا ہے جنہوں نے امت مسلمہ کو بڑے بڑے فتنوں سے دوچار کر دیا ہے۔

حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی ایسے دروغ گو اور کذاب لوگوں کے فتنہ سے بچنے کی تاکید فرمادی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ''آخری زمانے میں ایسے دجال اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لے کر آئیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادا نے، پس ایسے لوگوں سے اپنے آپ کو دور رکھنا تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کرنے پائیں اور فتنوں میں مبتلا نہ کریں۔ ❶ لہٰذا جہاں تک موضوع احادیث کا تعلق ہے انہیں تو بلا تامل رد کر دینا چاہئے اور کسی صورت ان پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ضعیف احادیث کے بارے میں بعض اہل علم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ترغیب (نیکی کی رغبت دلانا) وترہیب (گناہوں سے ڈرانا) اور فضائل ومناقب جیسے موضوعات میں ان پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہمیں درج ذیل وجوہات کی بناء پر اس موقف سے اتفاق نہیں۔

1. ضعیف احادیث سے استفادہ کا دروازہ اگر ایک دفعہ کھول دیا جائے، خواہ اس کی وجہ بظاہر انتہائی بے ضرر ہی کیوں نہ ہو، تو پھر اسے بند کرنا مشکل ہو جائے گا۔ ہم میں سے بعض ترغیب وترہیب یا فضائل ومناقب کے بارے میں ضعیف احادیث پر عمل کو جائز سمجھیں گے تو بعض مسائل اور احکام کے بارے میں ضعیف احادیث پر عمل کو جائز سمجھیں گے اور کچھ لوگوں کو عقائد کے معاملے میں ضعیف احادیث پر عمل کرنے کا جواز مل جائے گا۔ اس صورتحال میں عقائد وایمان اور پھر مسائل و احکام کے معاملہ میں ضعیف احادیث پر عمل کرنے والوں کو روکنے کا جواز کیا ہوگا؟ پس امت میں ضعیف احادیث کی وجہ سے پیدا ہونے والے بگاڑ کو روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس دروازے کو سرے سے کھولا ہی نہ جائے اور اسے مکمل طور پر بند رہنے دیا جائے۔
2. دوسری اہم بات یہ ہے کہ ذخیرہ احادیث میں عقائد وایمان اور مسائل واحکام کے ساتھ ساتھ ترغیب وترہیب اور فضائل ومناقب کے بارے میں صحیح اور حسن درجہ کی احادیث اس کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اگر انسان ان احادیث پر پوری طرح عمل کر لے تو اس کی نجات کے لئے ان شاء اللہ وہی کافی ہیں۔ صحیح اور حسن درجہ کی احادیث کی موجودگی میں ضعیف احادیث لینے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے؟

---

❶ مقدمہ صحیح مسلم

③ یہ بات تو بہر حال طے ہے کہ یقینی اور بھرپور اجر وثواب انہی اعمال کا ہے جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں اور جو اعمال صحیح احادیث سے ثابت نہ ہوں، ان کا اجر وثواب غیر یقینی ہے یقینی نہیں۔ یقینی اور غیر یقینی اجر وثواب والے اعمال میں سے کون سے اعمال کا انتخاب کرنا زیادہ دانشمندی ہے؟ غور فرمائیے! کسی منزل پر پہنچنے کے دو راستے ہوں، جن میں سے ایک یقینی ہو اور دوسرا غیر یقینی، دونوں میں سے آپ کون سا راستہ منتخب کریں گے؟ یقیناً وہی راستہ جو یقینی ہے!

مذکورہ بالا دلائل کی بنیاد پر ہمارا موقف یہ ہے کہ اعمال کی بنیاد صرف صحیح اور حسن درجہ کی احادیث کو ہی بنانا چاہئے۔ اس موقف کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے کتاب میں صرف صحیح اور حسن درجہ کی احادیث شامل کی ہیں۔ کتاب کے آخر میں قرآنی آیات اور سورتوں کے بارے میں ضعیف اور موضوع احادیث پر مشتمل ایک باب بھی شامل کر دیا گیا ہے تاکہ لوگ اپنا قیمتی وقت اور محنت ان اعمال پر ضائع نہ کریں جو صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔ وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلاَغ !

♑..... ♑..... ♑..... ♑

قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگ بڑی تیزی سے دینی اقدار سے بغاوت کریں گے آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''قیامت سے پہلے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ظاہر ہوں گے، ایک آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا شام کے وقت کافر ہوگا، شام کے وقت مومن ہوگا صبح کے وقت کافر ہو جائے گا، لوگ اپنا دین اور ایمان دنیا کے بدلے بیچ ڈالیں گے۔'' (ترمذی) اس بات پر تو ہمارا مکمل ایمان ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات من وعن پوری ہو کر رہے گی لیکن یہ بات کبھی ہمارے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ بعض دوسری علامتوں کی طرح اپنے عقائد اور دین وایمان سے پھرنے کی علامات بھی ہماری زندگی میں اس تیزی سے پوری ہوتی نظر آئیں گی۔ نظریہ پاکستان سے یوٹرن، جہاد سے یوٹرن، اسلامی اخوت اور بھائی چارے سے یوٹرن، شرعی حدود کے احکام سے یوٹرن، حجاب اور ستر جیسی اہم اسلامی اقدار سے یوٹرن، حتی کہ اپنے تابندہ اور تابناک ماضی سے یوٹرن!

جہاد (یعنی قتال) شرعی حدود، تعدد ازواج، ستر، حجاب اور خاندانی نظام جیسے احکام پر کفار کا اعتراض کرنا تو سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ وہ اسلام کے ازلی دشمن ہیں لیکن خود مسلمانوں کا ان احکام پر اعتراض

کرنا اوران کا مذاق اڑانا کسی المیہ سے کم نہیں ہے۔

''فضائل قرآن'' مرتب کرتے وقت خیال یہ تھا کہ قرآن مجید کی وہ آیات اوراحکام جن کو کفار نے نشانہ تضحیک بنا رکھا ہے، کو بھی شامل اشاعت کیا جائے گا، لیکن مسودہ مکمل ہونے کے بعد کتاب کی ضخامت اتنی زیادہ ہوگئی کہ اسے دوحصوں میں تقسیم کرنا پڑا، لہٰذا اب اگلی کتاب ''تعلیمات قرآن'' ہوگی جس میں انسانی حقوق، حقوق نسواں، خاندانی نظام، شرعی حدود، تعدادازدواج، حجاب، ستر اور جہاد جیسے موضوعات پر مشتمل آیات کی تفسیر وتشریح ہوگی۔ان شاءاللہ!

''فضائل قرآن'' مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنی مقدس کتاب کے حقیقی فضائل اور فیوض وبرکات سے آگاہ ہوں اور قرآن مجید کے ساتھ وہی تعلق قائم کریں جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا۔تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کو حرز جان بنائیں، اس کی تعلیم اور تدریس کو اپنی زندگی کا مشن سمجھیں اور عملی زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کریں۔

کتاب میں ہر اچھی بات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم اور توفیق کا نتیجہ ہے جبکہ خامیاں اور غلطیاں میرے نفس کے شر کے باعث ہیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور دست بستہ دعا ہے کہ وہ کتاب کے اچھے پہلوؤں کو شرف قبولیت سے نواز کر عوام الناس کے لئے نفع بخش بنائیں اور اس کے برے پہلوؤں کو اپنے احسان اور کرم سے معاف فرما کر مجھے اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین!

حسب سابق احادیث کے انتخاب میں صحتِ احادیث کا پورا اہتمام کیا گیا ہے، ان شاءاللہ! صحت ِحدیث کے معاملے میں زیادہ تر الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے۔حوالہ جات کے آخر میں نمبر موصوف کی کتب کے ہیں۔

سعودی عرب میں تفہیم السنہ کے ناشر مکتبہ بیت السلام کے مدیر محترم حافظ عابد الٰہی صاحب (برادرِ خورد حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ) ہیں۔کتاب وسنت کی دعوت اور اشاعت کے سلسلے میں بہت ہی متحرک اور فعال شخصیت ہیں۔حدیث شریف سے محبت کی وجہ سے ''تفہیم السنہ'' کی اشاعت میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔میں ان کا اور مکتبہ بیت السلام کے دیگر کارکنان کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وآخرت میں بہترین اجر سے نوازے۔آمین!

واجب الاحترام علماء کرام کا بھی شکر گزار ہوں جو کتاب کی تیاری میں میری معاونت اور مشاورت فرماتے ہیں اوران احباب کا بھی شکر گزار ہوں جو کتاب وسنت کی دعوت اور اشاعت میں قدم بقدم میرے معاون اور مددگار ہیں۔آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ تفہیم السنہ کو مؤلف،ناشر،تقسیم کنندگان معاونین اورقارئین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور روز آخر اللہ تعالیٰ کی رضا وبخشش کے حصول کا ذریعہ بنائے۔آمین!

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
29جمادی الاول 1426ھ
الریاض،سعودی عرب

مَعْنَى الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ

قرآن کریم کا معنی

مَسئلہ 1 قرآن کا مطلب ہے پڑھنا۔

﴿اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَه، وَ قُرْاٰنَهٗ ○ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ○﴾ (18-17:75)

''بے شک اس قرآن کو یاد کرانا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے پس جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو اس کے بعد آپ پڑھیں۔'' (سورہ القیٰمۃ، آیت نمبر 17-18)

وضاحت : اہل علم نے قرآن کے معانی میں اختلاف کیا ہے۔بعض اقوال درج ذیل ہیں:

① قرآن......کلام الٰہی کا اسی طرح ایک نام ہے جس طرح تورات اور انجیل نام ہیں۔(امام شافعی رحمہ اللہ)

② قرآن......کا مادہ ق-ر-ن ہے۔ قَـرَن کا مطلب ہے''ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا۔'' قرآن مجید کی آیات اور سورتیں باہم ملی ہوئی ہیں اس لئے اسے قرآن کہا گیا ہے۔(امام اشعری رحمہ اللہ)

③ قرآن......کا مادہ ق-ر-ء ہے۔قَرَءَ کا مطلب ہے''اس نے جمع کیا۔'' قرآن کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ اس میں سابقہ کتب کی تعلیمات کو جمع کیا گیا ہے۔(علامہ زجاج رحمہ اللہ)

④ قرآن......کا مادہ ق-ر-ء ہے۔قَرَءَ کا مطلب ہے''اس نے پڑھا۔'' قرآن کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ بار بار پڑھا جاتا ہے۔(علامہ اللحیانی رحمہ اللہ) یہی چوتھا قول اہل علم کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔[1]

❀❀❀

[1] علوم القرآن، از ڈاکٹر صبحی صالح، ترجمہ غلام احمد حریری رحمہ اللہ

اَسْمَاءُ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ

قرآن مجید کے نام

مَسئلہ 2 قرآن مجید کے آٹھ نام درج ذیل ہیں:

① اَلْقُـــرْآنُ

﴿ اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ○ ﴾(55:1-2)

''وہ رحمٰن ہے جس نے قرآن سکھایا۔'' (سورہ الرحمٰن، آیت نمبر 1-2)

② اَلْکِـــتَابُ (لکھا گیا)

﴿ الٓمّٓ ○ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لاَ رَیْبَ فِیْهِ ج ○ ﴾(2:1-2)

''الم، یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔'' (سورہ البقرۃ، آیت نمبر 1-2)

③ اَلْـفُـــرْقَانُ (فرق کرنے والا)

﴿ تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا○ ﴾(25:1)

''برکت والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تا کہ سارے جہان والوں کے لئے خبردار کرنے والا ہو۔'' (سورہ الفرقان ، آیت نمبر 1)

④ اَلــــذِّکْرُ (نصیحت)

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ○ ﴾(15:9)

''بے شک یہ ذکر ہم نے ہی نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' (سورہ الحجر، آیت نمبر 9)

⑤ اَلـــتَّنْزِیْلُ (نازل شدہ)

﴿ وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ﴾(192:26)

''بے شک یہ نازل کردہ ہے رب العالمین کی طرف سے۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 192)

⑥ اَلْـحَقُّ (حق اور سچ)

﴿ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○ ﴾(3:32)

''کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد نے قرآن مجید خود گھڑ لیا ہے نہیں بلکہ یہ تو حق ہے تیرے رب کی طرف سے تاکہ تو خبردار کرے ان لوگوں کو جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا۔ شاید وہ ہدایت پا جائیں۔'' (سورہ السجدہ، آیت نمبر 3)

⑦ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ (بہترین کلام)

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ ○ ﴾(23:39)

''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے۔'' (سورہ الزمر، آیت نمبر 23)

⑧ بُـرْهَـانٌ (واضح دلیل)

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ○ ﴾ (174:4)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آ گئی اور ہم نے تمہاری طرف صاف راستہ دکھانے والا نور (یعنی قرآن) بھیج دیا ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 174)

مسئلہ 3 قرآن مجید کے سترہ صفاتی نام درج ذیل ہیں:

① مَجِـيْدٌ (نفع بخشنے والا)

﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ○ ﴾(1:50)

''ق قسم ہے نفع بخشنے والے قرآن کی۔'' (سورہ ق، آیت نمبر 1)

② كَـرِيْـمٌ (عزت والا)

﴿ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ ﴾(77:56)

''بے شک وہ قرآن بلند مرتبہ والا ہے۔''(سورہ الواقعہ، آیت نمبر 77)

③ عَظِـــیْمٌ (عظمت والا)

﴿ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ ○ ﴾(87:15)

''ہم نے تجھے بار بار دھرائی جانے والے سات (آیات) اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔''(سورہ الحجر، آیت نمبر 87)

وضاحت : بار بار دہرائی جانے والی سات آیات سے مراد سورہ فاتحہ ہے۔

④ عَــزِیْــزٌ (بے مثال اور نادر)

﴿ وَ اِنَّهٗ لَكِتَابٌ عَزِیْزٌ ○ ﴾(41:41)

''اور بے شک یہ قرآن ایک بے مثال اور نادر کتاب ہے۔''(سورہ حٰم السجدہ، آیت نمبر 41)

⑤ نُـــوْرٌ (روشنی)

﴿ قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِیْنٌ ○ ﴾(15:5)

''اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور کھلی کتاب آ چکی ہے۔''(سورہ المائدۃ، آیت نمبر 15)

⑥ مَــوْعِظَـــةٌ (ایسی نصیحت، جس میں ڈرایا جائے)

⑦ شِـــفَاءٌ (شفاء)

⑧ هُـــدًی (ہدایت)

⑨ رَحْمَـــةٌ (رحمت)

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ تْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ○ ﴾(57:10)

''اے لوگو ! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے اس میں دلوں کے امراض کی شفاء ہے، ہدایت اور رحمت ہے اہل ایمان کے لئے۔''(سورہ یونس، آیت نمبر 57)

⑩ مُــبَارَكٌ (برکت والا)

﴿ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ﴾(155:6)

''اور یہ کتاب ہم نے نازل فرمائی ہے جو برکت والی ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو امید ہے تم پر رحم کیا جائے گا۔'' (سورہ الانعام، آیت نمبر 155)

⑪ مُبِیْنٌ (کھول کر بیان کرنے والا)

﴿ الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾(1:15)

''الٓـــرٰ، یہ آیات ہیں کتاب کی اور اس قرآن کی جو اپنے احکام کھول کر بیان کرنے والا ہے۔'' (سورہ الحجر، آیت نمبر 1)

⑫ حَكِيْمٌ (حکمت سے لبریز)

⑬ عَلِيٌّ (بلند مرتبہ)

﴿ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَ اِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ ﴾ (4-3:43)

''ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں بنایا ہے تا کہ تم لوگ اسے سمجھو اور یہ ام الکتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج ہے جو ہمارے ہاں بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب ہے۔'' (سورہ الزخرف، آیت نمبر 3-4)

⑭ بَشِيْرٌ (بشارت دینے والا)

⑮ نَذِيْرٌ (ڈرانے والا)

﴿كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝﴾ (4-3:41)

''عربی زبان میں قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں اور جو علم رکھنے والوں کے لئے (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (ایمان نہ لانے والوں کو جہنم سے) ڈرانے والا ہے لیکن بیشتر لوگوں نے اس قرآن سے منہ موڑا اور وہ سنتے ہی نہیں۔'' (سورہ حٰم السجدہ، آیت نمبر 3-4)

⑯ مُصَدِّقٌ (تصدیق کرنے والا)

⑰ مُهَيْمِنٌ (حفاظت کرنے والا)

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (5:48)

’’اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی حفاظت کرنے والی ہے، لہٰذا تم اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو۔‘‘ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 48)

☪☪☪

تَـــاثِیْـــرُ الْقُـــرْآنِ

قرآن مجید کی تاثیر

مَسئلہ 4 اگر قرآن مجید پہاڑ جیسی عظیم مخلوق پر نازل کیا جاتا تو وہ بھی خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔

﴿ لَوْ اَنْزَلْنَاهٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَه' خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ط﴾(21:59)

''اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔'' (سورہ حشر، آیت نمبر 21)

مَسئلہ 5 قرآنی آیات سن کر بعض حق پسند غیر مسلموں کی آنکھوں میں بھی آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

﴿ وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ○ ﴾(5:83)

اور جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو اس کے رسول کی طرف نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں اور وہ پکار اٹھتے ہیں ''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 83)

مَسئلہ 6 قرآنی آیات سن کر اہل ایمان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔

﴿ وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ○ الَّـذِیْـنَ اِذَا ذُکِـرَ الـلّٰـهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ ﴾(22:34-35)

''اے محمد ﷺ! بشارت دے دو جو عاجزی اختیار کرنے والے ہیں جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر

سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں جو مصیبت ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔'' (سورہ حج، آیت نمبر 34-35)

مَسئلہ 7 قرآن مجید کے اثر سے پڑھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

مَسئلہ 8 قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے والوں کے دل نرم پڑجاتے ہیں۔

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَ قُلُوۡبُهُمۡ اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ۞ ﴾ (23:39)

''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے۔قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کے سارے مضامین ایک جیسے ہیں (جن میں کوئی تضاد نہیں) اور بار بار دہرائے گئے ہیں اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں (اسے پڑھتے ہوئے) ان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہوکر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہوجاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس قرآن مجید کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔'' (سورہ الزمر، آیت نمبر 23)

مَسئلہ 9 قرآنی آیات سن کر اہل ایمان کے ایمان میں اور اضافہ ہوجاتا ہے۔

﴿ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَ اِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۞ ﴾ (2:8)

''مومن وہ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر کانپ اٹھتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔'' (سورہ الانفال، آیت نمبر 2)

مَسئلہ 10 اہل علم قرآن مجید سن کر روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں۔

مَسئلہ 11 قرآن مجید اپنے سننے والوں کے خشوع وخضوع میں اضافہ کرتا ہے۔

﴿ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ○ وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ○ وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ○ ﴾(17:107-109)

اے محمد (ﷺ)!ان سے کہہ دوتم اسے مانو یا نہ مانو جن لوگوں کواس سے پہلے علم دیا گیا ہے انہیں جب یہ سنایا جاتا ہے تو وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں ''پاک ہے ہمارا رب اس کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا''اور وہ منہ کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اسے سن کر ان کا خشوع وخضوع اور بڑھ جاتا ہے۔''(سورہ نبی اسرائیل،آیت نمبر 107 تا 109)

مسئلہ 12 **قرآن مجید کی بعض سورتوں نے رسول اکرم ﷺ کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا۔**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ﷛ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَدْ شِبْتَ قَالَ ((شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نباء اور سورہ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 13 **سورہ نجم کی تلاوت کے بعد رسول اکرم ﷺ نے سجدہ تلاوت کیا تو مسلمانوں کے علاوہ مشرکین مکہ بھی عالم بے خودی میں سجدہ میں گر گئے۔**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

---

[1] ابواب التفسير القرآن ، باب سورة الواقعة ، رقم الحديث 3297

[2] كتاب التفسير ، سورة النجم باب فاسجدوا لله واعبدوا، رقم الحديث 4862

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سورہ نجم کی تلاوت کے بعد سجدہ کیا تو آپ ﷺ کے ساتھ سارے مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 14 قریشی سردار عتبہ بن ربیعہ نبی اکرم ﷺ سے مذاکرات کرنے آیا لیکن سورہ فصلت کی آیات سن کر اس قدر متاثر ہوا کہ کچھ کہے سنے بغیر ہی واپس پلٹ گیا اور سرداران قریش سے کہا'' واللہ! قرآن شاعری ہے نہ کہانت۔''

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ اَنَّ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَ سَيِّدًا حَلِيْمًا قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ نَادِى قُرَيْشٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَحْدَهُ فِي الْمَسْجِدِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ! اَلاَ اَقُوْمُ اِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَاُكَلِّمُهُ وَاَعْرِضُ عَلَيْهِ اَمُوْرًا لَعَلَّهُ يَقْبَلُ بَعْضُهَا فَنُعْطِيْهِ اِيَّاهَا وَيَكُفُّ عَنَّا وَذٰلِكَ حِيْنَ اَسْلَمَ حَمْزَةُ ﷺ وَرَاَوْا اَصْحَابُ ﷺ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُوْنَ وَيَكْثُرُوْنَ فَقَالُوْا بَلٰى : يَا اَبَا الْوَلِيْدِ ! فَقُمْ اِلَيْهِ وَكَلِّمْهُ فَقَامَ عُتْبَةُ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّكَ مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتَ مِنَ الشَّطْرِ فِي الْعَشِيْرَةِ وَالْمَكَانِ فِي النَّسَبِ وَاِنَّكَ قَدْ اَتَيْتَ قَوْمَكَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ فَرَّقْتَ جَمَاعَتَهُمْ وَسَفَهْتَ بِهٖ اَحْلاَمَهُمْ وَعِبْتَ بِهٖ آلِهَتَهُمْ وَدِيْنَهُمْ ، وَكَفَرْتَ بِهٖ مِنْ مَّضٰى مِنْ آبَاءِ هِمْ فَاسْمَعْ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْرِضَ عَلَيْكَ اُمُوْرًا تَنْظُرُ فِيْهَا لَعَلَّكَ تَقْبَلُ مِنْهَا بَعْضُهَا قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا اَبَا الْوَلِيْدِ ! اَسْمَعُ)) قَالَ : يَا بْنَ اَخِيْ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا تُرِيْدُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ مَالاً ، جَمَعْنَا لَكَ مِنْ اَمْوَالِنَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَكْثَرُنَا مَالاً وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ بِهٖ شَرْفًا ، سَوَّدْنَاكَ عَلَيْنَا حَتّٰى لاَ نَقْطَعُ اَمْرًا دُوْنَكَ ، وَاِنْ كُنْتَ تَرِيْدُ بِهٖ مَلِكًا مَلَّكْنَاكَ عَلَيْنَا ،وَاِنْ كَانَ هٰذَا الَّذِيْ يَاتِيْكَ رِئْيًا تَرَاهُ لاَ تَسْتَطِيْعَ رَدَّهُ عَنْ نَفْسِكَ ، طَلَبْنَا لَكَ الطِّبَ وَبَذَلْنَا فِيْهِ اَمْوَالَنَا حَتّٰى نَبْرَئَكَ مِنْهُ فَاِنَّهُ رُبَمَا غَلَبَ التَّابِعُ عَلَى الرَّجُلِ حَتّٰى يَتَدَاوٰى مِنْهُ اَوْ كَمَا قَالَ لَهُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ عُتْبَةُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَفَرَغْتَ يَا اَبَا الْوَلِيْدَ؟)) قَالَ : نَعَمْ ! قَالَ : ((اِسْمَعْ مِنِّيْ)) ، قَالَ : اَفْعَلُ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿حٰمٓ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ كِتَابٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ○﴾ فَمَضٰى

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُهَا فَلَمَّا سَمِعَ بِهَا عُتْبَةُ اَنْصَتَ لَهَا وَالْقَى بِيَدَيْهِ خَلْفَهُ اَوْ خَلْفَ ظَهْرِهٖ مُعْتَمِدًا عَلَيْهَا لِيَسْمَعَ مِنْهُ ، حَتّٰى انْتَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى السَّجْدَةِ فَسَجَدَهَا ثُمَّ قَالَ : ((سَمِعْتَ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ ؟)) قَالَ : سَمِعْتُ قَالَ ((فَاَنْتَ وَذَاكَ)) ثُمَّ قَامَ عُتْبَةُ اِلَى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ نَّحْلِفُ بِاللّٰهِ لَقَدْ جَاءَ كُمْ اَبُوْ الْوَلِيْدَ بِغَيْرِ الْوَجْهِ الَّذِىْ ذَهَبَ بِهٖ فَلَمَّا جَلَسُوْا اِلَيْهِ قَالُوْا : مَا وَرَاءَ كَ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ ؟ قَالَ : وَرَائِىْ اَنِّىْ وَاللّٰهِ قَدْ سَمِعْتُ قَوْلاً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهٗ قَطُّ ، وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِالشِّعْرِ وَلاَ الْكَهَانَةِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ! اَطِيْعُوْنِىْ وَاجْعَلُوْهَا بِىْ خَلَوْا بَيْنَ هٰذَا الرَّجُلِ وَبَيْنَ مَا هُوَ فِيْهِ وَاعْتَزِلُوْهُ فَوَاللّٰهِ ! لَيَكُوْنَنَّ لِقَوْلِهِ الَّذِىْ سَمِعْتُ نَبَا ، فَاِنْ تُصِبْهُ الْعَرَبُ فَقَدْ كَفَيْتُمُوْهُ بِغَيْرِكُمْ وَاِنْ يَظْهَرَ عَلَى الْعَرَبِ فَمُلْكُهٗ مُلْكُكُمْ وَعِزُّهٗ عِزُّكُمْ وَكُنْتُمْ اَسْعَدَ النَّاسِ بِهٖ قَالُوْا سَحَرَكَ وَاللّٰهِ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ بِلِسَانِهٖ قَالَ : هٰذَا رَاْيِىْ لَكُمْ فَاصْنَعُوْا مَا بَدَا لَكُمْ .ذَكَرَهُ ابْنِ كَثِيْرٌ[1]

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عتبہ بن ربیعہ اپنی قوم کا حلیم الطبع سردار تھا ایک روز رسول اکرم ﷺ مسجد حرام میں اکیلے تشریف فرما تھے اور عتبہ قریش کی مجالس میں موجود تھا کہنے لگا ’’حضرات! کیوں نہ محمد ﷺ کے پاس جا کر میں بات چیت کروں اور ان کے سامنے بعض باتیں رکھوں ہوسکتا ہے وہ کوئی بات قبول کرلیں جو کچھ وہ قبول کرلیں گے اس پر ان سے سودے بازی کر کے ہم انہیں اپنے ہاں (دعوت سے) روک دیں گے یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایمان لا چکے تھے اور مشرکین کو اندازہ ہو چکا تھا کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھی دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں، حاضرین مجلس نے کہا ’’ابو ولید! کیوں نہیں! ضرور جا کر بات کرو چنانچہ عتبہ اٹھا رسول اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا ’’اے میرے بھتیجے! ہمارے درمیان تمہیں جو مقام اور مرتبہ حاصل ہے اور جو بلند پایہ نسب ہے وہ تمہیں معلوم ہی ہے اب تم اپنی قوم کے پاس بہت نازک معاملہ لے آئے ہو جس نے قوم کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا ہے قوم کے بزرگوں کو تم نے احمق قرار دے دیا ہے ان کے معبودوں اور ان کے دین میں عیب نکالنے شروع کر دیئے ہیں ان کے گزرے ہوئے آباؤ اجداد کو کافر بنانا شروع کر دیا ہے میری بات سنو! میں تمہارے سامنے کچھ باتیں رکھتا ہوں ان پر غور و فکر کرو، ممکن ہے ان میں سے کوئی بات تمہیں پسند آ جائے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ’’ابو ولید! بات کرو، میں سنتا ہوں عتبہ نے کہا ’’بھتیجے! یہ دعوت جسے تم لے کر آئے ہو اگر اس سے تمہارا

[1] البداية و النهاية الجزء الثالث رقم الصفحة 69-70

مقصد مالدار بننا ہے تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ تم ہم سب سے زیادہ مالدار بن جاؤ اگر تم اس دعوت کے ذریعے عزوشرف حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا لیتے ہیں تمہارے بغیر ہم کسی معاملے کا فیصلہ نہیں کریں گے، اگر تم بادشاہ بننا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں اور اگر یہ جن بھوت جو تمہارے پاس آتا ہے جسے تم دیکھتے ہو اور اپنے آپ سے دور نہیں کر سکتے اس کا اثر ہے تو ہم اس کا علاج کرا دیتے ہیں اور اس کے لئے اتنا مال خرچ کریں گے کہ تم بالکل تندرست ہو جاؤ گے۔ (یاد رکھو) کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن بھوت آدمی پر سوار ہو جاتا ہے اور اس کا علاج کروانا پڑتا ہے عتبہ اور بھی باتیں کرتا رہا جب باتیں ختم کر چکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اچھا، اب ذرا میری بات بھی سن لو! رسول اکرم ﷺ نے سورہ فصلت (حم السجدہ) کی تلاوت شروع کی ﴿ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○﴾ (41:1-3) (ترجمہ) ''حٰم، یہ قرآن مجید رحمان ورحیم ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں یہ عربی زبان میں قرآن ان لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے جو علم رکھتے ہیں ......رسول اکرم ﷺ جب سورہ فصلت کی آیات تلاوت فرما رہے تھے عتبہ چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے ٹیک کر سنتا رہا جب آپ ﷺ سجدے کی آیت پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور فرمایا ''ابو ولید! میری بات تم نے سن لی؟'' عتبہ نے کہا ''ہاں! سن لی'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اب تم جانو اور تمہارا کام'' عتبہ اٹھا اور اہل مجلس کے پاس آیا مشرکین نے عتبہ کو دیکھ کر آپس میں کہا ''ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ابو ولید ہمارے پاس وہ چہرہ لے کر نہیں آ رہا جو لے کر گیا تھا۔'' جب عتبہ آ کر بیٹھ گیا تو لوگوں نے پوچھا ''اے ابو ولید! اُدھر کی خبر سناؤ'' عتبہ نے کہا ''اُدھر کی خبر یہ ہے کہ واللہ! میں نے ایسا کلام سنا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا واللہ! وہ کلام نہ شاعری ہے نہ کہانت، میری مانو تو اس آدمی کو اس کے حال پر چھوڑ دو اور اسے کچھ نہ کہو، واللہ! اس کلام کے ذریعے کوئی زبردست معرکہ برپا ہوگا اگر اسے عربوں نے مار ڈالا تو تمہارا مقصد بدنامی مول لئے بغیر حاصل ہو جائے گا اور اگر یہ عرب پر غالب آ گیا تو اس کی حکومت تمہاری حکومت ہوگی اس کی عزت تمہاری عزت ہوگی اور تمہارے لئے اس کا وجود زیادہ باعث سعادت ہوگا۔'' مشرکین نے کہا ''ابو ولید! واللہ تم پر بھی اس کی زبان کا جادو چل گیا ہے۔'' عتبہ نے کہا ''یہ میری رائے ہے اب تم جو چاہو کرو۔'' یہ واقعہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں بیان کیا ہے۔

مَسئلہ 15 قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی شہد اور گھی جیسی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اَرٰى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ ﷺ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاللّٰهِ ! لَتَدَعَنِّيْ فَلَاَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْبُرْهَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ ﷺ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِيْ يَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِيْنُهُ وَاَمَّا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اس سے اپنے ہاتھوں کے لپ میں لے رہے ہیں کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ!'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ ﷺ پر قربان واللہ! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیجئے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا! بتاؤ۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ''بادل تو اسلام ہے اور بادل سے ٹپکنے والے گھی اور شہد سے مراد قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی ہے اور کم یا زیادہ حاصل کرنے سے مراد قرآن مجید کم یا زیادہ یاد کرنا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 16 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو مشرکین مکہ کی عورتیں اور بچے سننے کے لئے ہجوم کر لیتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 282 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[1] كتاب الرؤيا، باب في تاويل الرؤيا ، رقم الحديث 5928

فَضْــلُ الْقُــرْآنِ الْمَجِيْدِ

قرآن مجید کے فضائل

مسئلہ 17 قرآن مجید کے نزول کی رات (لیلۃ القدر) میں عبادت کا ثواب ہزار ماہ (یا 83 سال) کی عبادت کے ثواب سے زیادہ ہے۔

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ ﴾(97:1-3)

''بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور تو کیا جانے کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔'' (سورہ القدر، آیت نمبر 1 تا 3)

مسئلہ 18 قرآن مجید کی تعلیم، تدریس، تبلیغ اور اس پر عمل جہاد کبیر ہے۔

﴿ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝ ﴾(52:25)

''(اے محمد) کافروں کی باتیں نہ مان اور اس قرآن کے ساتھ ان کے خلاف جہاد کر بڑا جہاد۔''

(سورہ الفرقان، آیت نمبر 52)

مسئلہ 19 اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے۔

﴿ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ﴾ (231:2)

''اور یاد کرو اس نعمت کو جو اس نے تم کو عطا کی اور اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس نے کتاب (یعنی قرآن) اور حکمت (یعنی حدیث) سے جو کچھ نازل کیا ہے اسے یاد رکھو۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 231)

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ لا وَ هُدًى وَّ

رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ○ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَ بِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ○﴾ (58-57:10)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وعظ (اور نصیحت یعنی قرآن مجید) آ گیا۔ اس میں دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور جو اس پر ایمان لے آئیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اے نبی کہو، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور مہربانی ہے کہ اس نے قرآن نازل فرمایا اس پر لوگوں کو خوشی منانی چاہئے قرآن مجید ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ اکٹھا کر رہے ہیں۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 57-58)

مَسئله 20 قرآن مجید کی آیات یا الفاظ میں ردو بدل قیامت تک ممکن نہیں۔

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ○﴾ (9:15)

''بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' (سورہ الحجرات، آیت نمبر 9)

مَسئله 21 قرآن مجید میں بیان کئے گئے عقائد، واقعات اور حقائق کو قیامت تک کوئی غلط ثابت نہیں کر سکتا۔

مَسئله 22 قرآن مجید کی تعلیمات کو پھیلنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

﴿لَا يَاۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَ لَا مِنۡ خَلۡفِهٖ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ حَكِيۡمٍ حَمِيۡدٍ ○﴾ (42:41)

''باطل نہ آگے سے اس (قرآن) پر حملہ آور ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ یہ نازل کردہ ہے اس کی طرف سے جو حکمت والا ہے اور تعریف کے لائق ہے۔'' (سورہ حٰم السجدہ، آیت نمبر 42)

مَسئله 23 قرآن مجید کی سبع طوال سورتیں تورات کے برابر ہیں۔

مَسئله 24 قرآن مجید کی مئین سورتیں زبور کے برابر ہیں۔

مَسئله 25 قرآن مجید کی سورہ فاتحہ انجیل کے برابر ہے۔

مَسئله 26 قرآن مجید کی مفصل سورتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے

رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائیں۔

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ؓ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اُعْطِيْتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ الطِّوَالَ وَ مَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِيْنَ وَ مَكَانَ الْاِنْجِيْلِ الْمَثَانِيَ وَ فُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ)) رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ[1] (حسن)

حضرت واثلہ بن اسقع ؓ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تورات کی جگہ مجھے سبع طوال سورتیں دی گئی ہیں، زبور کی جگہ مئین سورتیں دی گئی ہیں اور انجیل کی جگہ سورہ فاتحہ دی گئی ہے اور مفصل سورتیں (زائد دے کر) مجھے فضیلت عطا کی گئی ہے۔'' اسے طحاوی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① سبع طوال سے مراد درج ذیل سات سورتیں ہیں:

{1} سورہ بقرہ {2} سورہ آل عمران {3} سورہ النساء، {4} سورہ المائدہ {5} سورہ الانعام {6} سورہ الاعراف {7} سورہ الانفال

② مئین سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی آیات کی تعداد سو سے دو سو تک ہے۔ ان میں سورہ یونس سے لے کر سورہ شعراء تک سورتیں شامل ہیں۔

③ مثانی وہ سورتیں ہیں جن کی آیات کی تعداد سو سے کم ہے۔ ان میں سورہ النمل سے لے کر سورہ الحجرات تک کی سورتیں شامل ہیں۔

④ مفصل سورتوں میں سورہ قٓ سے لے کر سورہ الناس تک کی تمام سورتیں شامل ہیں، مفصل سورتیں، آیات کے اعتبار سے خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہوں مضامین کے اعتبار سے مکمل ہیں، لہٰذا انہیں مفصل کہا گیا ہے۔

⑤ مفصل سورتوں کو مزید درج ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: (الف) طوال مفصل: سورہ قٓ سے لے کر سورہ البروج تک (ب) اوساط مفصل: سورہ الطارق سے سورہ البینۃ تک۔ (ج) قصار مفصل: سورہ الزلزال سے سورہ الناس تک۔

مَسئلہ 27 قیامت کے روز قرآن مجید اہل قرآن کی بخشش کے لئے سفارش کرے گا۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ؓ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِقْرَءُ وا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوامامہ باہلی ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] سلسله احاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 1480

[2] كتاب فضائل القرآن ، باب فضل قرآة القرآن و سوره البقرة، رقم الحديث 1874

مَسئلہ 28 قرآن مجید قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گا اور اپنے پیروکاروں کو جنت میں لے کر جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَ مَا حِلٌّ مُّصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ اَمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَ مَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ ❶

(حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے روز) قرآن مجید سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی (پڑھنے والوں کے حق میں) جھگڑا کرے گا اور اپنی بات منوائے گا جس نے قرآن مجید کو اپنا پیشوا اور رہبر بنایا اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پیٹھ پیچھے ڈال دیا اسے جہنم میں لے جائے گا۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 29 قیامت کے روز قرآن مجید ان لوگوں کے حق میں گواہی دے گا جو اس پر عمل کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے روز) قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 30 قرآن مجید کا علم تمام علوم کا مجموعہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيُثَوِّرِ الْقُرْآنَ فَاِنَّ فِيْهِ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص علم حاصل کرنا چاہے اسے قرآن میں غور و فکر کرنا

---

❶ ابن حبان ، جلد1، ص 331

❷ کتاب الطهارة باب فضل الوضوء رقم الحديث 534

❸ مجمع الزوائد ، كتاب التفسير ، باب سورة الواقعة ، رقم الحديث 11667

چاہئے اس لئے کہ قرآن مجید میں پہلے اور پچھلے تمام علوم موجود ہیں۔اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 31 قرآن مجید کفار اور مشرکین کے لئے بھی رحمت اور مغفرت کا پیغام ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اُنَاسًا مِنْ اَهْلِ الشِّرْکِ کَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَاَکْثَرُوْا وَ زَنَوْا وَ اَکْثَرُوْا فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوْا : اِنَّ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَ تَدْعُوْا اِلَیْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا کَفَّارَةً فَنَزَلَ ﴿وَالَّذِیْنَ لاَ یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لاَ یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لاَ یَزْنُوْنَ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ○ یُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط وَّ کَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○﴾ (25:68-70)وَ نَزَلَ ﴿ قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾(53:39). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت سے قتل کئے اور کثرت زنا کے مرتکب بھی ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ”آپ ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ تو بہت اچھی ہے، آپ ہمیں آگاہ فرمائیں کہ جو گناہ ہم نے (زمانہ جاہلیت میں) کئے ہیں وہ اسلام لانے سے معاف ہو جائیں گے؟“ اس پر (سورہ فرقان کی) یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَالَّذِیْنَ لاَ یَدْعُوْنَ......﴾ ترجمہ ”اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کئے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا مگر جو شخص توبہ کر لے، ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنہار اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (آیت نمبر 68-70) اور (سورہ الزمر کی) یہ آیت نازل ہوئی ”کہو، اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے وہ بڑا بخشنہار اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (آیت نمبر 53) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب التفسیر ، باب قوله ﴿یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم ......﴾ رقم الحدیث 4810

مسئلہ 32 **قرآن مجید کی پیروی کرنے والے ہمیشہ راہ راست پر رہیں گے۔**

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلاَ وَ اِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا كِتٰبُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَ مَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلاَلَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آگاہ رہو میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے جو کہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّیْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّتِیْ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ [2] **(صحيح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 33 **قرآن مجید پر عمل کرنے والوں کو دنیا میں غلبہ اور عروج حاصل ہوگا۔**

عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ : اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَ يَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آگاہ رہو تمہارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ بعض لوگوں کو غلبہ اور عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض لوگوں کو ذلیل اور رسوا کرتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 **قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا ہلاک ہوگا نہ گمراہ ہوگا۔**

---

1. كتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل على ابن ابى طالب ، رقم الحديث 6225
2. صحيح جامع الصغير ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 2937
3. كتاب فضائل القرآن ، باب فضل من يقوم بالقرآن رقم الحديث 1897

عَنْ جُبَيْرٍ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَبْشِرُوْا فَإِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ طَرْفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ وَ طَرْفُهُ بِاَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَهْلِكُوْا وَ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶

(صحیح)

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یقیناً اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں۔ اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا، اسے تھامنے کے بعد کبھی ہلاک ہوگے نہ گمراہ ہوگے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 35 قرآن مجید ابدی معجزہ ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهُ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَ اِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمام انبیاء کو ایسے معجزات دیئے گئے جنہیں دیکھ کر (اس زمانہ کے) لوگ ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ قرآن ہے جو بذریعہ وحی دیا گیا (جس سے قیامت تک لوگ متاثر ہوتے رہیں گے لہٰذا) مجھی امید ہے کہ قیامت کے روز مجھ پر ایمان لانے والے تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ صحيح الجامع الصغير ،للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 34

❷ كتاب فضائل القرآن ، باب كيف نزل الوحى

فَضْلُ تِلاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت

مَسئلہ 36 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں انہیں درج ذیل پانچ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

1. اس تجارت میں انہیں خسارہ نہیں ہوتا۔
2. وعدے کے مطابق انہیں پورا پورا اجروثواب دیا جاتا ہے۔
3. اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے اجروثواب میں اضافہ بھی فرماتے ہیں۔
4. ان کے گناہ بھی معاف کئے جاتے ہیں۔
5. ان کے دیگر نیک اعمال کی قدر کی جاتی ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ○ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○ ﴾ (30-29:35)

”جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کوئی خسارہ نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ ان کو بھرپور اجر عطا فرمائے گا، اپنے فضل سے ان کے اجر میں اضافہ بھی فرمائے گا، بے شک وہ بڑا بخشنہار اور قدر فرمانے والا ہے۔“ (سورہ فاطر، آیت نمبر 29 تا 30)

مَسئلہ 37 قرآن مجید کی تلاوت سے سکون قلب اور سکینت حاصل ہوتی ہے۔

﴿ اَلاَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ ﴾ (28:13)

''آ گاہ رہو، اطمینان قلب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ملتا ہے۔'' (سورہ الرعد، آیت نمبر 28)

عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَ اِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطْنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَ تَدْنُوْ وَ جَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ ((تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ دوران تلاوت ایک بادل سا آیا اور اس نے گھوڑے کو ڈھانپ لیا اور وہ بادل آہستہ آہستہ اس کے قریب آنے لگا۔ گھوڑا اسے دیکھ کر بدکنے لگا جب صبح ہوئی تو وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ سکینت ہے جو تلاوت قرآن کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 38 قرآن مجید کی تلاوت دلوں کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشتی ہے، مصائب و آلام، رنج و غم نیز بیماریوں اور پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا اَصَابَ اَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَ لاَحَزَنٌ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ ، وَابْنُ اَمَتِكَ ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ ، اَوْ عَلَّمْتَ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَ نُوْرَ صَدْرِيْ وَجِلاَءَ حُزْنِيْ وَ ذَهَابَ هَمِّيْ ، اِلاَّ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّهٗ وَحُزْنَهٗ اَبْدَلَهٗ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَتَعَلَّمَ هٰؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ ((اَجَلْ يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَهُنَّ اَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (صحيح)

[1] كتاب فضائل القرآن ، باب فضل سورة الكهف، رقم الحديث 5011

[2] مجمع الزوائد ، تحقيق عبدالله محمد الدرويش ، كتاب الاذكار ، باب ما يقول اذا اصاب هم (17129/10)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب بھی کسی آدمی کو دکھ اور غم پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے ''یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور بندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہر حکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے، میرے معاملہ میں تیرا ہر فیصلہ عدل پر مبنی ہے میں تجھ سے تیرے اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لئے پسند فرمایا ہے یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ فرما رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔''(جب کوئی آدمی یہ دعا مانگے) تو اللہ عزوجل اس کا دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کے غم کو خوشی اور مسرت سے بدل دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم یہ دعا یاد کر لیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیوں نہیں ہر سننے والے کو چاہئے کہ اسے یاد کر لے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 39 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَرَءَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لاَ اَقُوْلُ : الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلاَمٌ حَرْفٌ وَ مِيْمٌ حَرْفٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے آلٓمّٓ سے مراد ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 40 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا سب سے بہتر مومن ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِیْ لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلاَ رِيْحَ لَهَا

[1] ابواب فضائل القرآن باب ما جاء فی من قرء حرفا من القرآن 2327/3

وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لاَ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلاَ رِیْحَ لَهَا .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن کی مثال میٹھے لیموں کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے اس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے گنہگار آدمی کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے گنہگار کی مثال اندرائن (کڑوے پھل کا نام) کی سی ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 41 قرآن مجید پر عمل کرنے والا مومن قابل رشک ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((لاَ حَسَدَ اِلاَّ عَلَی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْکِتَابَ وَقَامَ بِهٖ آنَاءَ اللَّیْلِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَ یَتَصَدَّقُ بِهٖ آنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ﴿1﴾ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ راتوں کو بھی اس کی تلاوت کرتا اور اس پر عمل کرتا ہو اور ﴿2﴾ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 42 بکثرت تلاوت کرنے والے پر رشک کرنے والا مومن بھی قابل رشک ہے۔

مَسئلہ 43 قاری قرآن پر رشک کرنا بھی قابل اجر وثواب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لاَ حَسَدَ اِلاَّ فِیْ اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ

---

[1] کتاب فضائل القرآن باب فضل القرآن علی سائر الکلام، رقم الحدیث 5020

[2] کتاب فضائل القرآن ، باب اغتباط صاحب القرآن رقم الحدیث 5025

الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ : لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ① وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا اور وہ اسے دن رات پڑھتا ہے اور اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کاش! مجھے بھی قرآن مجید اسی طرح سکھایا گیا ہوتا جس طرح اسے سکھایا گیا ہے تو میں بھی ایسے ہی قرآن مجید کی تلاوت کرتا (وہ پڑوسی قابل رشک ہے) ② اسی طرح وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے راہ حق میں لٹاتا رہتا ہے اور اس کا ہمسایہ اسے دیکھ کر کہتا ہے کاش! میں بھی اسی طرح مال دیا گیا ہوتا جس طرح یہ دیا گیا ہے اور میں بھی اسی طرح راہ حق میں لٹاتا جس طرح یہ لٹا رہا ہے۔'' (وہ ہمسایہ بھی قابل رشک ہے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 44 بسہولت قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا قیامت کے روز قرآن مجید لکھنے والے معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

مسئلہ 45 اٹک اٹک کر مشقت سے پڑھنے والے کو تلاوت کا دوہرا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا شخص لکھنے والے عزت دار فرشتوں کے ساتھ ہے اور وہ شخص جو تلاوت کرنے میں اٹکتا ہے اور تلاوت کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① قرآن کے ماہر سے مراد حافظ قرآن ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

② مذکورہ حدیث میں اٹک اٹک کر پڑھنے والے کی ماہر قرآن سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی بلکہ دوہرے اجر سے مراد عام آدمی کے ثواب سے دگنا ثواب مراد ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

[1] کتاب فضائل القرآن باب اغتباط صاحب القرآن، رقم الحدیث 5026

[2] کتاب فضائل القرآن باب فضل الماهر بالقرآن ، رقم الحدیث 1862

مسئلہ 46 قرآن مجید کی تلاوت رسول اکرم ﷺ کی وراثت ہے جو آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لئے چھوڑی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهُ مَرَّ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فَوَقَفَ عَلَيْهَا فَقَالَ : يَا اَهْلَ السُّوْقِ مَا اَعْجَزَكُمْ ! قَالُوْا وَمَا ذَاكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ ؟ قَالَ ذَاكَ مِيْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقْسَمُ وَاَنْتُمْ هَاهُنَا اَلَا تَذْهَبُوْنَ فَتَاْخُذُوْنَ نَصِيْبَكُمْ مِنْهُ قَالُوْا : وَاَيْنَ هُوَ قَالَ : فِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوْا سِرَاعًا وَوَقَفَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ لَهُمْ ، حَتّٰى رَجَعُوْا فَقَالَ لَهُمْ : مَا لَكُمْ ؟ فَقَالُوْا : يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ قَدْ اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فِيْهِ فَلَمْ نَرَ فِيْهِ شَيْئًا يُقْسَمُ ! فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ : وَمَا رَاَيْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ اَحَدًا؟ قَالُوْا : بَلٰی رَاَيْنَا قَوْمًا يُصَلُّوْنَ وَقَوْمًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ وَقَوْمًا يَتَذَاكَرُوْنَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ وَيْحَكُمْ فَذَاكَ مِيْرَاثُ مُحَمَّدٍ ﷺ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [1] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرے تو ٹھہر گئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ”اے بازار والو! تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا ”کیا بات ہے اے ابوہریرہ؟“ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”وہاں نبی اکرم ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم یہاں بیٹھے ہو وہاں کیوں نہیں جاتے اور اپنا حصہ وصول کیوں نہیں کرتے ؟“ لوگوں نے پوچھا ”میراث کہاں تقسیم ہو رہی ہے؟“ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”مسجد میں۔“ لوگ جلدی سے دوڑ کر مسجد کی طرف گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہیں کھڑے رہے حتیٰ کہ لوگ مسجد سے پلٹ کر واپس آ گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا ”کیا ہوا تم واپس کیوں آ گئے ؟“ لوگوں نے جواب دیا ”ہم مسجد میں گئے اور وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی نہیں دیکھی (لہٰذا ہم واپس آ گئے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا ”مسجد میں تم نے کسی کو نہیں دیکھا؟“ لوگوں نے عرض کیا ”کیوں نہیں! ہم نے بعض لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے کچھ لوگ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور بعض لوگ حلال ،حرام کے مسئلے بیان کر رہے تھے ۔“ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”افسوس! تمہارے حال پر، یہی تو نبی اکرم ﷺ کی میراث ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] الترغیب والترھیب لمحی الدین الدیب الجزء الاول رقم الحدیث 138

مَسئلہ 47 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔

② اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہیں۔

③ فرشتے ان کے گردو پیش آ کر احتراماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکرِ خیر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 94 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 48 تلاوت قرآن قاری کے لئے آسمان پر راحت اور زمین پر ذکرِ خیر کا باعث بنتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ شَیْءٍ وَعَلَیْکَ بِالْجِھَادِ فَاِنَّہٗ رَھْبَانِیَّۃُ الْاِسْلَامِ وَعَلَیْکَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ فَاِنَّہٗ رَوْحُکَ فِی السَّمَاءِ وَذِکْرُکَ فِی الْاَرْضِ .رَوَاہُ اَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت ابوسعید خدری ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تجھے تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید کرتا ہوں وہ ہر چیز کی بنیاد ہے اور جہاد کرنا اسلام کی رہبانیت ہے۔ اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن کرتا رہ کیونکہ وہ تیرے لئے آسمان پر راحت اور زمین پر ذکر خیر کا باعث ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 49 قرآن مجید کی تلاوت، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت پیدا کرتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَلْیَقْرَاْ فِی الْمُصْحَفِ .رَوَاہُ اَبُوْ نَعِیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ[2] (حسن)

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث 555

[2] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى الجزء الخامس رقم الحديث 2342

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہے اسے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔‘‘ اسے ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 50 قرآن مجید کی ایک آیت کی تلاوت دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَجِدَ فِیْهِ ثَلاَثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ؟)) قُلْنَا : نَعَمْ قَالَ : ((فَثَلاَثُ آیَاتٍ یَقْرَءُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلاَتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلاَثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب اپنے گھر واپس جائے تو تین موٹی موٹی خوب صحت مند اونٹیاں پائے؟‘‘ ہم نے عرض کیا ’’ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’قرآن مجید کی تین آیتوں کی اپنی نماز میں تلاوت کرنا ان تین اونٹنیوں سے بھی بہتر ہے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 51 نماز تہجد میں قرآن مجید کی دس آیات پڑھنے کا اجر وثواب دنیا ومافیہا کی ہر نعمت سے زیادہ ہے۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رضی اللہ عنہ وَتَمِیْمِ الدَّارِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَءَ عَشْرَ آیَاتٍ فِیْ لَیْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ وَالْقِنْطَارُ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ اِقْرَءْ وَارْقَ بِكُلِّ آیَةٍ دَرَجَةً حَتّٰی یَنْتَهِیَ اٰخِرَ اٰیَةٍ مَعَهٗ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ اقْبِضْ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ بِیَدِهٖ یَا رَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ یَقُوْلُ بِهٰذِهِ الْخُلْدِ وَبِهٰذِهِ النَّعِیْمِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ[2] (حسن)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس آدمی نے رات (کے قیام) میں دس آیات تلاوت کیں اس کے لئے اجر کا ڈھیر ہے اور یہ ڈھیر دنیا و

---

[2] کتاب الصلاۃ ، صلوۃ المسافرین ، باب فضل القراء ۃ القرآن فی صلاتہ، رقم الحدیث 1872

[1] الترغیب الترھیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 634

مافیہا سے بہتر ہے اور پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل فرمائیں گے ’’قرآن مجید اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ چڑھتا جا حتیٰ کہ آخری آیت مکمل کرلے۔‘‘ اللہ عزوجل بندے سے فرمائیں گے ’’اپنا ہاتھ (میری نعمت) پکڑنے کے لئے کھول۔‘‘ بندہ ہاتھ کھول کر عرض کرے گا ’’اے میرے رب! (اب اپنی عطا اور فضل کے بارے میں) تو ہی بہتر جانتا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ’’اچھا! ایک ہاتھ میں ہمیشگی کی نعمت پکڑ لو اور دوسرے ہاتھ میں باقی ساری نعمتیں۔‘‘ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 52 رات کو سو آیات پڑھنے والے کو پوری رات قیام کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ .رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ[1] (حسن)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس نے رات کو سو آیات پڑھیں اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔‘‘ اسے دارمی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 53 روزانہ دس آیات تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں غافلوں میں شمار نہیں ہوتا۔

مَسئله 54 روزانہ سو آیات تلاوت کرنے والا فرماں برداروں میں شمار ہوتا ہے۔

مَسئله 55 روزانہ ہزار آیات تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کا خزانہ پانے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس نے (روزانہ)

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث 644

[2] كتاب الصلاة ، ابواب قراءة القرآن وتحزيبه باب تحزيب القرآن (1246/1)

دس آیات کا اہتمام کیا وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا، جس نے (روزانہ) سو آیات پڑھنے کا اہتمام کیا اسے فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا اور جس نے (روزانہ) ہزار آیات پڑھنے کا اہتمام کیا اس کا نام خزانہ پانے والوں میں لکھا جائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 56 قرآن مجید کی تلاوت اور تفہیم قبر میں منکر، نکیر کے سوال و جواب میں کامیابی کا باعث بنتی ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ : مَا دِيْنُكَ ؟ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ. فَيَقُوْلَانِ لَهُ : مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ : هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ . فَيَقُوْلَانِ : وَ مَا يُدْرِيْكَ ؟ فَيَقُوْلُ : قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قبر میں (مومن آدمی کے پاس) دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہتا ہے ''میرا رب اللہ ہے۔'' پھر وہ پوچھتے ہیں ''تیرا دین کون سا ہے؟'' وہ کہتا ہے ''میرا دین اسلام ہے۔'' پھر وہ پوچھتے ہیں ''تمہارے درمیان جو شخص (نبی بنا کر) بھیجا گیا اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' وہ جواب دیتا ہے ''وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔'' فرشتے پوچھتے ہیں ''تمہیں یہ ساری باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟'' وہ آدمی کہتا ہے ''میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 57 قرآن مجید کی تلاوت قبر میں میت کو عذاب سے محفوظ رکھتی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُؤْتَى الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ فَإِذَا اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَإِذَا اُتِيَ مِنْ قِبَلِ يَدَيْهِ دَفَعَتْهُ الصَّدَقَةُ وَإِذَا اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ دَفَعَتْهُ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسَاجِدِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ[2] (حسن)

[1] كتاب السنة ، باب في المسئلة في القبر و عذاب القبر ، رقم الحديث (3979/3)

[2] كتاب الجنة و صفته ، باب عرض مقعد على الميت من الجنة و النار عليه و ......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''''آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لئے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور کر دیتی ہے جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب پاؤں کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 58 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 133 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

آدَابُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

تلاوت قرآن مجید کے آداب

مَسئله 59 قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھنا واجب ہے۔

﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ﴾(98:16)

''اور قرآن پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔'' (سورۃ النحل، آیت 98)

مَسئله 60 قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر آرام اور سکون سے پڑھنا چاہئے۔

﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً ○ ﴾(4:73)

''اور قرآن مجید خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔'' (سورہ مزمل، آیت نمبر 4)

مَسئله 61 دوران تلاوت آنسو بہانا مستحب ہے۔

﴿ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا○﴾(109:17)

''(اور علم والے جب یہ قرآن سنتے ہیں تو) منہ کے بل روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں اور اس سے ان کے خشوع میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 109)

مَسئله 62 دوران تلاوت ایک ہی آیت بار بار دھرانا جائز ہے۔

عَنْ اَبِىْ ذَرٍ ﷺ قَالَ قَامَ النَّبِىُّ ﷺ بِاٰيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْاٰيَةُ ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل میں ایک ہی آیت کو صبح تک دہراتے رہے وہ آیت یہ ہے ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ ترجمہ: ''یا اللہ! اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرما دے تو تو یقیناً زبردست

[1] كتاب إقامة الصلوٰت ،باب ما جاء فى القراءة فى صلاة الليل ، رقم الحديث 1110/1

حکمت والا ہے۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 118) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 63 قرآن مجید کو اچھی آواز سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : ((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کا خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنا سنتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ)) . رَوَاهُ النِّسَائِیُّ[2] (صحیح)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنی آواز سے قرآن مجید (کی تلاوت کو) خوب صورت بناؤ۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 64 سواری پر تلاوت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 65 تکلف کے بغیر قدرتی لہجے میں تلاوت کرنی چاہئے۔

مسئلہ 66 جو شخص دوران تلاوت ترجیع (آواز میں لرزش پیدا کرنا) کر سکے اسے ترجیع کے ساتھ تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْرَاُ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهٖ اَوْ جَمَلِهٖ وَهِیَ تَسِیْرُ بِهٖ وَهُوَ یَقْرَاُ سُوْرَةِ الْفَتْحِ اَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قِرَاْءَةً لَیِّنَةً یَقْرَاُ وَهُوَ یُرَجِّعُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[3]

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی یا اپنے اونٹ پر سواری کے دوران سورہ الفتح یا سورہ الفتح میں سے کچھ پڑھتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نرمی کے ساتھ قراءت کر رہے تھے اور آواز کو دہرا رہے تھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب فضائل القرآن باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن، رقم الحدیث 1845

[2] کتاب الافتتاح ، باب تزیین القرآن 971/1

[3] کتاب فضائل القرآن باب الترجیع، رقم الحدیث 5047

مَسئلہ 67 آہستہ آہستہ یا دل میں قرآن مجید پڑھنا اونچی آواز میں قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اونچی آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خرچ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے خفیہ خرچ کرنے والا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 68 مسجد میں بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت اتنی آواز سے کرنی چاہئے جس سے دوسرے لوگوں کو خلل نہ پڑے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلاَ اِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلاَ يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلاَ يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فِي الْقِرَاءَةِ .رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''خبردار رہو! تم میں سے ہر ایک (تلاوت کے ذریعے) اپنے رب کے حضور فریاد کرتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی دوسرے کو تکلیف نہ دے اور قراءت میں اپنی آواز دوسرے کی آواز سے اونچی نہ کرے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 69 دوران تلاوت قاری پر خشیت اور رقت طاری رہنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِيْ اِذَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[3] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قرآن مجید کی تلاوت اچھی آواز میں پڑھنے والا شخص وہ ہے جسے تم سنو تو ایسے لگے جیسے وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

1. ابواب فضائل القرآن باب من قرأ القرآن فلیسأل الله به ، باب رقم 20 ، رقم الحدیث 2331/3
2. صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2636
3. کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها ، باب فی حسن القنوت بالقرآن (1101/1)

مَسئلہ 70 دوران تلاوت خوف کی آیت پر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا، رحمت کی آیت پر اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنا اور تسبیح والی آیات پر اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا مستحب ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷛ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ خَوْفٍ تَعَوَّذَ وَاِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ سَاَلَ وَاِذَا مَرَّ فِيْهَا تَنْزِيْهُ اللّٰهِ سَبَّحَ .رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] (صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دوران تلاوت) جب خوف کی آیت سے گزرتے تو (اَعُوْذُ بِاللّٰه کہہ کر) اللہ سے پناہ طلب کرتے جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی آیت سے گزرتے تو (اَسْئَلُ اللّٰهَ کہہ کر) اللہ کی رحمت کا سوال کرتے اور جب اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی والی آیت سے گزرتے تو (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہہ کر) اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان فرماتے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مسلم شریف کی حدیث میں مذکورہ عمل دوران نماز بھی ثابت ہے۔

مَسئلہ 71 ''شد'' اور ''مد'' والے حروف کو لمبا کر کے پڑھنا چاہئے۔

عَنْ قَتَادَةَ ﷛ قَالَ سُئِلَ عَنْ اَنَسٍ ﷛ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ ؟ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَءَ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھینچ کر تلاوت کرتے تھے پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا جس میں بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھا، رحمٰن اور رحیم کو کھینچ کر پڑھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 72 دوران تلاوت جمائی آئے تو تلاوت روک کر اپنے ہاتھ سے منہ بند کر کے جمائی لینا چاہئے۔ جمائی ختم ہونے کے بعد پھر تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ

---

[1] صحيح جامع الصغير ، للالبانی ، الجزء الرابع ، رقم الحديث 4658

[2] كتاب فضائل القرآن باب مد القرأة، رقم الحديث 5045

بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہئے کیوں کہ اس وقت شیطان اندر داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم عام ہے جس میں تلاوت قرآن بھی شامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 73 دوران تلاوت چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا، یا چھینک لینے والے کے لئے یرحمک اللہ کہنا، یا سلام کہنے والے کو جواب دینا جائز ہے۔

عَنْ رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ فَقَالَ ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ؟)) فَقَالَ رِفَاعَةُ رضی اللہ عنہ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَيْفَ قُلْتَ ؟)) قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلاَثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهِمَا .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (حسن)

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی دوران نماز مجھے چھینک آئی تو میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى (ترجمہ: ''حمد اللہ کے لئے ہے بہت زیادہ حمد، پاکیزہ حمد جس کے اندر برکت ہے اتنی حمد جسے ہمارا رب پسند فرمائے اور جس سے وہ راضی ہوجائے'') پڑھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور لوگوں کی طرف منہ پھیرا تو پوچھا ''دوران نماز کس نے بات کی تھی؟'' کسی نے جواب نہ دیا دوسری بار پھر پوچھا پھر کسی نے جواب نہیں دیا۔ تیسری بار پوچھا تو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''کیا کہا تھا؟'' رفاعہ رضی اللہ عنہ نے پھر وہی کلمات دہرائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات

[1] کتاب الزھد باب تشمیت العاطس و کراھۃ التثاؤب، رقم الحدیث 7492

[2] ابواب الصلاۃ باب ما جاء فی الرجل یعطس فی الصلاۃ ، رقم الحدیث 331/1

کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتے تیزی سے آگے بڑھے کہ کون یہ کلمات آسمان پر لے جاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 74 چلتے پھرتے یا دورانِ سفر قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 64 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 75 قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کرنی چاہئے جب تک شوق اور رغبت رہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِقْرَءُ وا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کرو جب تک تمہارے دل اس میں لگے رہیں جب دل اکتا جائے تو چھوڑ دو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 76 تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنا درست نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 77 چالیس دنوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((اِقْرَأِ الْقُرْآنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (صحيح)

---

[1] كتاب فضائل القرآن باب اقروا القرآن ما ائتلفت قلوبكم، رقم الحديث 5060

[2] ابواب القراء ت باب فى كم اقرأ القرآن ،باب رقم 4 ، رقم الحديث (3129/3)

[3] ابواب القراء ات ، باب ماجاء ان القرآن انزل على سبعة احرف (2349/3)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید چالیس دنوں میں پڑھو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 78 پاک آدمی وضو کے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرسکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَءَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی سمت لیٹا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی اہلیہ رضی اللہ عنہا بستر کی لمبائی کی سمت میں سوئے کم وبیش آدھی رات کے وقت آپ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے آنکھیں ملنے لگے پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں پھر اٹھے اور پانی کے معلق مشکیزہ کے پاس تشریف لائے اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی اٹھا اور وہی کچھ کیا جو آپ ﷺ نے کیا تھا۔“ (یعنی بیدار ہوکر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہوگیا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 79 حائضہ خاتون دستانے پہن کر یا کپڑے سے قرآن مجید پکڑ سکتی ہے۔

كَانَ اَبُوْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اِلٰى اَبِيْ رَزِيْنٍ لِتَاْتِيَهُ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهٖ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

---

[1] كتاب الوضوء باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره، رقم الحديث 183

[2] كتاب الحيض باب قرأة الرجل فى حجر امراته وهى حائض

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ حائضہ خادمہ کو ابو رزین رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن مجید لانے کے لئے بھیجتے اور وہ قرآن مجید کا نیفہ پکڑ کر لا دیتیں تھیں ۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 80 حالت جنابت میں قرآن مجید پڑھنا یا پڑھانا منع ہے۔

مسئلہ 81 قرآن مجید کی تلاوت کے لئے کوئی وقت ممنوع نہیں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْرِءُ نَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''نبی اکرم ﷺ حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 82 قرآن مجید کو گانوں کے انداز میں پڑھنا منع ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ سِتًّا اِمَارَةَ السُّفَهَاءِ وَسَفْكَ الدَّمِ وَبَيْعَ الْحُكْمِ وَقَطِيْعَةَ الرَّحِمِ وَنَشْوَةً يَتَّخِذُوْنَ الْقُرْآنَ مَزَامِيْرَ وَكَثْرَتِ الشُّرْطِ)) .رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ[2] (صحیح)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہارے بارے میں چھ باتوں سے ڈرتا ہوں (1) بیوقوفوں کی حکومت سے (2) خون ریزی سے (3) حکم کی بیع سے (4) قطع رحمی سے (5) نوجوانوں کا قرآن مجید کو گانے کے انداز میں پڑھنے سے اور (6) پولیس کی کثرت سے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حکم کی بیع سے مراد اللہ تعالیٰ کے احکام کی خرید و فروخت ہے اور پولیس کی کثرت سے مراد آمرانہ اور استبدادی حکومتیں ہیں۔

تلاوت قرآن سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

(1) تلاوت قرآن کے لئے قبلہ رخ ہونا۔

---

[1] کتاب الطھارۃ باب ما جاء فی الرجل یقرا القرآن علی کل حال..........

[2] صحیح الجامع الصغیر و زیادتہ ، للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 214

② تلاوت قرآن کے لئے وضو کرنا۔
③ قرآن مجید کو پکڑنے کے لئے وضو کرنا۔
④ تلاوت قرآن مجید سے پہلے مسواک کرنا۔
⑤ ختم قرآن مجید کے دن روزہ رکھنا۔
⑥ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد تلاوت شدہ قرآن کسی زندہ یا مردہ آدمی کو بخشنا۔
⑦ فوت شدہ آدمی کے لئے اکٹھے ہو کر تلاوت کرنا اور اسے ثواب پہنچانا۔
⑧ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا قرآن مجید ختم کرنا۔
⑨ میت اٹھانے سے پہلے راہ داری کے لئے اڑھائی پارے تلاوت کرنا۔
⑩ ختم قرآن پر درج ذیل دعا مانگنا۔

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَ نُوْرًا وَ هُدًى وَ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَ عَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَ اٰنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

''اے اللہ! مجھے میری قبر کی وحشت سے محفوظ رکھ، اے اللہ! مجھ پر قرآن عظیم کے ذریعے رحم فرما اور قرآن کریم کو میرے لئے امام، نور، ہدایت اور رحمت بنا دے، اے اللہ جو میں قرآن سے بھول گیا وہ یاد کرا دے، اور جو سیکھ نہیں سکتا وہ مجھے سکھا دے، مجھے رات اور دن کی تمام گھڑیوں میں اس کی تلاوت کی توفیق عنایت فرما، اے رب العالمین! اس کو میرے لئے قیامت کے روز حجت بنا دے۔

وضاحت: ختم قرآن کی مذکورہ بالا دعا یا دیگر مروجہ دعائیں کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

اَحْكَامُ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ

سجدہ تلاوت کے احکام

مَسئلہ 83 سجدہ تلاوت کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَءَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِیْ يَقُوْلُ يَا وَيْلَهُ اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِیَ النَّارُ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب ابن آدم سجدہ تلاوت کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور ہٹ جاتا ہے'' اور کہتا ہے ''افسوس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے، مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اب میرے لئے جہنم ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 84 قراءت کے دوران سجدہ کی آیت آئے، تو تلاوت کرنے اور سننے والوں کے لئے سجدہ کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَاُ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَ نَسْجُدُ مَعَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے سجدہ کی آیت پر آتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 85 سجدہ تلاوت کے لئے باوضو ہونا افضل ہے، ضروری نہیں۔

---

[1] كتاب الصلاة ابواب اقامة الصلوٰت باب سجود القرآن ، رقم الحديث (864/1)

[2] مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 353

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَنْزِلُ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَيُهْرِيْقُ الْمَآءَ ثُمَّ يَرْكَبُ فَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ وَ مَا يَتَوَضَّأُ . رَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ❶

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری سے نیچے اترتے، استنجا کرتے اور سوار ہو جاتے، سجدہ کی آیت تلاوت کرتے تو وضو کے بغیر سجدہ کر لیتے۔ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سجدہ تلاوت کے لئے قبلہ رخ ہونا افضل ہے، ضروری نہیں۔

مسئلہ 86 سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورہ النجم تلاوت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلاَ اِثْمَ عَلَيْهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد) کہا "لوگو! ہم نے آیت سجدہ تلاوت کی جس نے سجدہ کیا اس نے اچھا کیا جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تلاوت کرنے والا سجدہ نہ کرے تو سننے والے کو بھی نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ 87 سواری پر سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 88 سوار اپنے ہاتھ پر بھی سجدہ کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ.

---

❶ فتح الباری 553/2

❷ صحیح بخاری ، کتاب الجمعه ، ابواب سجود القرآن ، باب من قراء السجدة و لم یسجد، رقم الحدیث 1073

❸ کتاب الجمعه ، ابواب سجود القرآن ، باب من رای ان الله عزوجل لم یوجب السجود، رقم الحدیث 1077

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانہ میں آیت سجدہ تلاوت کی تو سارے لوگوں نے سجدہ تلاوت کیا ان میں سے کچھ لوگ سوار تھے بعض نے زمین پر سجدہ کیا اور سواروں نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 89 سجدہ تلاوت کی مسنون دعا یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ ((سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ[2] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ''میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت وقدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سجدہ تلاوت کرتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہئے۔

مَسئلہ 90 سجدہ تلاوت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھانا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 91 سجدہ تلاوت کے بعد ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہہ کر سلام پھیرنا سنت سے ثابت نہیں۔

☪☪☪

[1] كتاب الجمعه ، تفريع ابواب السجود ، باب فى الرحل يسمع السجدة و هو راكب

[2] صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 2723

فَضْلُ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ
قرآن مجید سیکھنے کی فضیلت

مَسئلہ 92 قرآن مجید کا علم سیکھنے والا شخص دوسرے تمام علوم سیکھنے والے لوگوں سے افضل ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عثمان ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قرآن مجید سیکھنے سے مراد اس کے تمام علوم ہیں۔قراءت، تجوید، ترجمہ، تفسیر اور تحفیظ وغیرہ۔واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 93 قرآن مجید کا علم سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص علم دین سیکھنے کے لئے سفر کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 94 قرآن مجید سیکھنے والے کو اللہ تعالیٰ درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔

---

❶ کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه،رقم الحدیث 5027

❷ کتاب الذکر والدعاء ، باب فضل الا جتماع علی تلاوة القرآن، رقم الحدیث 6853

② ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہوتی ہے۔

③ فرشتے ان کے گرد و پیش احتراماً کھڑے رہتے ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کچھ لوگ اللہ کے گھر (مسجد) میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان کے پاس کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) اور (یاد رکھو!) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 95 قرآن مجید کا علم حاصل کرنے والوں سے فرشتے محبت کرتے ہیں۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِیِّ ﷺ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ مُتَّکِیءٌ عَلٰی بُرْدٍ لَهٗ اَحْمَرَ فَقُلْتُ لَهٗ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : اِنِّیْ جِئْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ فَقَالَ : ((مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلاَئِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا ثُمَّ یَرْکَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغُوْا السَّمَاءَ الدُّنْیَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا یَطْلُبُ)) .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ[2] (حسن)

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ مسجد میں ایک سرخ تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مبارک ہو طالب علم کو، طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں پھر وہ ایک دوسرے پر سوار ہو جاتے ہیں حتی کہ آسمان دنیا تک پہنچ

[1] کتاب الذکر والدعاء باب فضل اجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم الحدیث 6853

[2] الترغیب والترهیب لمحی الدین الدیب الجزء الاول رقم الحدیث 108

جاتے ہیں فرشتے طالب علم سے محبت اس لئے کرتے ہیں کہ جو علم، طالب علم حاصل کرتا ہے فرشتے اس علم سے محبت کرتے ہیں۔'' اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 96 قرآن مجید سیکھنے کے لئے مسجد (یا مدرسہ) جانے والے کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ لاَ یُرِیْدُ اِلاَّ اَنْ یَّتَعَلَّمَ خَیْرًا اَوْ یُعَلِّمَهُ کَانَ لَهُ کَاَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ)) .رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [1] (صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص صرف اس لئے مسجد گیا تا کہ نیکی سیکھے یا نیکی سکھائے اس کے لئے ایک مکمل حج کا ثواب ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 97 قرآن مجید کی دس آیات سیکھنا دنیا کے ہر نفع بخش سودے سے زیادہ نفع بخش ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ؓ اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِشْتَرَیْتُ مَقْسِمَ بَنِیْ فُلاَنٍ فَرَبَحْتُ فِیْهِ کَذَا وَکَذَا قَالَ : ((اَلاَ اُنَبِّئُکَ بِمَا هُوَ اَکْثَرُ رِبْحًا ؟)) قَالَ وَهَلْ یُوْجَدُ ؟ قَالَ : ((رَجُلٌ تَعَلَّمَ عَشْرَ آیَاتٍ)) فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَتَعَلَّمَ عَشْرَ آیَاتٍ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ .رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [2] (صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میں نے فلاں قبیلے سے سودا خریدا ہے اور اس میں مجھے اتنا زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تجھے اس سے زیادہ نفع بخش سودا نہ بتاؤں؟'' آدمی نے عرض کیا ''کیا ایسا سودا بھی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص قرآن مجید کی دس آیات سیکھتا ہے وہ اس سے زیادہ نفع پاتا ہے۔'' وہ آدمی گیا اور قرآن مجید کی دس آیات سیکھیں اور واپس آ کر نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

1. الترغیب والترهیب لمحی الدین الدیب الجزء الاول رقم الحدیث 145
2. مجمع الزوائد تحقیق عبدالله محمد الدرویش کتاب التفسیر باب تفسیر سورة الواقعه رقم الحدیث 11165

مَسئلہ 98 قرآن مجید کا علم سیکھنے والے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مَسئلہ 99 رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کا علم سیکھنے کی وصیت فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَیَاْتِیْکُمْ اَقْوَامٌ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمْ فَقُوْلُوْا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاقْنُوْهُمْ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے پاس لوگ علم حاصل کرنے کے لئے آئیں گے جب انہیں دیکھو تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر عمل کرنے کی مبارک دینا اور انہیں تلقین کرنا (یعنی علم سکھانا)۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 100 قرآن مجید سیکھنے والوں کی وجہ سے ہی دنیا میں خیر و برکت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ یَقُوْلُ ((اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ ، مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰهِ ، وَمَا وَالاهُ ، اَوْعَالِمًا اَوْمُتَعَلِّمًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جس سے وہ محبت کرے یا علم سیکھنے والے یا عالم کے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 101 قرآن مجید کا علم حاصل کرنا دوسری تمام عبادات سے افضل ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ الْعِلْمِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَ خَیْرُ دِیْنِکُمُ الْوَرَعُ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ[3] (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے علم کی کثرت، عبادت کی کثرت سے زیادہ عزیز ہے اور تم میں سے بہتر دین اس کا ہے جس میں پرہیز گاری ہے۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 102 قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے فرشتے اپنے پر پھیلاتے ہیں۔

---

1. کتاب السنة باب الوصاة بطلبة العلم ، رقم الحديث(201/1)
2. صحيح سنن ابن ماجه للالبانی ابواب الزهد باب مثل الدنيا (3320/2)
3. صحيح الجامع الصغير ، للالبانی ، الجزء الرابع، رقم الحديث 4090

مَسئلہ 103 قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز استغفار کرتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى الْحِيْتَانِ فِي الْمَاءِ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص علم کی خاطر سفر طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے پر (اس کے قدموں کے نیچے) بچھاتے ہیں۔ طالب علم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز حتی کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 104 قرآن مجید کا علم سیکھنے کے لئے گھر سے نکلنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 111 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 105 قرآن مجید کا علم سیکھنے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 106 قرآن مجید کا علم حاصل کرنے والا رسول اکرم ﷺ کی وراثت سے اپنا حصہ پاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 46 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❶ کتاب السنة باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم ،رقم الحدیث (182/1)

فَضْلُ تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

قرآن مجید سکھانے کی فضیلت

مَسئلہ 107 قرآن مجید کا علم سکھانے والا شخص دیگر تمام علوم سکھانے والوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 108 قرآن پاک کا علم سکھانے والے انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔

عَنْ اَبِىْ دَرْدَاءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، اِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلاَ دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی چاند کو ستاروں پر، علماء، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام دینار و درہم کی وراثت نہیں چھوڑتے بلکہ علم کی وراثت چھوڑتے ہیں پس جس نے (جتنا) علم حاصل کیا اس نے اتنا ہی انبیاء علیہم السلام کی وراثت سے زیادہ حصہ پایا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 109 قرآن مجید سکھانے والے کو اللہ تعالیٰ درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

---

1. کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحدیث 5027
2. کتاب السنة باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم ،رقم الحدیث (182/1)

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔
② اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہیں۔
③ فرشتے ان کے گرد و پیش احتراماً کھڑے رہتے ہیں۔
④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکرِ خیر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 94 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 110 قرآن مجید کا علم سکھانے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِیْنَ مِنَ النَّاسِ)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَنْ هُمْ ؟ قَالَ ((هُمْ اَهْلُ الْقُرْآنِ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''وہ ہیں قرآن والے، اللہ والے اور اس کے چنے ہوئے بندے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 111 قرآن مجید کا علم سکھانے والوں کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : ((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لَمْ یَاْتِهِ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُهُ اَوْ یُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِهٖ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص بھلائی سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے میری اس مسجد میں آئے اس کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی دوسرے (دنیاوی) مقصد کے لئے آئے اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کی نظر دوسرے کے مال پر ہو۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

1. کتاب السنة باب فضل من تعلم القرآن وعلمه،رقم الحدیث (178/1)
2. کتاب السنة باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم ،رقم الحدیث (186/1)

مَسئلہ 112 قرآن سکھانے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

مَسئلہ 113 قرآن سکھانے والوں کے لئے فرشتے اور زمین و آسمان کی دیگر تمام مخلوقات حتّٰی کہ چیونٹیاں اور مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ﷺ قَالَ : ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ رَجُلاَنِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ : ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰہَ وَمَلاَئِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ حَتّٰی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتّٰی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ)) . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ان میں سے ایک عالم اور دوسرا عابد تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی مجھے تم میں سے کسی عام آدمی پر حاصل ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں نیز زمین و آسمان کی ساری مخلوق حتّٰی کہ اپنی بلوں میں چیونٹیاں اور (پانی میں) مچھلیاں تک ان کے لئے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 114 قرآن مجید کی دو آیات کسی کو سکھا دینا دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّۃِ فَقَالَ ((اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوْ اِلَی الْعَقِیْقِ فَیَاتِیْ مِنْہُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَلاَ قَطْعِ رَحِمٍ ؟)) فَقُلْنَا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ : ((اَفَلاَ یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمُ اَوْ یَقْرَاُ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ (عَزَّوَجَلَّ) خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَثَلاَثٌ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلاَثٍ وَاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِھِنَّ مِنَ الْاِبِلِ)) . رَوَاہُ مُسْلِمٌ[2]

---

[1] ابواب العلم باب فی فضل الفقہ علی العبادۃ

[2] کتاب صلاۃ المسافرین ، ابواب فضائل القرآن باب فضل قرأۃ القرآن فی الصلاۃ وتعلمہ، رقم الحدیث 1873

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ صفہ میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ''تم میں سے کون شخص یہ چاہتا ہے کہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق (مدینہ منورہ کے دو بازاروں کا نام ہے) جائے اور وہاں سے اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں (بلا قیمت) بغیر گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے؟'' ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! یہ تو ہم سب چاہتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تو پھر مسجد میں جاؤ اور کسی کو قرآن مجید کی دو آیتیں سکھا دو یا خود پڑھ لو تو وہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی تین آیات تین اونٹنیوں سے، چار آیات چار اونٹنیوں سے اسی طرح جتنی آیات ہوں گی اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 115 قرآن مجید کا علم سکھانے والے اساتذہ کو ان کے شاگردوں کے نیک اعمال کا ثواب بھی ملتا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لاَ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الْعَامِلِ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی کو علم سکھایا اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا عمل کرنے والے کے لئے ہے اور عمل کرنے والے کے اجر سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 116 قرآن مجید کا علم سکھانے والے کے اجر و ثواب کا سلسلہ اس کے مرنے کی بعد بھی اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کے شاگرد علم پھیلاتے رہیں اور اس پر عمل کرتے رہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ

---

[1] كتاب السنة باب ثواب معلم الناس الخير ،رقم الحديث (196/1)

یَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدَ مَوْتِهٖ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''انسان کے مرنے کے بعد اس کے اعمال اور اس کی نیکیوں میں سے جو چیزیں اسے نفع پہنچاتی ہیں وہ یہ ہیں ① علم، جو اس نے دوسروں کو سکھایا اور پھیلایا ② نیک اولاد، جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی ③ قرآن کے علم کا کسی کو وارث بنایا ④ مسجد تعمیر کی ⑤ مسافروں کے لئے قیام گاہ تعمیر کی ⑥ نہر (کنواں یا نلکا وغیرہ) جاری کی اور ⑦ صدقہ جو اپنے مال سے اپنی زندگی اور صحت کی حالت میں نکالا۔ یہ تمام چیزیں انسان کے مرنے کے بعد اسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلاَثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهٗ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب انسان مرتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے ① صدقہ جاریہ ② علم، جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں اور ③ نیک اولاد جو (اپنے والدین کے لئے) دعا کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 117 اپنی اولاد کو قرآن مجید سکھانے والے والدین کو قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہو گی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 132,133 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

☠ ☠ ☠

---

[1] کتاب السنة باب ثواب معلم الناس الخیر ،رقم الحدیث (198/1)

[2] کتاب الوصیة ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته

فَضُلُ حِفُظِ الْقُرْآنِ الْمَجِيُدِ عَنُ ظَهُرِ الْقَلُبِ

قرآن مجید یاد کرنے کی فضیلت

مَسئلہ 118 جس شخص کو جتنا زیادہ قرآن یاد ہوگا جنت میں اس کے درجات اتنے ہی زیادہ بلند ہوں گے۔

عَنُ عَبُدِاللّٰهِ بُنِ عَمُرٍو ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُقَالُ ... يَعُنِيُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ... اِقُرَأُ وَارُتَقِ وَرَتِّلُ كَمَا كُنُتَ تُرَتِّلُ فِيُ الدُّنُيَا فَإِنَّ مَنُزِلَتَكَ عِنُدَ آخِرِ آيَةٍ تَقُرَأُ بِهَا)). رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ [1] **(حسن)**

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھ اور (درجات) چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا تیرا درجہ وہاں ہے جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 119 قرآن مجید زبانی یاد کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی۔ اس کے داہنے ہاتھ میں جنت کی بادشاہت کا پروانہ اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 132,133 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 120 زبانی قرآن مجید یاد کرنے والا قیامت کے روز معزز فرشتوں کی صف میں ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 44 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فیمن قرأ من القرآن ماله من الاجر 2329/3

اَلْاَمْرُ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ لِمَنْ حَفِظَهٗ
زبانی یادشدہ قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا حکم

مَسئلہ 121 زبانی یادشدہ قرآن مجید کو مسلسل یادرکھنے کا اہتمام کرنا واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوموسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قرآن کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اونٹ کی نسبت قرآن اپنے بندھن سے جلدی بھاگتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَیْهَا اَمْسَكَهَا ، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے پاؤں سے باندھا ہوا اونٹ اگر اس کے مالک نے اس کی نگرانی کی تو موجود رہا، نہ کی تو بس نکل گیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اونٹ کا اگلا پاؤں اس کے زانو سے باندھ دیا جاتا ہے تاکہ وہ چل نہ سکے، لیکن اونٹ کوشش کرکے تین پاؤں سے بھی چل پڑتا ہے۔

مَسئلہ 122 قرآن مجید کی حفاظت کے لئے دن رات قرآن مجید پڑھتے رہنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَاَهٗ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهٗ وَاِذَا لَمْ یَقُمْ بِهٖ نَسِیَهٗ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جب قرآن یاد کرنے والا کمر

---
1. کتاب صلاۃ المسافرین ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهد القرآن، رقم الحدیث 1844
2. کتاب صلاۃ المسافرین ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهد القرآن، رقم الحدیث 1839
3. کتاب صلاۃ المسافرین ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهد القرآن، رقم الحدیث 1840

کس لے اور دن رات اسے پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو بھول جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 123 اگر کوئی شخص آیت بھول جائے تو اسے یوں کہنا چاہئے ''میں فلاں آیت بھلا دیا گیا۔''

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ سُوْرَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ اَوْ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ .))رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی آدمی کے لئے یوں کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہئے میں فلاں آیت بھلا دیا گیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ قِرَاءَ ةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ آيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ مسجد میں ایک آدمی کی تلاوت سن رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے! اس نے مجھے ایک آیت یاد دلا دی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر یوں کہا جائے ''میں نے آیت بھلا دی۔'' تو اس سے قرآن مجید سے غفلت اور لاپرواہی ثابت ہوتی ہے، لہٰذا ایسا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

مَسئلہ 124 غفلت کی وجہ سے قرآن مجید یاد کر کے بھلا دینے کی سزا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّؤْيَا قَالَ ((اَمَّا الَّذِيْ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَ يَنَامُ عَنِ الصَّلاةِ الْمَكْتُوْبَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهد القرآن، رقم الحديث 1843
❷ كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهد القرآن، رقم الحديث 1838
❸ كتاب الجمعة ، ابواب التهجد ، باب عقد الشيطان على قافية الرأس ، رقم الحديث 1143

فَضْلُ اِسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَ اَسْمَاعِهٖ
قرآن مجید سننے اور سنانے کی فضیلت

مَسئلہ 125 توجہ اور خاموشی سے قرآن مجید کی تلاوت سننے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں۔

﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَO﴾(204:7)

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 204)

مَسئلہ 126 قرآن مجید کی تلاوت سننے کے لئے فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔

﴿ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا O ﴾(78:17)

''فجر کی نماز میں قرآن سننے کے لئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 78)

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ﷛ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ اِنْ تُصِيْبَهٗ فَلَمَّا اجْتَرَّهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((اِقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لاَ اَرَاهَا ، قَالَ : ((وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ ؟)) قَالَ لاَ قَالَ : ((تِلْكَ الْمَلاَئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لاَ تَتَوَارٰى مِنْهُمْ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

[1] كتاب فضائل القرآن باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن، رقم الحديث 5018

حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رات کے وقت سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا بدکنے لگا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدکنے لگا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی تھا انہیں خدشہ ہوا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچائے چنانچہ اسے اپنے پاس بٹھالیا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو ایک سائبان نظر آیا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ اسے مسلسل دیکھتے رہے حتی کہ وہ غائب ہوگیا صبح ہوئی تو حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے حضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہا کرو، اے حُضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہا کرو۔'' (یہ تمہاری سعادت کی بات ہے جو پیش آئی ہے) حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو ڈر گیا تھا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل ہی نہ دے وہ گھوڑے کے بالکل قریب ہی بیٹھا ہوا تھا چنانچہ میں نے سر اٹھا کر اس کی طرف توجہ کی (اور اسے اپنے پاس کرلیا) پھر میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو مجھے سائبان نظر آیا جس میں چراغوں جیسی کوئی چیز روشن تھی میں (گھر سے) باہر نکلا (تاکہ اچھی طرح اسے دیکھ سکوں) لیکن وہ غائب ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا تو جانتا ہے وہ کیا تھا؟'' حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''نہیں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ فرشتے تھے جو تمہاری (اچھی) آواز سن کر قریب آ گئے تھے اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کے وقت لوگ بھی ان فرشتوں کو دیکھ لیتے اور وہ لوگوں کی نظروں سے غائب نہ ہوتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 127 اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن مجید پڑھیں اور وہ سنیں۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَءَ عَلَیْکَ ﴿ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ﴾ قَالَ : وَسَمَّانِیْ لَکَ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قَالَ : فَبَکٰی . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے

[1] کتاب صلاۃ المسافرین ، ابواب فضائل القرآن ، باب قرأۃ القرآن علی اھل الفضل علی المفضول، رقم الحدیث 1865

مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ البینہ تلاوت کروں۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہاں!'' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (یہ سن کر خوشی سے) رونے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تمام قراء کرام رضی اللہ عنہم کے استاد تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کے لئے انہیں ہی امام مقرر فرمایا تھا۔

مسئلہ 128 دوسروں سے قرآن مجید سننا آپ ﷺ پسند فرماتے تھے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 273 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 129 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت اچھی قراءت کرنے والے صحابہ سے قرآن مجید سنتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 289 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 130 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی خوش الحان تلاوت کا ذکر رسول اکرم ﷺ سے کیا تو دونوں کھڑے ہو کر حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی تلاوت سنتے رہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 292 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 131 ایک صحابی کی تلاوت آپ ﷺ غور سے سن رہے تھے۔ آپ ﷺ کو ایک بھولی ہوئی آیت یاد آ گئی تو آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 123 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

✡✡✡

فَضۡلُ الۡوَالِدَيۡنِ لِتَعۡلِيۡمِ وَلَدِهَا

اپنی اولاد کوقرآن مجید کی تعلیم دلوانے کی فضیلت

مَسئلہ 132 اپنی اولاد کوقرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کوقیامت کے روز دوایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا و ما فیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔

مَسئلہ 133 قرآن مجید زبانی یاد کرنے والے کی جنت میں تاجپوشی کی جائے گی۔ اس کے داہنے ہاتھ میں جنت کی بادشاہت کا پروانہ اور بائیں ہاتھ میں جنت میں ہمیشہ رہنے کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ يَجِیۡءُ الۡقُرۡآنُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ : هَلۡ تَعۡرِفُنِیۡ ؟ اَنَا الَّذِیۡ كُنۡتُ اُسۡهِرُ لَيۡلَكَ وَاُظۡمِئُ هَوَ حِرَكَ وَاِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنۡ وَرَاءِ تِجَارَتِهٖ وَاَنَا لَكَ الۡيَوۡمَ مِنۡ وَرَاءِ كُلِّ تَاجِرٍ فَيُعۡطَى الۡمُلۡكَ بِيَمِيۡنِهٖ وَالۡخُلۡدَ بِشِمَالِهٖ وَيُوۡضَعُ عَلٰى رَاۡسِهٖ تَاجُ الۡوَقَارِ وَيُكۡسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيۡنِ لَا تَقُوۡمُ لَهُمُ الدُّنۡيَا وَمَا فِيۡهَا فَيَقُوۡلَانِ : يَا رَبِّ ! اَنّٰى لَنَا هٰذَا ؟ فَيُقَالُ بِتَعۡلِيۡمِ وَلَدِكُمَا الۡقُرۡآنَ......وَاِنَّ صَاحِبَ الۡقُرۡآنِ يُقَالُ لَهٗ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ : اِقۡرَاۡ وَارۡقَ فِی الدَّرَجَاتِ وَرَتِّلۡ كَمَا كُنۡتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنۡيَا فَاِنَّ مَنۡزِلَتَكَ عِنۡدَ آخِرِ آيَةٍ مَعَكَ .رَوَاهُ الطِّبۡرَانِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز قرآن مجید ایک تھکے ماندے آدمی کی شکل میں اپنے پڑھنے والے کے پاس آئے گا اور پوچھے گا ”مجھے پہچانتے ہو؟“ میں ہی وہ

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى الجزء السادس القسم الثانى رقم الحديث 2829

ہوں جس نے تجھے راتوں کو جگایا اور تجھے گرمی میں پیاسا رکھا بے شک ہر تجارت کرنے والا اپنی تجارت کا ثمر حاصل کرنا چاہتا ہے آج میں دوسرے (نیکی کے) تاجروں کو چھوڑ کر تیرے پاس آیا ہوں۔'' چنانچہ (قرآن کی سفارش پر) پڑھنے والے کو دائیں ہاتھ میں بادشاہی دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔ اس کے سر پر وقار اور عزت کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جس کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی قاری کے والدین عرض کریں گے ''اے رب! ہماری یہ عزت افزائی کس عمل کے بدلے میں ہوئی ہے؟'' انہیں جواب دیا جائے گا ''اپنے بیٹے کو قرآن مجید پڑھانے کے بدلے میں۔'' خود قاری سے قیامت کے دن کہا جائے گا ''قرآن مجید جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اسی طرح پڑھ اور جنت کے درجات چڑھتا جا تیرا آخری درجہ وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((تَعَلَّمُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلاَ يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)) قَالَ ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ ((تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا الزَّهْرَوانِ يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ وَاِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقٰى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُوْلُ لَهُ : هَلْ تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُوْلُ : مَا اَعْرِفُكَ ؟ فَيَقُوْلُ اَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِيْ اَظْمَأْتُكَ فِيْ الْهَوَاجِرِ وَاَسْهَرْتُ لَيْلَكَ ، وَاِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَاِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لاَ يَقُوْمُ لَهُمَا اَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُوْلاَنِ بِمَ كُسِيْنَا هٰذَا ؟ فَيُقَالُ بِاَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِيْ دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا فَهُوَ فِيْ صُعُوْدٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ اَوْ تَرْتِيْلاً .)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] **(صحيح)**

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''سورہ بقرہ سیکھو اسے سیکھنا باعث برکت ہے اور چھوڑنا باعث حسرت ہے جادوگر اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔'' آپ ﷺ لمحہ بھر خاموش رہے پھر فرمایا ''سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران سیکھو قیامت

[1] مجمع الزوائد تحقيق عبدالله محمد الدرويش كتاب التفسير باب فى فضل القرآن رقم الحديث 11633

کی روز یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر چمکتا ہوا سایہ کر رہی ہوں گی جیسے دونوں بادل یا چھتری ہوں یا پھر جیسے قطار باندھے پرندوں کی ٹولیاں ہوں قیامت کے روز جب قاری کی قبر شق ہوگی تو قرآن مجید اس سے نحیف ونزار آدمی کی شکل میں ملاقات کرے گا اور پوچھے گا ''کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟'' قاری جواب دے گا ''میں تجھے نہیں پہچانتا۔'' قرآن کہے گا ''میں تیرا ساتھی..قرآن ...ہوں جس نے گرمی میں تجھے پیاسا رکھا راتوں کو جگایا۔ بے شک ہر تاجر نفع حاصل کرنے کے لئے تجارت کرتا ہے اور آج تو ہر دوسری تجارت سے بے نیاز ہے چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں بادشاہی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ دیا جائے گا اور اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا کی ساری دولت حقیر ہوگی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے ''یہ لباس ہمیں کس عمل کی وجہ سے پہنایا گیا ہے؟'' انہیں بتایا جائے گا ''تمہارے بیٹے کے قرآن سیکھنے کی وجہ سے۔'' پھر قاری سے کہا جائے گا ''قرآن مجید پڑھ اور جنت کے بلند وبالا درجات چڑھتا جا۔'' چنانچہ جب تک قاری تلاوت کرتا رہے گا درجات چڑھتا جائے گا خواہ تیز پڑھے یا آہستہ۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔
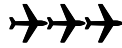
فَضَـــائِلُ بَعْضِ السُّوَرِ الْقُرْاٰنِيَّةِ
بعض قرآنی سورتوں کے فضائل

① فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ
سورہ فاتحہ کی فضیلت

مَسئلہ 134 سورہ فاتحہ جیسی فضیلت رکھنے والی سورہ امتِ محمدیہ ﷺ سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئی۔

مَسئلہ 135 سورہ فاتحہ کا دوسرا نام قرآن عظیم ہے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ، وَ لَا فِي الْاِنْجِيْلِ ، وَلَا فِي الزَّبُوْرِ ، وَ لَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا ، وَ اِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] **(صحيح)**

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، سورہ فاتحہ جیسی سورت نہ توراۃ میں نازل کی گئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں، یہ سات آیتیں ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔‘‘ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورۃ فاتحہ کے مختلف نام جو قرآن مجید یا حدیث شریف میں آئے ہیں وہ یہ ہیں ① ام القرآن ② سبع مثانی (جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے) ③ قرآن عظیم ④ سورہ الحمد ⑤ سورہ الشکر ⑥ سورہ الدعاء ⑦ سورہ الشافیہ، اس سورہ کے ناموں کی کثرت اس کی فضیلت اور عظمت پر دلالت کرتی ہے۔

مَسئلہ 136 سورہ فاتحہ سارے قرآن مجید کا نچوڑ ہے۔

---
[1] ابواب فضائل القران ، باب ماجاء فی فضل فاتحة الكتاب رقم الحديث (2311/3)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اُمُّ الْقُرْآنِ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیُ وَ الْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ام القرآن (یعنی سورۃ فاتحہ) ہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قرآن مجید میں تین مضامین کو بار بار مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اولاً توحید، ثانیاً رسالت، ثالثاً آخرت ...... یہ تینوں مضامین سورہ فاتحہ میں موجود ہیں، لہٰذا اسے ام القرآن (قرآن کی اصل) کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 137 سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

مَسئلہ 138 سورہ فاتحہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : قَسَمْتُ الصَّلاَةَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ﴾ قَالَ اللّٰهُ : حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ ، وَاِذَا قَالَ ﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○﴾ قَالَ اللّٰهُ: اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ ، فَإِذَا قَالَ ﴿ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○﴾ قَالَ : مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَ قَالَ مَرَّةً فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ ، فَإِذَا قَالَ ﴿ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○﴾ قَالَ : هٰذَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّیْنَ ○﴾ قَالَ : هٰذَا لِعَبْدِیْ وَ لِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کردی ہے، لہٰذا میرا بندہ جو سوال کرے گا، اسے ملے گا۔ جب بندہ کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے بندے نے میری تعریف کی۔'' جب بندہ کہتا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے بندے نے میری ثناء کی۔'' اور ایک مرتبہ یوں فرماتا ہے ''بندے نے اپنے کام

[1] كتاب فضائل القرآن ، باب فضل فاتحة الكتاب رقم الحديث 5006

[2] كتاب الصلاة ، باب وجوب قرأة الفاتحة فى كل ركعة رقم الحديث 878

میرے سپرد کردیئے۔'' اور جب بندہ کہتا ہے ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔'' اور جب بندہ کہتا ہے ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان معاملہ ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا۔'' جب بندہ کہتا ہے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ ۝﴾ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''اس بندے کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور اس کے علاوہ جس چیز کا سوال کرے گا وہ بھی اسے دوں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 139 تمام جسمانی عوارض کے لئے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا کا باعث ہے۔ان شاء اللہ!

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّا فِيْ مَسِيْرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا ، فَجَاءَ تْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ : اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ وَ اِنَّ نَفَرَنَا غَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَاءَ فَاَمَرَلَهُ بِثَلاَثِيْنَ شَاةً ، وَ سَقَانَا لَبَنًا ، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً اَوْ كُنْتَ تَرْقِيْ ؟ قَالَ : لاَ ، مَا رَقَيْتُ اِلاَّ بِاُمِّ الْكِتَابِ ، قُلْنَا : لاَ تُحْدِثُوْا شَيْئًا حَتّٰى نَأْتِيَ اَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((وَ مَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ، اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دوران سفر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی ''اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے اور ہمارے (علاج جاننے والے) لوگ غائب ہیں، کیا تمہارے درمیان کوئی دم کرنے والا ہے؟'' ایک آدمی اس کے ساتھ چل دیا حالانکہ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ وہ دم کرتا ہے، لیکن اس نے دم کیا اور سردار ٹھیک ہوگیا۔سردار نے دم کرنے والے کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا ساتھ دودھ بھی پلایا۔ جب دم کرنے والا پلٹ کر واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا ''کیا تو اچھی طرح دم کرنا جانتا ہے'' یا یوں کہا ''کیا تو دم کرتا ہے؟'' اس نے کہا ''نہیں! میں نے تو بس سورہ فاتحہ پڑھی اور پھونک ماردی۔'' بکریوں کے بارے میں ہم نے طے کیا کہ ان کے بارے میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں ۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے نبی اکرم

---

[1] کتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الكتاب رقم الحديث 5007

ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”تجھے کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کرلو اور میرا حصہ بھی رکھنا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دارقطنی کی روایت میں ہے کہ صحابی نے سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 140 جادو، جنون، مرگی اور سایہ جیسی بیماریوں میں صبح وشام تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا بخش ہے۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ ﷺ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا : اِنَّکَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ فَاَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوْهٍ فِی الْقُيُوْدِ فَرَقَاهُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً وَكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْهُ شَيْئًا فَاَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ كُلْ ، فَلَعَمْرِیْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحيح)

حضرت خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ (دوران سفر) وہ ایک قوم سے گزرے تو وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا ”تم اس آدمی (یعنی حضرت محمد ﷺ) کے پاس سے خیر و برکت لے کر آئے ہو، لہٰذا ہمارے آدمی کو دم کردو۔“ پھر وہ ایک آدمی کو لائے جو دیوانہ تھا اور رسیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ صحابی نے تین دن صبح وشام سورہ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا۔ صحابی جب سورہ فاتحہ پڑھ لیتے تو معمولی سی تھوک منہ میں جمع کرکے اس پر پھونک ماردیتے۔ تین دن کے بعد وہ آدمی ہشاش بشاش ہوگیا، جیسے قید سے آزاد ہوگیا ہو۔ ان لوگوں نے صحابی کو اس کا کچھ معاوضہ دیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ساری بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کھالو، میری عمر جس کے اختیار میں ہے اس کی قسم! بعض لوگ جھوٹے دم کرکے معاوضہ لیتے ہیں تم نے تو سچا دم کرکے معاوضہ لیا ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 141 سورہ فاتحہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نور ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 231 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

---

[1] کتاب البیوع ، باب فی کسب الاطباء رقم الحدیث (2918/2)

② فَضْلُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورہ بقرہ کی فضیلت

مَسئلہ 142 جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی رہے اس گھر میں شیطان جن داخل نہیں ہوسکتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ ، وَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ تُقْرَأُ فِیْهِ الْبَقَرَةُ لاَ یَدْخُلُهُ الشَّیْطَانُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 143 سورہ بقرہ کی تلاوت اور سماعت جادو کا بہترین علاج ہے۔

مَسئلہ 144 کوئی جادوگر سورہ بقرہ پر غالب نہیں آ سکتا۔

مَسئلہ 145 سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے سے گھر میں خیروبرکت رہتی ہے۔

مَسئلہ 146 سورہ بقرہ کی تلاوت ترک کرنے سے گھر خیروبرکت سے محروم ہوجاتا ہے۔

مَسئلہ 147 قیامت کے روز سورہ بقرہ اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ ، فَاِنَّهُ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهِ ، اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ : اَلْبَقَرَةَ وَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ ، فَاِنَّهُمَا تَأْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ ، اَوْ كَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ ، اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ ، تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ ، وَ تَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَ لاَ تَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

---

[1] كتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی سورة البقرة و آیة الكرسی

[2] كتاب صلاة المسافرین ، ابواب فضائل قرآن ، باب فضل قرأة القرآن و سورة البقرة رقم الحدیث 1874

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قرآن پڑھا کرو وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا (خصوصاً) دو روشن سورتوں کی تلاوت کرو، سورہ البقرۃ اور سورہ آل عمران قیامت کے روز اس طرح قطار میں آئیں گی جیسے دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا جیسے قطار میں اڑتے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورہ بقرہ (ضرور) پڑھا کرو اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 148 سورہ بقرہ قرآن مجید کی چوٹی ہے۔

مَسئله 149 جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے ، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی (فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے) سورہ بقرہ ہے جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے، شیطان سنتے ہی اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت ''قرآنی آیات کی فضیلت'' کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

③ فَضْلُ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ
سورہ آل عمران کی فضیلت

مَسئله 150 قیامت کے روز سورہ البقرۃ اور سورہ آل عمران، قرآن مجید کی قیادت کرتی ہوئی آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔

---

[1] سلسله الاحاديث الصحيحة للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 588

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانِ الْكِلَابِيِّ ﷺ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ ، تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ آلُ عِمْرَانَ)) وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ ، مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ، قَالَ : ((كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ ، بَيْنَهُمَا شَرْقٌ ، اَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قیامت کے روز قرآن مجید لایا جائے گا اور جو لوگ قرآن پر عمل کرتے تھے وہ بھی لائے جائیں گے۔سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران آگے آگے ہوں گی ۔اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں دیں،جنہیں میں آج تک نہیں بھولا (1) وہ دونوں سورتیں بادل کے دوٹکڑوں کی طرح ہوں گی یا (2) دو کالے رنگ کی چھتریاں ہوں گی جن میں روشنی چمک رہی ہوگی یا (3) دو قطاریں پرندوں کی ہوں گی اور وہ اپنے صاحب کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوسری حدیث مسئلہ نمبر 147 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

④ فَضْلُ سُوْرَةِ هُوْدِ

سورہ ہود کی فضیلت

مَسئلہ 151 سورہ ہود،سورہ الواقعہ،سورہ المرسلات،سورہ النباء اور سورہ التکویر میں بیان کئے گئے واقعات فکرِ آخرت پیدا کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَدْ شِبْتَ قَالَ ((شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَ عَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ وَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ!

---

❶ كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن ، باب فضل قرأة القرآن و سورة البقرة ، رقم الحديث 1876

❷ ابواب تفسير القرآن ، باب و من سورة الواقعة

آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نباء اور سورہ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑤ فَضْلُ سُوْرَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

سورہ بنی اسرائیل کی فضیلت

مَسئلہ 152 رسول اکرم ﷺ رات سونے سے قبل سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لاَ یَنَامُ عَلٰی فِرَاشِهٖ حَتّٰی یَقْرَأَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَ الزُّمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر تلاوت نہیں فرمالیا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑥ فَضْلُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

سورہ کہف کی فضیلت

مَسئلہ 153 سورہ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کرنے والا شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرلیں وہ فتنہ دجال سے بچالیا گیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے اصحاب کہف نے اپنے زمانہ کے ظالم اور جابر بادشاہ کے مظالم سے تنگ آ کر ایک غار میں پناہ لی تھی۔ سورہ کہف کی

---

[1] كتاب صلاة المسافرين ،ابواب فضائل القران باب ما جاء فی من قرأ حرفاً من القرآن

[2] كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القران ، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسی رقم الحديث (2332/3)

آیت نمبر 9 میں اصحاب کہف کا ذکر ہے اور آیت نمبر 10 میں غار میں پناہ لیتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی تھی، اس کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ظالم بادشاہ کے ظلم سے انہیں پناہ دی۔ دجال بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ اصحاب کہف کی مانگی ہوئی دعا دجال کے فتنہ سے لوگوں کو محفوظ رکھے گی۔ بعض اہل علم نے کسی بھی ظالم اور جابر بادشاہ کے ظلم اور جبر سے بچنے کے لئے اس کا پڑھنا مفید قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 154 سورہ کہف کی آخری دس آیات تلاوت کرنے والا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ مَّقَامِهٖ اِلٰی مَكَّةَ وَمَنْ قَرَءَ عَشَرَ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یَضُرَّهٗ .رَوَاهُ الطِّبْرَانِیُّ [1] (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے سورہ کہف اس طرح پڑھی جس طرح نازل ہوئی ہے تو وہ اس کے لئے قیامت کے روز نور ہوگی۔ مکہ سے لے کر اس کی جائے قیام تک، اور جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں، فتنہ دجال اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مسلم کی روایت میں پہلی دس آیات کا ذکر ہے جس کا مطلب ہے کہ پہلی اور آخری دس آیات میں سے جونسی آیات پڑھ لی جائیں وہ فتنہ دجال سے حفاظت کا باعث بنیں گی۔ انشاء اللہ! واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 155 جمعہ کے روز سورہ کہف کی تلاوت کرنے والے کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن کیا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَیْهَقِیُّ [2] (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے جمعہ کے روز سورہ کہف کی تلاوت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن فرما دیتا ہے۔'' اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

1. سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی الجزء السادس القسم الاول رقم الحدیث 2651
2. صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 6346

وضاحت : ''نور'' سے مراد راہنمائی ہے۔مطلب یہ ہے کہ باقاعدگی سے ہر جمعہ سورہ کہف پڑھنے والے کو دین اور دنیا کے تمام معاملات میں اگر کوئی مشکل یا پریشانی پیش آئے تو اللہ تعالیٰ سیدھی راہ کی طرف اس کی راہنمائی فرماتے ہیں۔واللہ اعلم بالصواب!

⊙⊙⊙

⑦ فَضْلُ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ

سورہ سجدہ کی فضیلت

مَسئلہ 156 رسول اکرم ﷺ رات سونے سے قبل سورہ السجدہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 163 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 157 رسول اکرم ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ الدھر کی تلاوت فرماتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑧ فَضْلُ سُوْرَةِ الزُّمَرِ

سورہ الزمر کی فضیلت

مَسئلہ 158 رات سونے سے پہلے رسول اکرم ﷺ سورہ الزمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 152 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑨ فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

سورہ فتح کی فضیلت

مسئلہ 159 سورہ الفتح آپ ﷺ کو دنیا و مافیہا کی ہر نعمت سے زیادہ محبوب تھی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَسِيْرُ مَعَهٗ لَيْلاً فَسَأَلَهٗ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سَأَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ : ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ ، نَزَّرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لاَ يُجِيْبُكَ ، قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَمَامَ النَّاسِ وَ خَشِيْتُ اَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ ، قَالَ : فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ : ((لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات سفر میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھا، لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری بار پوچھا، پھر بھی آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ تیسری بار پوچھا، تب بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دل میں سوچا) ''تجھے تیری ماں گم پائے تو نے تین بار بڑی عاجزی سے سوال کیا، لیکن تینوں بار آپ ﷺ نے تجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنا اونٹ تیز کر دیا اور لوگوں سے آگے نکل گیا لیکن اس بات سے ڈرتا رہا کہ میری اس حرکت پر قرآن مجید نازل نہ ہو جائے اتنے میں ایک پکارنے والے نے زور سے (میرا نام) پکارا۔ میں نے دل میں سوچا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل ہونے کا خدشہ صحیح ثابت ہو گیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''آج رات مجھ پر ایک سورہ نازل کی گئی ہے جو مجھے ہر اُس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے پڑھا ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یاد رہے 6 ہجری میں آپ ﷺ نے کفار سے حدیبیہ کے مقام پر بعض شرائط کے تحت صلح کی تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان شرائط کی وجہ سے رنجیدہ تھے۔ صلح کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ نازل فرمائی اور اس صلح کو عظیم فتح قرار دیا جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مطمئن ہو گئے۔

---

[1] کتاب فضائل القرآن ، باب فضل سورة الفتح، رقم الحديث 5012

⊙⊙⊙

⑩ فَضْلُ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ

سورہ واقعہ کی فضیلت

مَسئلہ 160 سورہ واقعہ میں بیان کئے گئے قیامت کے ہولناک واقعات آخرت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑪ فَضْلُ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ

سورہ جمعہ کی فضیلت

مَسئلہ 161 رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑫ فَضْلُ سُوْرَةِ الْمُنَافِقُوْنَ

سورہ منافقون کی فضیلت

مَسئلہ 162 رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑬ فَضْلُ سُوْرَةِ الْمُلْکِ

سورہ الملک کی فضیلت

مَسئلہ 163 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل سورہ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لاَ یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ ﴿ آلٓمّٓ تَنْزِیْلُ ﴾ ﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ﴾رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی تلاوت نہ فرما لیتے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورہ الم تنزیل کا دوسرا نام سورہ السجدہ ہے۔

مَسئلہ 164 سورہ ملک کی روزانہ تلاوت عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُوْرَةُ تَبٰرَکَ هِیَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سورہ ملک ﴿ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ﴾ عذاب قبر سے رکاوٹ ہے۔اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 165 سورہ ملک قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلاَثُوْنَ آیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهٗ وَ هِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' قرآن مجید میں تیس آیات کی ایک

---

❶ جامع الترمذی ، ابواب فضائل القرآن ، باب ماجاء فی سورة الملک(2315/3)

❷ سلسله احادیث الصحیحه للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1140

❸ جامع الترمذی ، ابواب فضائل القرآن ، باب ماجاء فی سورة الملک ، رقم الحدیث (2316/3)

سورۃ ہے جو (اس کے پڑھنے والے کے لئے) سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا اور یہ سورۃ ﴿تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ﴾ ہے۔'' اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 سورہ ملک اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((سُوْرَۃٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَاھِیَ اِلَّا ثَلاَثُوْنَ آیَۃً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِھَا حَتّٰی اَدْخَلَتْہُ الْجَنَّۃَ وَ ھِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ)) رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ[1] (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایک تیس آیات والی سورۃ ہے جو اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 167 سورہ ملک خود پڑھنی چاہئے اپنے بیوی بچوں، حتی کہ اپنے ہمسایوں کو بھی پڑھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ لِرَجُلٍ اَلاَ اُتْحِفُکَ بِحَدِیْثٍ تَفْرَحُ بِھَا ؟ قَالَ : بَلٰی ! قَالَ : اِقْرَأْ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَ عَلِّمْھَا اَھْلَکَ وَ جَمِیْعَ وَلَدِکَ وَ صِبْیَانَ بَیْتِکَ وَ جِیْرَانَکَ فَاِنَّھَا الْمُنْجِیَۃُ وَالْمُجَادِلَۃُ تُجَادِلُ اَوْتُخَاصِمُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ رَبِّھَا لِقَارِئِھَا وَ تَطْلُبُ لَہٗ اَنْ یُنْجِیَہٗ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ یُنْجِیَ بِھَا صَاحِبَھَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. ذَکَرَہُ ابْنُ کَثِیْرٍ[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے کہا ''کیا میں تجھے ایک ایسی حدیث ہدیہ نہ کروں جس سے تو خوش ہو جائے؟'' اس آدمی نے کہا ''کیوں نہیں، ضرور۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''سورہ تبارک الذی بیدہ الملک خود بھی پڑھو، اپنے اہل و عیال، اپنی اولاد اور اپنے گھر کے تمام بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو بھی پڑھنا سکھاؤ اس لئے کہ وہ (قیامت کے روز عذاب سے) نجات دلانے والی اور جھگڑا کرنے والی ہے۔ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کے لئے اپنے رب سے جھگڑا کرے

[1] صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ،رقم الحدیث 3538

[2] ابن کثیر ، تفسیر سورۃ الملک

گی اور اس کے لئے جہنم کے عذاب سے نجات طلب کرے گی نیز سورہ ملک اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بھی بچائے گی۔اسے ابن کثیر نے نقل کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑭ فَضْلُ سُوْرَةِ الدَّهْرِ
سورہ دھر کی فضیلت

مَسئلہ 168 رسول اکرم ﷺ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں سورہ السجدہ اور سورہ الدھر تلاوت فرمایا کرتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلاَةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر (کی پہلی رکعت) میں سورہ السجدہ اور (دوسری رکعت میں) سورہ الدھر کی تلاوت فرماتے اور جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون کی تلاوت فرماتے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورہ الدھر کا دوسرا نام ''سورہ الانسان'' ہے۔

⊙⊙⊙

⑮ فَضَلُ الْمُسَبِّحَاتِ
مسبحات کی فضیلت

مَسئلہ 169 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل مسبحات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَرْقُدَ وَ يَقُوْلُ ((اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ اٰيَةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

---

[1] كتاب الجمعة ، باب ما يقرء في يوم الجمعة، رقم الحديث 2031

[2] ابواب فضائل القران ، باب ماجاء فيمن قرأ حرفًا من القرآن ماله من الاجر (2333/3)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے ''ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مسبحات وہ سورتیں ہیں جو لفظ سُبْحَان یا سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ سے شروع ہوتی ہیں۔ درج ذیل سورتیں مسبحات میں شامل ہیں: ① بنی اسرائیل ② الحدید ③ الحشر ④ الصف ⑤ الجمعۃ ⑥ التغابن ⑦ الاعلیٰ۔
② مسبحات میں سے وہ کون سی آیت ہے جو ایک ہزار آیت سے بہتر ہے؟ اہل علم کے نزدیک وہ آیت اسی طرح مخفی رکھی گئی ہے جس طرح لیلۃ القدر مخفی رکھی گئی ہے یا جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی مخفی رکھی گئی ہے تاکہ لوگ زیادہ اجر و ثواب کے لئے زیادہ محنت کریں۔ واللہ اعلم بالصواب!

⊙⊙⊙

⑯ فَضَلُ سُوْرَةِ الْمُرْسَلاَتِ

سورہ المرسلات کی فضیلت

مَسئلہ 170 سورہ المرسلات میں بیان کئے گئے قیامت کے واقعات آخرت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑰ فَضَلُ سُوْرَةِ النَّبَاءِ

سورہ النباء کی فضیلت

مَسئلہ 171 سورہ النباء کی تلاوت سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑱ فَضَلُ سُوْرَةِ التَّكْوِيْرِ

سورہ التکویر کی فضیلت

مَسئلہ 172 سورہ التکویر کی تلاوت کرنے والا کھلی آنکھوں سے قیامت کی مناظر دیکھتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّہٗ رَأْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَأْ ﴿اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اپنی آنکھوں سے قیامت کا منظر دیکھنا پسند کرتا ہے اسے سورہ التکویر، سورہ الانفطار اور سورہ الانشقاق کی تلاوت کرنی چاہئے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑲ فَضَلُ سُوْرَۃِ الْاِنْفِطَارِ

سورہ الانفطار کی فضیلت

مَسئلہ 173 قیامت کی یاد تازہ کرنے کے لئے سورہ الانفطار کی تلاوت کرنی چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 172 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑳ فَضَلُ سُوْرَۃِ الْاِنْشِقَاقِ

سورہ الانشقاق کی فضیلت

---

1. ابواب تفسیر القرآن ، باب و من سورۃ اذا الشمس کورت

مَسئلہ 174 سورہ الانشقاق کی تلاوت آخرت کی فکر پیدا کرتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 172 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

㉑ فَضَائِلُ سُوْرَةِ الْاَعْلٰى

سورہ الاعلیٰ کی فضیلت

مَسئلہ 175 رسول اکرم ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِى الْعِيْدَيْنِ وَ فِى الْجُمُعَةِ ﴿بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ ﴿ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ قَالَ وَ اِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِىْ يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِى الصَّلاَتَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت نعمان بن بشیر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ میں ﴿ سَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ اور ﴿ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی تلاوت فرماتے اور جب عید اور جمعہ اکٹھے آتے تب بھی دونوں نمازوں میں یہی دو سورتیں تلاوت فرماتے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 176 نماز وتر کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

㉒ فَضْلُ سُوْرَةِ الْغَاشِيَة

سورہ الغاشیہ کی فضیلت

---

[1] کتاب الجمعة ، باب ما يقرء فى صلاة الجمعة، رقم الحديث 2028

مسئلہ 177 رسول اکرم ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 175 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

㉓ فَضَائِلُ سُوْرَةِ الْكٰفِرُوْنَ

سورہ الکافرون کی فضیلت

مسئلہ 178 ایک مرتبہ سورہ الکافرون پڑھنے کا ثواب ایک چوتھائی قرآن مجید پڑھنے کے برابر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((﴿إِذَا زُلْزِلَتْ ﴾ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ ﴿ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] **(صحیح)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سورہ زلزال نصف قرآن کے برابر ہے، سورہ الاخلاص ایک تہائی کے برابر ہے اور سورہ الکافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مذکورہ بالا حدیث میں سورہ زلزال کی فضیلت کا حصہ ضعیف ہے باقی صحیح ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الثالث رقم الحدیث 2318

② سورہ کافرون کی تلاوت کرنے سے یقیناً ایک چوتھائی قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب مل جاتا ہے یا سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے سے ایک تہائی قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب مل جاتا ہے، لیکن قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت سے قاری کو جو فوائد حاصل ہوتے ہیں مثلاً ایمان میں اضافہ ہونا، تقویٰ اور نیکی میں اضافہ ہونا، اللہ کا ڈر پیدا ہونا، جنت کی طلب اور جہنم کی پناہ کی فکر کرنا، مسائل اور احکام سے آگاہ ہونا وغیرہ ان تمام فوائد سے قاری محروم رہتا ہے۔ پس یہ برابری محض اجر و ثواب کے اعتبار سے ہے باقی امور کے اعتبار سے نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 179 سورہ الکافرون، مومن کو شرک سے بری کرنے والی سورت ہے۔

---

[1] ابواب فضائل القرآن ، باب ماجاء فی سورہ اذا زلزلت ، رقم الحدیث (2318/3)

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ ، فَقَالَ ((اِقْرَأْ ﴿ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی چیز بتایئے جو میں سوتے وقت پڑھوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ پڑھو یہ شرک سے بری کرنے والی سورہ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 180 فجر کی دوسنتوں میں سورہ الاخلاص اور سورہ الکافرون پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نِعْمَتِ السُّوْرَتَانِ يَقْرَأُ بِهِمَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ وَ ﴿ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ ﷺ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں میں پڑھی جانے والی بہترین سورتیں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ اور ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ ہیں۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 181 سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا زہریلے جانور کے کاٹے کا بہترین علاج ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَدَغَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَقْرَبٌ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لاَ تَدَعُ مُصَلِّيًا وَ لاَ غَيْرَهُ)) ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَ مِلْحٍ وَ جَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَ يَقْرَأُ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ وَ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❸ (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دوران نماز میں نبی اکرم ﷺ کو بچھو نے کاٹ لیا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ''اللہ لعنت کرے بچھو پر یہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو۔'' پھر آپ ﷺ نے

---

❶ ابواب الدعوات ، باب ما جاء فیمن یقرأ القرآن عند المنام و منه ، رقم الحدیث (2709/3)

❷ سلسله احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1480

❸ سلسله احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 548

پانی اور نمک منگوایا اور (دونوں کو ملا کر کاٹنے کی جگہ پر) ملا اور ساتھ سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کیا۔اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ابن ابی شیبہ کی روایت میں سورہ الکافرون کے بجائے سورہ الاخلاص اور معوذتین کا ذکر ہے (ممکن ہے ایک بار سورہ اخلاص پڑھی ہو، دوسری بار سورہ الکافرون پڑھی ہو) اور یہ بھی وضاحت ہے کہ آپ ﷺ اس وقت تک پڑھ کر دم کرتے رہے جب تک آرام نہیں آیا۔واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 182 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ فِیْ رَكْعَتَیِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَیِ الْاِخْلَاصِ ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں سے ایک میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تلاوت فرمائی۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 183 تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾ وَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ فِی الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ آخِرِهِنَّ . رَوَاهُ النِّسَائِیُّ[2] (صحیح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ، دوسری میں سورہ کافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص تلاوت فرماتے اور سلام آخری رکعت ہی میں پھیرتے۔اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

㉔ فَضْلُ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ
سورہ اِخلاص کی فضیلت

---

[1] کتاب الحج ، باب جاء ما یقرا فی رکعتی الطواف

[2] صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1640

مَسئلہ 184 سورہ اِخلاص پڑھنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلاً عَلٰى سَرِيَّةٍ وَ كَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلاَتِهِمْ فَيَخْتِمُ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((سَلُوْهُ ، لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ)) فَسَأَلُوْهُ ، فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ ، فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ بِهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی قیادت میں لشکر بھیجا وہ صاحب جب نماز پڑھاتے تو اپنی قرأت سورہ الاخلاص پر ختم کرتے ، جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس سے دریافت کرو، وہ ایسا کیوں کرتا رہا؟'' لوگوں نے اس سے دریافت کیا، تو اس نے جواب دیا ''یہ سورہ، رحمٰن کی صفت بیان کرتی ہے، لہٰذا میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔'' (یہ جواب سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسے آگاہ کردو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 185 ایک مرتبہ سورہ اِخلاص پڑھنے کا ثواب ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

مَسئلہ 186 رسول اکرم ﷺ نے روزانہ رات سونے سے پہلے سورہ اخلاص پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟)) قَالُوْا : وَ كَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ ((﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تمہارے لئے ممکن نہیں کہ روزانہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ایک تہائی قرآن ہم کیسے پڑھ سکتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سورہ الاخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قرأة ﴿قل هو الله احد﴾، رقم الحديث 1347

❷ كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قرأة ﴿قل هو الله احد﴾، رقم الحديث 1344

مَسئلہ 187 سورہ اِخلاص سے محبت اوراس کی کثرتِ تلاوت جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلاً یَقْرَأُ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَجَبَتْ)) قُلْتُ : وَ مَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ ((اَلْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔آپ ﷺ نے ایک آدمی کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے ہوئے سنا،تو آپ ﷺ نے فرمایا ’’اس کے لئے واجب ہوگئی۔‘‘ میں نے عرض کیا ’’کیا واجب ہوگئی؟‘‘ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’جنت۔‘‘ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَؤُمُّهُمْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ ، فَکَانَ کُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً یَقْرَأُ لَهُمْ فِی الصَّلاَةِ یَقْرَأُبِهَا ، اِفْتَتَحَ بِ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا ، ثُمَّ یَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی مَعَهَا وَ کَانَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ ، فَکَلَّمَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالُوْا : اِنَّکَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ، ثُمَّ لاَ تَرٰی اَنَّهَا تُجْزِئُکَ حَتّٰی تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی ، فَاِمَّا اَنْ تَقْرَأَ بِهَا ، وَ اِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَ تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی ، قَالَ : مَا اَنَا بِتَارِکِهَا ، اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّکُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَ اِنْ کَرِهْتُمْ تَرَکْتُکُمْ وَ کَانُوْا یَرَوْنَهُ اَفْضَلَهُمْ وَ کَرِهُوْا اِنْ یَؤُمَّهُمْ غَیْرُهُ ، فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ ((یَا فُلاَنُ ! مَا یَمْنَعُکَ مِمَّا یَأْمُرُبِهٖ اَصْحَابُکَ؟ وَ مَا یَحْمِلُکَ اَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ ؟)) فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنِّیْ اُحِبُّهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ ❷ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی مسجد قباء میں لوگوں کی امامت کراتا تھا وہ جب بھی نماز میں کسی سورہ کی تلاوت کرتا تو پہلے ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتا،اس کے بعد کوئی دوسری سورہ تلاوت کرتا ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا لوگوں نے اسے کہا کہ تم پہلے سورہ اخلاص پڑھتے ہو پھر یہ سمجھتے ہو کہ یہ سورہ نماز کے لئے کافی نہیں اور کوئی دوسری سورہ بعد میں پڑھتے ہو، تمہیں چاہئے کہ یا تو سورہ اخلاص ہی پڑھو یا پھر اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورہ پڑھ لو۔اس نے کہا میں سورہ اخلاص کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تم پسند کرتے

❶ ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء فی سورة الاخلاص، رقم الحدیث (3220/3)

❷ ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء فی سورة الاخلاص، رقم الحدیث (2323/3)

ہوتو میں تمہاری امامت کراتا ہوں اگر نا پسند کرتے ہوتو میں چھوڑ دیتا ہوں ۔لوگ اس شخص کو اپنے درمیان سب سے زیادہ متقی سمجھتے تھے ، لہٰذا انہوں نے کسی دوسرے کو امام بنانا پسند نہ کیا۔ جب لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بات سے آگاہ کیا۔آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا ''تو نے اپنے ساتھیوں کی بات کیوں نہیں مانی اور ہر رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیوں کرتے رہے؟'' اس نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سورہ سے محبت کرتا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ حدیث سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نماز میں سورتوں کی بالترتیب تلاوت کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ 188 دس مرتبہ سورہ اِخلاص پڑھنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ حَتّٰى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1] (صحيح)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ آخر تک دس بار پڑھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر تعمیر کرتے ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 189 شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لئے سورہ الاخلاص پڑھ کر داہنی جانب تین مرتبہ تھوکنا چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((يُوْشِكُ النَّاسَ يَتَسَاءَلُوْنَ بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلُ قَائِلُهُمْ هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ؟ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ اَحَدُكُمْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاَثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [2] (حسن)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ایک وقت آئے گا لوگ ایک دوسرے سے (بہت زیادہ) سوال کریں گے حتی کہ ایک کہنے والا کہے گا

[1] سلسله احاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 589

[2] كتاب السنة ، باب فى الجهمية

''اچھا مخلوق کو تو اللہ نے پیدا فرمایا ہے، اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا ہے؟'' جب لوگ ایسی بات کریں تو کہنا ﴿ اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ ''اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔'' پھر تین مرتبہ بائیں طرف تھوک کر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 190 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 182 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 191 تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 192 نماز فجر کی پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور دوسری میں يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 180 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

㉕ فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَلَقِ
سورہ الفلق کی فضیلت

مَسئلہ 193 سورہ الفلق اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷛ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهٖ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ ((لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[1] (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر ﷛ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ (اونٹنی پر) سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور عرض کیا ''مجھے سورہ ہود اور

[1] کتاب الاستعاذة ، باب ما جاء فی سورتی المعوذتین (5027/3)

سورہ یوسف پڑھائیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' اللہ کے نزدیک سورہ فلق سے بہتر سورہ تم کوئی نہیں پڑھ سکتے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

㉖ فَضْلُ مُعَوِّذَتَيْنِ[1]

معوذتین کی فضیلت

مَسئلہ 194 اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لئے معوذتین سے بہتر کوئی سورہ نہیں۔

مَسئلہ 195 معوذتین آفاتِ سماوی مثلاً طوفان، زلزلہ، سیلاب، قحط سالی، آندھی اور ژالہ باری وغیرہ سے بھی اللہ کی پناہ مہیا کرتی ہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ : بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ ، اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَ ظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وَ يَقُوْلُ ((يَا عُقْبَةُ ! تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[2] (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جحفہ (جگہ کا نام) اور ابواء (جگہ کا نام) کے درمیان ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک ہمیں آندھی اور شدید تاریکی نے آلیا۔ رسول اکرم ﷺ نے معوذتین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی شروع کر دی اور فرمایا'' اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان سے بہتر کوئی سورت نہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَابِسِ الْجُهَنِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ ؟)) قَالَ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ ((﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[3] (صحيح)

---

[1] معوذتین یا معوذات سے مراد قرآن مجید کی آخری دو سورتیں ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ ہیں۔

[2] مشكوة المصابيح ، للالبانى ، كتاب فضائل القرآن ، الفصل الثانى ، رقم الحديث 2162

[3] كتاب الاستعاذة ، باب ما جاء فى سورتى المعوذتين ، باب 1 (5020/3)

حضرت ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا ”کیا میں تمہیں پناہ مانگنے والوں کی بہترین دعا نہ بتاؤں؟“ صحابی نے عرض کیا ”کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ یہ دونوں سورتیں پناہ مانگنے والی ہیں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 196 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے سے پہلے اور جاگنے کے بعد معوذتین پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلاَ اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ)) قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ فَاَقْرَأَنِیْ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ فَاُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَءَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِیْ فَقَالَ ((كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَ قُمْتَ)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ [1] (حسن)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا میں تجھے دو ایسی سورتیں نہ سکھاؤں جو ان سب سورتوں سے بہتر ہیں، جنہیں لوگ پڑھتے ہیں؟“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھائی۔ اتنے میں نماز کھڑی ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جن میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو فرمایا ”اے عقبہ! ان سورتوں کی اہمیت سمجھ پائے ہو (یا نہیں)؟“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب بھی سونے لگو تو یہ دونوں سورتیں پڑھو اور جب جاگو تب بھی یہ دونوں سورتیں پڑھو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 197 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنِّسَائِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ [2] (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

1. کتاب الاستعاذة ، باب ما جاء فی سورتی المعوذتين ، رقم الحديث 5434
2. سلسله احاديث الصحيحة ، للالبانی ، الجزء السادس ، القسم الثانی، رقم الحديث 1523

مَسئلہ 198 انسانوں کی نظر بد اور جن شیاطین کے اثرات مثلاً جادو، سایہ جنون، وساوس، حسد اور شیطانی خیالات وغیرہ سے بچنے کے لئے معوذتین سے بڑھ کر موثر کوئی دعا نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ؓ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَ عَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَا وَ تَرَکَ مَا سِوَاهُمَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر (بد) سے بچنے کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے باقی تمام دعائیں ترک کردیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنالیا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 199 رسول اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی، جسے پڑھنے کے بعد رسول اکرم ﷺ مکمل طور پر جادو کے اثر سے آزاد ہو گئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 260 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 200 معوذتین جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے سب سے بہتر اور موثر دم ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 260 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 201 مرض الموت میں معوذتین پڑھ کر دم کرنے سے جان کنی کی تکلیف آسان ہوگی۔ ان شاء اللہ!

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ یَنْفُثُ ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ کُنْتُ اَقْرَأُ عَلَیْهِ وَ اَمْسَحُ بِیَدِهٖ رَجَاءَ بَرَکَتِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے

❶ ابواب الطب ، باب ماجاء فی الرقیة بالمعوذتین (1681/2)

❷ کتاب فضائل القرآن ، باب فضل العوذات 5016

اوپر پھونکتے جب (مرض الموت میں) آپ کی بیماری شدت اختیار کرگئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ ﷺ پر پھونکتی اور برکت کی خاطر آپ ﷺ کا دست مبارک آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 202 معوذتین فضیلت اور اجروثواب کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ ؟ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم نے غور کیا آج کی رات مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ اس سے پہلے کبھی ایسی آیات نہیں دیکھی گئیں اور وہ ہیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

(27) فَضْلُ سُوْرَةِ الْاِخْلاَصِ، سُوْرَةِ الْفَلَقِ ، سُوْرَةِ النَّاسِ

سورہ اِخلاص،سورہ الفلق اور سورہ الناس کی فضیلت

مسئلہ 203 تورات ، زبور ، انجیل حتی کہ قرآن مجید میں بھی سورہ اخلاص ،سورہ الفلق اور سورہ الناس جیسے فضائل کی کوئی دوسری سورت نہیں۔

مسئلہ 204 رسول اکرم ﷺ نے صحابی کو روزانہ رات سوتے وقت سورہ اخلاص ، الفلق اور سورہ الناس پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ ! صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَ اعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)) قَالَ : ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ ! اَمْلِكْ لِسَانَكَ وَ ابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ وَ لْيَسَعْكَ بَيْتُكَ)) قَالَ : ثُمَّ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ ! اَلاَ اُعَلِّمُكَ سُوَرًا مَا

[1] كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب فضل قرأة المعوذتين، رقم الحديث 1348

اُنْزِلَتْ فِی التَّوْرَاۃِ وَ لاَ فِی الزَّبُوْرِ وَ لاَ فِی الْاِنْجِیْلِ وَ لاَ فِی الْفُرْقَانِ مِثْلُهُنَّ لاَ یَأْتِیَنَّ عَلَیْکَ لَیْلَۃٌ اِلاَّ قَرَأْتَهُنَّ فِیْهَا ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے عقبہ! جو قطع رحمی کرے اس سے تو صلہ رحمی کر جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر۔'' عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عقبہ! اپنی زبان کو روک، اپنے گناہوں پر آنسو بہا اور اپنے گھر میں بیٹھا رہ۔'' عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے عقبہ! کیا میں تجھے ایسی سورہ نہ سکھاؤں کہ اس جیسی سورہ نہ تورات میں نازل ہوئی ہے نہ زبور میں نہ انجیل میں اور نہ قرآن میں۔ سن! تجھ پر کوئی ایسی رات نہ گزرنے پائے جس میں تو یہ سورتیں نہ پڑھے ① قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ② قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ③ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 205 صبح شام تین مرتبہ سورہ اخلاص، تین مرتبہ سورہ الفلق اور تین مرتبہ سورہ الناس پڑھنا تمام بیماریوں، پریشانیوں اور تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔

عَنْ خُبَیْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃِ مَطَرٍ وَ ظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِیُصَلِّیَ لَنَا فَاَدْرَکْنَاهُ فَقَالَ ((أَصَلَّیْتُمْ ؟)) فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا، فَقَالَ ((قُلْ)) فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا، ثُمَّ قَالَ ((قُلْ)) فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا ، ثُمَّ قَالَ ((قُلْ)) فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَ حِیْنَ تُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❷ (حسن)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شدید بارش اور تاریکی کی رات میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے نکلے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرلیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟'' میں نے کوئی جواب نہ دیا، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کہہ'' میں نے جواب

---

❶ سلسلہ احادیث الصحیحۃ ، للالبانی ، الجزء السادس ، القسم الثانی ، رقم الحدیث 2861

❷ ابواب النوم ، باب ما یقول اذا اصبح ، رقم الحدیث (4241/3)

میں کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا ''کہہ'' میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا، پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا ''کہہ'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''شام اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورہ اخلاص اور تین مرتبہ معوذتین پڑھو یہ ہر مصیبت اور تکلیف سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 206 رات سونے سے قبل سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھنا اور دونوں ہتھیلیوں پر پھونک کر سارے بدن پر پھیرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا آوَى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ وَ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَ مَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب سونے کے لئے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے ان پر پھونک مارتے اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ پڑھتے پھر اپنے جسم مبارک پر جہاں تک ہو سکتا دونوں ہتھیلیاں پھیرتے۔ پہلے سر مبارک پر ہاتھ پھیرتے پھر چہرہ مبارک اور سامنے کے بدن پر پھیرتے آپ ﷺ یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 207 تمام قسم کے شیطانی شرور وفتن، وساوس اور دیگر مصائب وآلام سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کے لئے سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس سے بہتر کوئی سورت نہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ؓ قَالَ بَيْنَا ! اَنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاحِلَتَهٗ فِيْ غَزْوَةٍ اِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ ! قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ : يَا عُقْبَةُ ! قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ ؟ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَرَأَ السُّوْرَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَاْتُ مَعَهٗ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَقَرَاْتُ مَعَهٗ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ ((مَا

[1] كتاب فضائل القرآن ، باب فضل المعوذات ، رقم الحديث 1268

تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ اَحَدٌ)) .رَوَاهُ النِّسَائِیُّ [1] **(صحیح)**

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کہہ!'' میں نے کان آپ ﷺ کی طرف لگادیئے آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا ''اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کہہ!'' میں پوری طرح آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوگیا آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا ''اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کہہ!'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**'' اور آخر تک سورہ پڑھی پھر **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر آپ ﷺ نے **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی حتی کہ اسے مکمل کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان تینوں سورتوں سے بہتر کوئی سورہ نہیں پائی گئی جس کے ذریعے پناہ مانگی جاسکے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

---

[1] کتاب الاستعاذۃ ، باب ما جاء فی سورتی المعوذتین، رقم الحدیث (3/5018-1)

فَضْــــلُ بَعْضِ اٰیَاتِ الْقُرْاٰنِیَّـــةِ
بعض قرآنی آیات کی فضیلت

① فَضْلُ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾(1:1-7)
"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کہنے کی فضیلت

مَسئلہ 208 جس کھانے کو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر کھایا جائے اس میں برکت پڑ جاتی ہے۔

﴿ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذُوالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ ○﴾ (78:55)

"تیرے رب ذوالجلال والاکرام کا نام بڑی برکت والا ہے۔" (سورہ الرحمٰن، آیت نمبر 78)

عَنْ وَحْشِیٍّ ﷺ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا نَأْکُلُ وَلاَ نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّکُمْ تَأْکُلُوْنَ مُتَفَرِّقِیْنَ ؟ قَالُوْا نَعَمْ ! قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَاذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ یُبَارَکُ لَکُمْ فِیْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "شاید تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو؟" انہوں نے عرض کیا "ہاں! یارسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے فرمایا "کھانا اکٹھے کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے کھانے میں برکت ڈال دیں گے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الاطعمه باب الاجتماع علی الطعام ، رقم الحدیث (2657/2)

مَسئلہ 209 جس کھانے سے قبل بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے میں شیطان بھی شریک ہوجاتا ہے اور برکت اٹھالی جاتی ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِىْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ❶ (صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے پر شیطان کو اختیار حاصل ہوجاتا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کھانا کھانے سے پہلے صرف ''بسم اللہ'' پڑھا جائے یا ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' دونوں طرح درست ہے۔ان شاء اللہ!

مَسئلہ 210 رات سونے سے قبل دروازے بند کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھ لی جائے تو شیطان اس دروازہ کو نہیں کھول سکتا۔

مَسئلہ 211 جس چیز پر ''بسم اللہ'' پڑھ لی جائے شیطان اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(رات سونے سے قبل) بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کیا کرو کیونکہ بسم اللہ پڑھ کر بند کئے گئے دروازے شیطان کھول نہیں سکتا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 212 جو کام ''بسم اللہ'' پڑھ کر کئے جائیں وہ شیاطین جنات کے شرور وفتن سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔

مَسئلہ 213 سونے سے پہلے، گھر کے دروازے بند کرنے سے پہلے، روشنی بجھانے سے پہلے اور برتن ڈھانپنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ اَوْ قَالَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا

❶ كتاب الاطعمة باب التسمية على الطعام ، رقم الحديث (3201/2)

❷ كتاب الاشربة ، باب تغطيه الاناء ، رقم الحديث 5623

صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْھُمْ وَاغْلِقْ بَابَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاطْفِیْٔ مِصْبَاحَکَ وَ اذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَ أَوْکِ سِقَاءَ کَ وَ اذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرْ اِنَاءَ کَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَیْہِ شَیْئًا .رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب رات کا اندھیرا چھا جائے تو اپنے بچوں کو گھروں میں روک لیا کرو کیونکہ اس وقت شیطان اور جن پھیل جاتے ہیں عشاء سے کچھ دیر بعد بچوں کو چھوڑ دو اور گھر کا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرو، چراغ بسم اللہ کہہ کر بجھاؤ، پانی کا برتن بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپ دو اور دوسرے برتن بھی بسم اللہ کہہ کر ڈھانپو اگر برتن ڈھانپنے کے لئے کوئی ڈھکن نہ ملے تو کوئی چیز آڑی رکھ دو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 214 گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ پڑھنے والے کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

مَسئلہ 215 گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ پڑھنے والے سے شیطان الگ ہو جاتا ہے اور آدمی شیطان کے شرور وفتن سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِہٖ فَقَالَ ((بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ)) قَالَ : یُقَالُ حِیْنَئِذٍ ھُدِیْتَ وَکُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَیَتَنَحّٰی لَہُ الشَّیَاطِیْنُ وَیَقُوْلُ لَہُ شَیْطَانٌ آخَرُ کَیْفَ لَکَ بِرَجُلٍ قَدْ ھُدِیَ وَکُفِیَ وَوُقِیَ .رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗد❷ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے ((بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ)) ترجمہ ”اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں نہیں ہے۔“ اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے سارے کاموں میں تیری رہنمائی کی گئی تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جس کی رہنمائی کی گئی' کفایت کیا گیا

---

❶ کتاب بدء الخلق باب صفة ابلیس وجنوده(3280)

❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4249

اور محفوظ کیا گیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 216 ''بِسۡمِ اللّٰہِ'' کہنے سے جن شیاطین بنی آدم کی شرمگاہ کونہیں دیکھ سکتے۔

عَنۡ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ سَتۡرُ مَا بَیۡنَ اَعۡیُنِ الۡجِنِّ وَعَوۡرَاتِ بَنِیۡ آدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُھُمُ الۡخَلاَءَ اَنۡ یَّقُوۡلَ بِسۡمِ اللّٰہِ .رَوَاہُ التِّرۡمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بسم اللہ کہنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم (مرد یا عورت) کی شرم گاہ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 217 بسم اللہ پڑھنے سے انسان شیطان کے حملہ سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ اَنَّـہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوۡلَ ((اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیۡتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰـہَ عَزَّوَجَلَّ عِنۡدَ دُخُوۡلِہٖ وَعِنۡدَ طَعَامِہٖ ، قَالَ الشَّیۡطَانُ لاَ مَبِیۡتَ لَکُمۡ وَلاَ عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَـمۡ یَـذۡکُـرِ اللّٰہَ عِنۡدَ دَخُوۡلِہٖ قَالَ الشَّیۡطَانُ اَدۡرَکۡتُمُ الۡمَبِیۡتَ وَاِذَا لَمۡ یَذۡکُرِ اللّٰہَ عِنۡدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدۡرَکۡتُمُ الۡمَبِیۡتَ وَالۡعَشَاءَ .رَوَاہُ مُسۡلِمٌ[2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اور کھانا کھانے سے پہلے اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے ''یہاں تمہارے لئے نہ ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے'' اور جب آدمی اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے ''تمہیں یہاں ٹھکانہ مل گیا'' اور جب آدمی کھانے سے پہلے اللہ عزوجل کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے ''تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 218 ہمبستری سے قبل بسم اللہ پڑھنے والے میاں بیوی کی اولاد کو اللہ تعالیٰ شیطان کے شر سے محفوظ فرمادیتے ہیں۔

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ لَوۡ اَنَّ اَحَدَھُمۡ اِذَا اَرَادَ اَنۡ یَّـاتِیَ اَھۡلَہٗ قَالَ ((بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّیۡطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیۡطَانَ مَا رَزَقۡتَنَا))فَاِنَّہٗ اَنۡ یُقَدَّرَ بَیۡنَھُمَا وَلَدٌ فِیۡ ذٰلِکَ لَمۡ یَضُرَّہٗ شَیۡطَانٌ اَبَدًا. مُتَّفِقٌ عَلَیۡہِ[3]

---

[1] کتاب الجمعة، باب ما ذکر من التسمیة عند دخول الخلاء ، رقم الحدیث (496/1)

[2] کتاب الاشربة ، باب آداب الطعام والشرب، رقم الحدیث 5262

[3] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 828

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب لوگوں میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یوں کہے ((اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس اولاد سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔)) پس اگر اس ہم بستری کے دوران ان کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 219 ''بسم اللہ'' پڑھنے سے شیطان ذلیل اور رسوا ہوتا ہے۔

عَنْ رَجُلٍ قَالَ : كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرَتْ دَابَّتُهُ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لاَ تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُوْلُ بِقُوَّتِىْ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اچانک گدھے نے ٹھوکر کھائی میں نے کہا ''ہلاک ہو شیطان!'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ایسے نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو اس سے شیطان کی تعظیم ہوگی اور وہ اکڑ کر گھر کے برابر (یعنی خوشی سے پھول کر کپا) ہو جائے گا اور وہ سمجھے گا کہ میرے پاس اسے گرانے کی طاقت ہے اگر بسم اللہ پڑھو گے تو اس سے شیطان حقیر اور ذلیل ہو گا حتی کہ مکھی کے برابر ہو جائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 220 ناگہانی آفت آنے پر ''بِسْمِ اللّٰه'' پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَ وَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ نَاحِيَةٍ فِىْ اِثْنَىْ عَشَرَ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ وَ فِيْهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ﷺ فَاَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ : اَنَا ، فَقَاتَلَ طَلْحَةُ : قِتَالَ الْاَحَدَ عَشَرَ حَتّٰى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ اَصَابِعُهُ ، فَقَالَ : حَسِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلاَئِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ)) رَوَاهُ النَّسَائِىُّ[2] (حسن)

---

[1] كتاب الادب باب لا يقال خبثت نفسى ، رقم الحديث ، باب رقم 85 ، (4168/3)

[1] كتاب الجهاد، باب ما يقول من يطعنه العدو، رقم الحديث (2951/2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غزوہ احد کے روز نبی اکرم ﷺ بارہ انصاریوں کے ساتھ الگ تھلگ رہ گئے۔ ان میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ مشرکوں نے ان کا گھیراؤ کرلیا۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف پلٹتے ہوئے فرمایا ''ان لوگوں سے کون نمٹے گا؟'' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں!'' چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تنہا گیارہ آدمیوں کے برابر قتال کیا حتی کہ آپ ﷺ کے ہاتھ پر (مشرک کی تلوار کی) ایسی ضرب لگی جس سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ گئیں اور ان کے منہ سے ''سی'' کی آواز نکلی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تو بسم اللہ کہتا تو فرشتے تجھے اوپر اٹھا لیتے حتی کہ لوگ بھی دیکھتے۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو (ناکام) پھیر دیا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

② فَضْلُ ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ﴾(156:2)

''اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' کہنے کی فضیلت

مَسئله 221 مصیبت اور پریشانی کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

﴿ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ ﴾(2:155-157)

''اور خوشخبری دے دیجئے صبر کرنے والوں کو جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ان کے رب کی طرف سے ان پر بڑا فضل اور بڑی رحمت ہوگی یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 155 تا 157)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

---

[1] كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المصيبة، رقم الحديث 2126

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ اللہ عزوجل کے حکم کردہ کلمات ((اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا)) ترجمہ: ''ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اس مصیبت کے بدلہ میں ثواب عطا فرما اور اس (محروم شدہ) سے بہتر چیز عطا فرما۔'' کہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر چیز عطا فرماتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

③ فَضْلُ ﴿ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ...... ﴾(163:2)

'' وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ '' کہنے کی فضیلت

مسئلہ 222 وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے گی وہ قبول ہوتی ہے۔

عَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ آلِ عِمْرَانَ آلٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1]

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ① وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ''اور تمہارا الٰہ تو بس ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں وہ بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 163) ② اور سورہ آل عمران کی ابتدائی آیت یعنی آلٓمّٓ ○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ○ ''الف لام میم، کوئی الٰہ نہیں مگر وہ، زندہ اور تھامنے والا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 1 تا 2) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''اسم اعظم کے واسطہ سے جو دعا مانگی جائے گی وہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔'' (ابن ماجہ)

⊙⊙⊙

---

[1] کتاب جامع الدعوات ، باب فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد والثناء والصلاۃ ، باب 65(2764/3)

④ فَضْلُ ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ......﴾ (201:2)

" رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ......" کہنے کی فضیلت

مَسئلہ 223 سورہ بقرہ کی مذکورہ دعا بکثرت مانگنے سے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ ﷺ ﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (201:2). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی ''یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 201) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑤ فَضْلُ آیَةِ الْکُرْسِیِّ (255:2)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

مَسئلہ 224 آیۃ الکرسی قرآن مجید کی تمام آیات میں سے اعلیٰ اور افضل آیت ہے۔

عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَا اَبَا الْمُنْذِرِ! أَ تَدْرِیْ اَیُّ آیَاتٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَعَکَ اَعْظَمُ ؟)) قَالَ : قُلْتُ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ! قَالَ : یَا اَبَا الْمُنْذِرِ! ((أَ تَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَعَکَ اَعْظَمُ ؟)) قَالَ : قُلْتُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ، قَالَ : فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَ قَالَ ((لِیَهْنِکَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے ابوالمنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ کتاب اللہ میں سے تمہارے پاس کون سی آیت سب سے افضل ہے؟'' میں نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا ''اے ابوالمنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ کتاب

[1] کتاب الدعوات ، باب قول النبی ﷺ ﴿ربنا اتنا فی الدنیا حسنة﴾، رقم الحدیث 6389

[2] کتاب صلاۃ المسافرین ، ابواب فضائل القرآن ، باب فضل سورۃ الکھف وایة الکرسی، رقم الحدیث 1885

اللہ میں سے تمہارے پاس کون سی آیت سب سے افضل ہے۔؟'' میں نے عرض کیا ''اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم'' (آیۃ الکرسی) آپ ﷺ نے میرے سینے پر (شاباش دینے کے لئے) ہاتھ پھیرا اور فرمایا ''ابو المنذر! تجھے علم مبارک ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ الْاَسْقَعِ ﷺ اَنَّـهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَاءَ هُمْ فِیْ صُفَّةِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَسَاَلَهُ اِنْسَانٌ اَیُّ ايَةٍ فِیْ الْقُرْآنِ اَعْظَمُ ؟ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لاَ تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلاَ نَوْمٌ)) (2:255) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1]

حضرت ابن اسقع ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ صفہ (مسجد نبوی سے متصل مہاجرین کی رہائش گاہ) میں تشریف لائے تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ! قرآن مجید میں سب سے زیادہ بڑی اور عظمت والی آیت کونسی ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''**اَللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ**...... '' (سورہ البقرۃ، آیت نمبر 255) (مراد پوری آیت الکرسی ہے) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 225 سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو چوری، ڈاکہ اور دیگر نقصانات سے اس کی حفاظت کرتا ہے نیز شیطان کی بری حرکتوں، مثلاً وساوس، جادو اور خوف وغیرہ سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِیْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَ قُلْتُ : وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَ عَلَیَّ عِيَالٌ وَ لِیَ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ ، قَالَ : فَخَلَّيْتُ عَنْهُ ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ! مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَ عِيَالاً فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ ، قَالَ ((أَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُوْدُ)) فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّهُ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ)) فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَ عَلَیَّ عِيَالٌ لاَ اَعُوْدُ ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ! مَا فَعَلَ

[1] سلسله احاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 972

اَسِیْرُکَ؟)) قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! شَکَا حَاجَةً شَدِیْدَةً وَ عِیَالاً فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ ، قَالَ ((أَمَا اِنَّهُ قَدْ کَذَبَکَ وَ سَیَعُوْدُ)) فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ یَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ ، فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ هٰذَا آخِرُ ثَلاَثِ مَرَّاتٍ اَنَّکَ تَزْعُمُ لاَ تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ، قَالَ : دَعْنِیْ اُعَلِّمْکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰهُ بِهَا ، قُلْتُ : مَاهُنَّ ؟ قَالَ : اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَأْ آیَةَ الْکُرْسِیِّ ...... اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ...... حَتّٰی تَخْتِمَ الْآیَةَ فَاِنَّکَ لَنْ یَزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَ لاَ یَقْرَبَنَّکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ ، فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ ، فَأَصْبَحْتُ ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَةَ ؟)) قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! زَعَمَ اَنَّهُ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُنِی اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ ، قَالَ ((مَاهِیَ ؟)) قُلْتُ : قَالَ لِیْ : اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ ، فَاقْرَأْ آیَةَ الْکُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَةَ ...... اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ...... وَ قَالَ لِیْ : لَنْ یَزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَ لاَ یَقْرَبَکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ ، وَ کَانُوْا اَحْرَصَ شَیْءٍ عَلَی الْخَیْرِ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((أَمَا اِنَّهُ قَدْ صَدَقَکَ وَهُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلاَثِ لَیَالٍ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ ؟)) قَالَ : لاَ ، قَالَ ((ذَاکَ شَیْطَانٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے صدقہ فطر کی حفاظت کے لئے محافظ مقرر فرمایا (اس دوران میں) ایک شخص آیا اور اس نے غلہ سے لپیں بھر بھر کر نکالنی شروع کر دیں، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا ''میں تجھے ہر صورت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔'' وہ کہنے لگا ''میں محتاج آدمی ہوں، بال بچے دار ہوں اور سخت حاجتمند ہوں۔'' (لہٰذا معاف کر دو) چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ''ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی شدید حاجت کا اظہار کیا اور بال بچوں کا شکوہ کیا، میں نے اس پر رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''خبردار رہنا، اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔'' مجھے آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا، چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور غلے میں سے لپیں بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور لے کر جاؤں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دے میں غریب ہوں، عیالدار ہوں،

[1] کتاب الوکالة ، باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا، رقم الحدیث 2311

آئندہ نہیں آؤں گا۔ میں نے رحم کھاتے ہوئے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ''اے ابوہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی شدید ضرورت کا شکوہ کیا اور عیال داری کا واسطہ دیا، مجھے رحم آ گیا، لہٰذا میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''خبردار رہنا، اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔'' چنانچہ میں تیسری بار اس کی گھات میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور پھر غلہ کے لپ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا ''یہ تیسری بار ہے اب تو میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر جاؤں گا۔ ہر بار تو وعدہ کرتا ہے، نہیں آؤں گا، لیکن پھر آ جاتا ہے۔'' اس نے کہا ''اچھا میں تمہیں ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے اللہ تجھے فائدہ دے گا، لیکن اس کے بدلے مجھے چھوڑ دے۔'' (میں نے پوچھا) ''وہ کلمات کیا ہیں؟'' اس نے کہا ''جب تو (رات کو سونے کے لئے) اپنے بستر پر آئے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر، ایک فرشتہ ساری رات تیری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہیں آئے گا۔'' (یہ سن کر میں نے) اسے پھر چھوڑ دیا۔'' صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ''ابوہریرہ! کل رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اس نے کہا میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تجھے نفع پہنچائے گا، چنانچہ (اس کے بتانے پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔'' آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''وہ کلمات کیا ہیں؟'' میں نے عرض کیا ''اس نے بتایا کہ جب تو (رات کو) اپنے بستر پر آئے تو اول سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ رات بھر تیری حفاظت کرے گا اور شیطان بھی تمہارے قریب نہیں آئے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ خیر اور بھلائی کے بہت زیادہ حریص ہوتے تھے (اس لئے آپ ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا بلکہ فرمایا) ''ہاں! اس نے تجھ سے سچی بات کہی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے، تجھے معلوم ہے تین راتوں سے تیرا واسطہ کس سے رہا ہے؟'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''نہیں!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ شیطان تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 226 **آیۃ الکرسی شیاطین کے شرور وفتن سے محفوظ رکھنے والی آیت ہے۔**

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷛ اَنَّهُ كَانَ لَهُ جَرِينُ تَمْرٍ فَكَانَ يَجِدُهُ يَنْقُصُ ، فَحَرَسَهُ لَيْلَةً ، فَإِذَا بِمِثْلِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ : اَجِنِّيٌّ اَمْ اِنْسِيٌّ؟ فَقَالَ : بَلْ جِنِيٌّ ، فَقَالَ اَرِنِي يَدَكَ ، فَأَرَاهُ فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ ، وَشَعْرُ كَلْبٍ ، فَقَالَ : هٰكَذَا خَلْقُ الْجِنِّ ؟ لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ اَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ رَجُلٌ اَشَدُّ مِنِّي ، قَالَ : مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ نُبِّئْنَا اَنَّكَ تُحِبُّ

الصَّدَقَةَ ، فَجِئْنَا نُصِيبُ مِنْ طَعَامِكَ ، قَالَ : مَا يُجِيرُنَا مِنْكُمْ؟ قَالَ تَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِذَا قَرَأْتَهَا غَدْوَةً أُجِرْتَ مِنَّا حَتّٰى تُمْسِيَ وَ إِذَا قَرَأْتَهَا حِيْنَ تُمْسِيْ أُجِرْتَ مِنَّا حَتّٰى تُصْبِحَ قَالَ اُبَيٌّ فَغَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ ((صَدَقَ الْخَبِيْثُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶ (حسن)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس کھجوروں کے گودام تھے۔(ایک روز) انہوں نے کھجوروں میں کچھ کمی محسوس کی تو رات کو نگرانی کے لئے بیٹھ گئے اچانک ایک بالغ لڑکے کی عمر جیسا لڑکا آیا اور آ کر سلام کہا۔ ابی بن کعب نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا ''جن ہو یا انسان؟'' اس نے جواب دیا ''جن ہوں۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ''اچھا اپنا ہاتھ دکھاؤ۔'' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دیکھا تو اس کا ہاتھ کتے کی طرح کا تھا کتے جیسے بال بھی تھے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے (تعجب سے) کہا ''کیا جن ایسے ہوتے ہیں؟'' اس نے جواب دیا ''(ہاں اور) جنوں کو معلوم ہے کہ ان میں میرے جیسا طاقتور کوئی نہیں۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''یہاں کیسے آئے ہو؟'' جن نے کہا ''ہمیں پتہ چلا تھا کہ تم صدقہ کرنا پسند کرتے ہو، لہٰذا تمہارے کھانے سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''ہمیں (یعنی انسانوں کو) کون سی چیز تم سے محفوظ رکھ سکتی ہے؟'' جن نے پوچھا ''کیا سورہ بقرہ سے آیۃ الکرسی یعنی ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ پڑھ سکتے ہو؟'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں! پڑھ سکتا ہوں۔'' جن نے کہا ''جب تو صبح کے وقت اسے پڑھے گا تو شام تک ہم سے پناہ میں آ جائے گا اور جب شام کو پڑھ لے گا تو صبح تک پناہ میں آ جائے گا۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ ﷺ کے گوش گزار کیا۔ آپ ﷺ نے سن کر ارشاد فرمایا ''خبیث نے سچ کہا۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 227 ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَرَاَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَحِلُّ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتَ.)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ❷ (صحيح)

---

❶ تحقيق ابى عبدالله عبدالسلام بن محمد بن عمر علوش ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 2108

❷ كتاب الحروف والقراءات باب 1 ، رقم الحديث (3381/2)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اس کے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان موت کے علاوہ کوئی رکاوٹ نہیں۔‘‘ اسے نسائی نے دن اور رات کے اعمال میں روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑥ فَضْلُ ﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ...... ﴾ (2:285-286)

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت

مَسئلہ 228 رات سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھنے والا ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس نے رات کے وقت (سونے سے پہلے) سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔‘‘[2] اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 229 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات جادو کا اثر ختم کرنے کی زبردست تاثیر

---

[1] کتاب فضائل القرآن ، باب فضل سورة البقرة، رقم الحدیث 5009

[2] سورہ بقرہ کی آخری دو آیات یہ ہیں:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَ اعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ ’’رسول اور مومن ایمان لائے اس چیز پر جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، اس کے رسولوں پر ایمان لائے اے ہمارے رب! ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں تیری ہی (طرف لوٹ کر آنا ہے) اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو نیکی کرے وہ اس کے لئے ہے اور جو برائی کرے تو اس کا وبال اسی پر ہے اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا کوئی خطا کر بیٹھیں تو ہم سے درگزر فرما۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس طرح کا بوجھ ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا اور ہم پر وہ بوجھ بھی نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما کہ تو ہی ہمارا مالک ہے پس ہمیں کافروں پر غلبہ نصیب فرما۔

رکھتی ہیں۔

مَسئلہ 230 جس گھر میں مسلسل تین رات سورہ بقرۃ کی آخری دو آیات پڑھی جائیں، شیاطین اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ، وَلاَ يُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلاَثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا لشَّيْطَانٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس میں سے دو آیات اتاریں جن پر سورۃ بقرہ ختم ہوتی ہے اگر یہ آیات مسلسل تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 231 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کی جائے وہ پوری ہوتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ علیہ السلام قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلاَّ الْيَوْمَ ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ ، فقال : هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلاَّ الْيَوْمَ ، فَسَلَّمَ وَ قَالَ : اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلاَّ اُعْطِيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک روز جناب جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی زوردار آواز سنی، اپنا سر اٹھایا اور (نبی اکرم ﷺ کو) بتایا کہ یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا

---

[1] ابواب فضائل القرآن ، باب ماجاء فی سورة البقرة (2311/3)

[2] كتاب فضائل القرآن ، باب فضل سورة الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، رقم الحديث 1877

ہے اور کہا ہے آپ ﷺ کو دو نور مبارک ہوں۔ آپ سے پہلے یہ نور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے ① فاتحۃ الکتاب اور ② سورہ بقرہ کی آخری دو آیات، جو شخص یہ دو آیات پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضرور دی جائے گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑦ فَضْلُ ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ (2:3)

”اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ“ کہنے کی فضیلت

مَسئلہ 232 اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 222 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑧ فَضْلُ ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ......﴾ (3:190- 200)

سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی فضیلت

مَسئلہ 233 قیام اللیل کے لئے اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 78 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑨ فَضْلُ ﴿لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ ......﴾ (87:21)

”لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ“ کہنے کی فضیلت

مَسئلہ 234 لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھ کر جو دعا

مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

عَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَ هُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ [لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (87:21)] فَاِنَّهٗ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ[1] **(صحیح)**

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جوانہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی ”تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو (ہر خطا سے) پاک ہے میں ظالموں میں سے ہوں۔“ کے واسطے سے جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔“ (سورہ انبیاء، آیت نمبر 87) اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑩ فَضْلُ ﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ...... ﴾(3:57)

”هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ......“ کہنے کی فضیلت

مَسئلہ 235 شیطان دل میں کوئی وسوسہ پیدا کرے تو سورہ حدید کی درج ذیل آیت تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا وَجَدْتَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْئًا فَقُلْ ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴾(3:57).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] **(حسن)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب تو اپنے دل میں کھٹکا محسوس کرے تو یہ آیت تلاوت کر **هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ** ”وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر اور باطن ہے اور وہی ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔“ (سورہ الحدید، آیت نمبر 3) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

---

1. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2785
2. ابواب النوم ، باب فی رد الوسوسه (4262/3)

فَضْلُ بَعْضِ كَلِمَاتِ الْقُرْاٰنِيَّةِ
بعض قرآنی کلمات کے فضائل

① فَضْلُ ﴿ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ [1] (35:37)
”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہنے کی فضیلت

مَسئلہ 236 **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار جنت میں جانے کا باعث ہے۔**

عَنْ عُثْمَانَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اس حال میں مرے کہ اسے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا علم (یقین) ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 237 **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار قیامت کے روز شفاعت کا باعث ہوگا۔**

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًامِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز میری سفارش سے فیض یاب ہونے والے لوگ وہ ہیں جنہوں نے سچے دل سے یا (آپ ﷺ نے فرمایا) جی جان سے لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا اقرار کیا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 238 **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کثرت سے وظیفہ اللہ تعالیٰ سے قربت کا ذریعہ ہے۔**

---
[1] (19:49)
[2] كتاب الايمان ، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة، رقم الحديث 136
[3] كتاب العلم ، باب الحرص على الحديث، رقم الحديث 99

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا قَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰی تُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب بندہ سچے دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 239 لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سب سے افضل ذکر ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الشُّكْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) .رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بہترین ذکر لا الہ الا اللہ اور بہترین شکر الحمدللہ ہے۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 240 ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ ﷤ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ ﷺ ! اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّی السَّلَامَ وَ اَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَیِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَ اَنَّهَا قِیْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے محمد ﷺ! میری طرف سے اپنی امت کو سلام پہنچانا اور انہیں بتانا جنت کی زمین بڑی زرخیز ہے اور اس کا پانی بڑا ثمر آور ہے اس کی جگہ خالی ہے اور اس میں درخت لگانا سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2839

❷ سلسلہ الاحادیث الصحیحہ ، للالبانی الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1497

❸ ابواب الدعوات ، باب فی ان غراس الجنة : سبحان اللہ الحمد للہ (2755/3)

وضاحت : امت محمدیہ ﷺ کے ہر فرد کو یہ حدیث پڑھنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلام کے جواب میں وعلیہ السلام کہنا چاہئے۔

مَسئلہ 241 موت کے وقت لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والا جنتی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلاَمِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مرتے وقت جس کی زبان پر آخری الفاظ لا الہ الا اللہ ہوں گے وہ جنت میں جائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

② فَضْلُ ﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ ﴾ (22:21)

''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہنے کی فضیلت[2]

مَسئلہ 242 سو بار ''سبحان اللہ'' کہنے سے ایک ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔

عَنْ سَعْدٍ ﷛ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ)) فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَيُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم لوگ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہو؟'' کسی صحابی نے عرض کیا ''(یارسول اللہ ﷺ!) ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر کوئی شخص سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 243 ''سبحان اللہ'' کا ایک مختصر وظیفہ جو اجر و ثواب میں طویل وظیفوں سے

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث 3673

[2] بعض دوسرے مقامات یہ ہیں 68:28—8:27 وغیرہ

[3] کتاب الذکر والدعا ، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء، رقم الحدیث 6853

افضل ہے۔

عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَ هِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ ، فَقَالَ ((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا)) قَالَتْ : نَعَمْ ! قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ [سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ])). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو وہ (یعنی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا) نماز کی جگہ پر بیٹھی (وظیفہ کر رہی) تھیں۔رسول اکرم ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک (اپنے مصلّے پر) بیٹھی ہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جویریہ جب سے میں (مسجد) گیا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی (وظیفہ کر رہی) ہو؟“ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں نے تمہارے بعد (یعنی تم سے رخصت ہونے کے بعد) چار کلمے تین تین بار ایسے کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے وظیفہ سے کیا جائے تو وہ (چار کلمے) بھاری ہو جائیں وہ کلمے یہ ہیں ((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ)) ”اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر تسبیح بیان کرتا ہوں۔“ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ)) ”اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے تک میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔“ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ)) ”اللہ تعالیٰ کے عرش کے وزن کے برابر میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔“ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَتِهٖ)) ”اللہ کے کلمات کو تحریر کرنے کے لئے جتنی سیاہی مطلوب ہے اس مقدار کے برابر میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 244 ”الحمد للہ“ کے ساتھ ”سبحان اللہ“ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَ

[1] كتاب الذكر والدعا باب التسبيح اول النهار وعند النوم ، رقم الحديث 6915

الْاَرْضِ وَالصَّلاَةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَکَ اَوْ عَلَيْکَ کُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''طہارت نصف ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) الحمدللہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے نماز (دنیا و آخرت میں چہرے) کا نور ہے، صدقہ دلیل اور صبر روشنی ہے قرآن مجید (قیامت کے روز) تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا ہر آدمی صبح اٹھتا ہے تو اس کی جان گروی ہوتی ہے جسے یا تو وہ (نیکی کرکے) آزاد کرالیتا ہے (یا گناہ کرکے) ہلاک کرلیتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 245 ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 240 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

③ فَضْلُ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (45:6)

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنے کی فضیلت ❷

مسئلہ 246 ایک دفعہ الحمدللہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 244 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 247 سُبْحَانَ اللّٰهِ کے ساتھ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 244 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 248 اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے سب سے بہتر کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 239 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 120

❷ بعض دوسرے مقامات پر آیات مبارکہ یہ ہیں (45:6)،(43:7)،(10:10)،(39:14)

مَسئلہ 249 نابالغ اولاد کی وفات پر الحمدللہ کہنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ﷻ لِمَلٰئِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ! فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَا ذَا قال عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِیْ الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ .رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں ''کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟'' فرشتے کہتے ہیں ''ہاں!'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا ٹکڑا لے لیا ہے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں ''ہاں!'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے بندے نے کیا کہا؟'' فرشتے کہتے ہیں ''اس نے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔'' اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 250 ایک مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 240 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

④ فَضْلُ ﴿ ذُوْالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ ﴾ (78:55)

'' ذُوْالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ '' کہنے کی فضیلت

مَسئلہ 251 دعا مانگنے سے پہلے ''ذُوْالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ'' کہنا قبولیت دعا کا باعث ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلِظُّوْبِیَا ذَا الْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ

[1] سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 814

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(دعا کرتے ہوئے) یاذالجلال والاکرام کے الفاظ لازم پکڑو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑤ فَضْلُ ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ (173:3)

'' حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ '' کہنے کی فضیلت

مَسئلہ 252 شدید رنج وغم اور مصیبت میں یہ کلمات کہنے سے اللہ تعالیٰ رنج وغم دور کر دیتے ہیں۔

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ عليه السلام حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ قَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَ قَالُوْا ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾(173:3) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو اس وقت انہوں نے ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ کہا اور محمد ﷺ نے بھی اس وقت ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ کہا جب (بعض) لوگوں نے اہل ایمان سے کہا ''بے شک لوگوں نے تمہارے خلاف ایک بڑا لشکر جمع کیا ہے، لہٰذا ان سے ڈرو۔'' یہ سن کر ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور انہوں نے جواب دیا ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 173) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جنگ احد کے بعد ابوسفیان نے مسلمانوں کو چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال میدان بدر میں ہمارا تمہارا پھر مقابلہ ہوگا لیکن اس سال مکہ میں قحط تھا۔ ابوسفیان نے جنگ سے بچنے کے لئے خفیہ تدبیر چلی۔ ایک آدمی کو مدینہ منورہ بھیجا جس نے افواہیں پھیلانی شروع کر دیں کہ قریش نے مکہ میں بڑا بھاری لشکر جمع کیا ہے جس کا مقابلہ ممکن نہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے جب مسلمانوں کو بدر چلنے کا حکم دیا تو بعض مسلمانوں نے ان افواہوں کی وجہ سے کمزوری دکھائی تو آپ ﷺ نے اعلان عام فرما دیا اگر کوئی نہ گیا تو میں اکیلا جاؤں گا۔ اس پر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے ہمت دی اور انہوں نے جواب دیا ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ اس کے بعد آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ میدان بدر میں تشریف لے گئے۔ ابوسفیان کو سامنا کرنے کی ہمت نہ ہوئی وہ دو ہزار کے لشکر کے ساتھ راستہ سے ہی واپس پلٹ گیا۔

---

1. سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2797
2. کتاب تفسیر القرآن ، باب قوله ﴿ ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم...... ﴾، رقم الحدیث 4563

اَلْقُرآنُ شِفَــــــاءٌ

قرآن مجید شفاء ہے

مَسئلہ 253 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت اور سماعت نفاق، حسد، بغض، لالچ، بخل ،شکوک وشبہات اور وساوس جیسی بیماریوں سے شفا بخشتی ہے۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ﴾(57:10)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو،تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نصیحت آ چکی ہے جس میں دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہے اور وہ نصیحت اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ ﴾ (82:17)

”ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے خسارے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 82)

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ﴾(44:41)

”(اے محمد ﷺ!) کہو! یہ قرآن اہل ایمان کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔“ (سورہ حٰم السجدہ، آیت نمبر 44)

مَسئلہ 254 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت اور سماعت، دل کی پریشانی، اضطراب، خوف، گھبراہٹ اور بے چینی جیسی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔

﴿ اَلاَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ ﴾ (28:13)

''خبردار رہو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔'' (سورہ الرعد، آیت نمبر 28)

مَسئله 255 وسوسوں سے بچنے کے لئے سورہ اخلاص پڑھ کر اپنی داہنی جانب تین مرتبہ تھوکنا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 189 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئله 256 انسانوں کی نظر بد اور شیاطین جنات کے شرور وفتن سے بچنے کے لئے معوذتین سے بہتر کوئی علاج نہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 198 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئله 257 سورہ بقرہ کی تلاوت جادو سے محفوظ رہنے اور جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے بہترین علاج ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 144 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئله 258 سورہ بقرہ کی تلاوت (یا سماعت) جنات شیاطین کے اثرات ختم کرنے کا بہترین علاج ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 143 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئله 259 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات جادو کا اثر ختم کرنے کی زبردست تاثیر رکھتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 229 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئله 260 معوذتین کا دم جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے بہت ہی موثر علاج ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَامَنَهُ

فَعَقَدَ لَهُ عَقْدًا فَوَضَعَهُ فِيْ بِئْرِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاشْتَكٰى لِذٰلِكَ اَيَّامًا وَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتَّةَ اَشْهُرٍ ، فَاَتَاهُ مَلَكَانِ يَعُوْدَانِهِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِهِ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَتَدْرِيْ مَا وَجَعُهُ ؟ قَالَ فُلَانٌ الَّذِيْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ عَقَدَ لَهُ عَقْدًا فَاَلْقَاهُ فِيْ بِئْرِ فُلَانِ الْاَنْصَارِيِّ فَلَوْ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَجُلاً وَاَخَذَ مِنْهُ الْعَقْدَ لَوَجَدَ الْمَاءَ قَدِ اصْفَرَّ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام فَنَزَلَ عَلَيْهِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقَالَ : اِنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُوْدِ سَحَرَكَ وَالسِّحْرُ فِيْ بِئْرِ فُلَانٍ قَالَ : فَبَعَثَ رَجُلاً وَفِيْ طَرِيْقٍ اُخْرٰى فَبَعَثَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ فَوَجَدَ الْمَاءَ قَدِ اصْفَرَّ فَاَخَذَ الْعَقْدَ فَجَاءَ بِهَا فَاَمَرَهُ اَنْ يَحِلَّ الْعَقْدَ وَيَقْرَاَ آيَةً فَحَلَّهَا فَجَعَلَ يَقْرَاُ وَيَحِلُّ فَجَعَلَ كُلَّمَا حَلَّ عَقْدَةً وَجَدَ لِذٰلِكَ خِفَّةً فَبَرَاَ وَفِي الطَّرِيْقِ الْاُخْرٰى فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عُقَالٍ وَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدُ ذٰلِكَ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا مِنْهُ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ قَطُّ حَتّٰى مَاتَ .رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ[1] **(صحيح)**

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا جاتا تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اعتماد تھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (دھاگوں میں) گرہیں لگائیں (یعنی جادو کیا) اور اسے ایک انصاری کے کنوئیں میں ڈال دیا۔ اس جادو کے اثر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف رہنے لگی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں چھ ماہ کی مدت کا ذکر ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عیادت کے لئے دو فرشتے (آدمی کی شکل میں) حاضر ہوئے ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے پاس، ایک فرشتے نے دوسرے سے پوچھا ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا تکلیف ہے؟'' دوسرے نے جواب دیا ''فلاں شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا جاتا تھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گرہیں باندھ کر جادو کیا ہے اور فلاں انصاری کے کنوئیں میں (اشیاء) ڈالی ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کو بھیجیں جو گرہ شدہ دھاگے وہاں سے نکالے تو (جادو کے اثر سے) وہ اس کنوئیں کا پانی زرد پائے گا (اس کے بعد) حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی اور بتایا کہ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا ہے جو فلاں کنوئیں میں ہے

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانی الجزء السادس القسم الاول رقم الحديث 2761

آپ ﷺ نے ایک آدمی بھیجا اور ایک روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کنوئیں کا پانی زرد ہو چکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ گرہ شدہ دھاگے لے کر آئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو گرہ کھولنے اور معوذتین کی آیات پڑھنے کی ہدایت کی آپ ﷺ آیات پڑھتے جاتے اور گرہ کھولتے جاتے حتیٰ کہ ساری گرہیں کھل گئیں تو آپ ﷺ بالکل شفایاب ہو گئے دوسری روایت میں ہے کہ گویا آپ ﷺ باندھے گئے تھے اور (معوذتین پڑھنے کے بعد) آزاد ہو گئے ہیں اس واقعہ کے بعد وہ شخص (جادو کرنے والا) آپ ﷺ کے پاس آتا جاتا رہا لیکن آپ ﷺ نے اس سے کبھی اس بات کا ذکر نہیں کیا نہ ہی اس کی موت تک اس سے بدلہ لیا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 261 بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت ''بسم اللہ'' کہنا بنی آدم کو شرمگاہ کے فتنوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 216 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 262 جنون اور مرگی جیسی بیماریوں میں صبح و شام تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا بخش ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 140 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 263 زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج سورہ فاتحہ کے دم سے کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 139 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 264 سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا بھی زہریلے جانور کے کاٹے کا اکسیر علاج ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 181 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 265 برے خواب کے شر سے بچنے کے لئے تعوذ کی آیت پڑھنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷛ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَلرُّوْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا

السُّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهٖ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لاَ تَضُرُّهٗ وَلاَ يُخْبِرْبِهَا اَحَدًا فَاِنْ رَاٰى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلاَ يُخْبِرْ اِلاَّ مَنْ يُّحِبُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جو شخص ایسا خواب دیکھے جس میں وہ کوئی بری چیز محسوس کرے تو (جاگنے کے بعد) تین بار بائیں جانب تھوکے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے تو برا خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اسے چاہئے کہ برا خواب کسی کو نہ بتائے اور اگر کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اسے خوش ہونا چاہئے اور اپنے خیرخواہ کے علاوہ کسی کو نہیں بتانا چاہئے۔'' (تاکہ کوئی حسد نہ کرے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① قرآن مجید میں تعوذ کی آیت درج ذیل ہے۔ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○ ''اے میرے رب! میں شیطان کی اکساہٹ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔''
② مذکورہ آیت کے علاوہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لینا بھی درست ہے۔

مسئلہ 266 مرض الموت میں معوذتین پڑھ کر دم کرنے سے جان کنی کی تکلیف میں کمی ہوگی۔ ان شاءاللہ!

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 201 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[1] کتاب الرؤیا ، باب فی کون الرؤیا من الله …………، رقم الحدیث 5902
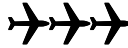
اَلْقُرْآنُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

قرآن مجیداور محمد رسول اللہ ﷺ

مَسئلہ 267 رسول اکرم ﷺ قیام اللیل میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز آتی۔

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَفِيْ صُدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ کے سینے سے رونے کے سبب ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آ رہی تھی۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 268 دوران ہجرت سراقہ بن جعشم کے تعاقب کے وقت رسول اکرم ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ......حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِيْ فَرَسِيْ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ يَدِيْ اِلٰى كِنَانَتِيْ فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْاَزْلاَمَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضُرُّهُمْ اَمْ لاَ ؟ فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ وَعَصَيْتُ الْاَزْلاَمَ تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ لاَ يَلْتَفِتُ وَاَبُوْبَكْرٍ ؓ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ (دوران ہجرت سراقہ بن جعشم اپنے تعاقب کا واقعہ بیان

---

1. کتاب الصلاۃ باب البکاء فی الصلاۃ (799/1)
2. کتاب المناقب الانصار ، باب ھجرۃ النبی ﷺ و اصحابہ، رقم الحدیث 3906

کرتے ہوئے کہتا ہے) میں نے گھوڑا لیا اس پر سوار ہوا اور سرپٹ دوڑانے لگا حتی کہ میں ان کے (یعنی نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے قریب پہنچ گیا اچانک میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں گر پڑا، میں کھڑا ہوا اور ترکش کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے تیر لیا اور فال نکالی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں؟ فال میری مرضی کے برعکس تھی لہٰذا میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اور فال کی خلاف ورزی کرنے لگا پھر میں ان کے اتنا قریب پہنچ گیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنی رسول اکرم ﷺ (تلاوت میں مشغول تھے اور) ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے البتہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار (بے چینی سے) ادھر ادھر دیکھتے تھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 269 دوران سفر بھی آپ ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 64 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 270 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل سورہ بنی اسرائیل، سورہ السجدہ، سورہ الزمر، سورہ ملک، مسبحات، سورہ اخلاص، سورہ الفلق، سورہ الناس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : احادیث بالترتیب مسئلہ 205/169/163/152 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 271 رسول اکرم ﷺ رمضان المبارک میں ہر سال قرآن مجید جبریل امین علیہ السلام کو سنایا کرتے تھے، سال وفات آپ ﷺ نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قرآن مجید سنایا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ وَ كَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں) ایک بار قرآن

---

[1] مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2099

پڑھا جاتا۔ جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ کے سامنے دوبار قرآن مجید ختم کیا گیا۔ اسی طرح ہر سال آپ دس دن کا اعتکاف فرماتے لیکن جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی اس سال بیس یوم کا اعتکاف فرمایا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 272 قیام اللیل کے دوران میں آپ ﷺ سورہ مائدہ کی ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے رہے حتی کہ فجر ہوگئی۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷜ قَالَ : قَامَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی اِذَا اَصْبَحَ بِاٰیَةٍ وَالْاٰیَةُ ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴾ (118:5). رَوَاهُ النِّسَائِیُّ[1] (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے لئے کھڑے ہوئے اور ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کردی وہ آیت یہ تھی ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمِ﴾(118:5) ترجمہ: ''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرمادے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ مائدہ، آیت 118) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 273 آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید سنا تو آپ ﷺ کے آنسو بہنے لگے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷜ قَالَ : قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِقْرَأْ عَلَیَّ)) قُلْتُ : اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَ عَلَیْکَ اُنْزِلَ ؟ قَالَ ((فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ ﴿ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِیْدًا﴾ (41:4) قَالَ : اَمْسِکْ)) فَاِذَا عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا ''مجھے قرآن سناؤ۔'' میں نے عرض کیا ''کیا میں آپ کو سناؤں، حالانکہ آپ پر تو نازل ہوا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میں دوسروں سے قرآن مجید سننا پسند کرتا ہوں۔'' میں نے آپ ﷺ کے سامنے سورہ نساء پڑھنی شروع کی۔

---

[1] کتاب الافتتاح ، باب تردید الایة 996/1

[2] کتاب التفسیر ، باب فکیف اذا جئنا من کل امة ......، رقم الحدیث 4582

جب میں اس آیت پر پہنچا﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴾(4:41) ترجمہ: ''کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اس امت پر گواہی دینے کے لئے آپ کو لائیں گے۔'' (سورہ نساء، آیت 41) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عبداللہ! بس کرو۔'' اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 274 رسول اکرم ﷺ تلاوت قرآن میں سب سے زیادہ خوش الحان تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں'' میں نے نبی اکرم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ تین پڑھتے ہوئے سنا ہے میں نے ایسا خوش الحان کسی کو نہیں پایا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 275 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوبصورت آوازوں میں تلاوت قرآن سن کر آپ ﷺ بہت خوش ہوتے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 292-287 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 276 قیامت کے ذکر والی سورتوں نے آپ ﷺ کو وقت سے پہلے بوڑھا کردیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 277 رسول اکرم ﷺ قیام اللیل میں لمبی قراءت فرماتے حتی کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سوج جاتے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَتَكَلَّفُ هٰذَا

---

[1] كتاب الصلاة ، باب القرأة في العشاء، رقم الحديث 1039

وَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ ﴿ اَفَلاَ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی (جس میں اتنا طویل قیام فرمایا کہ) آپ ﷺ کے قدم مبارک سوج گئے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا '' آپ ﷺ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں ؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف فرمادیئے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا '' کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 278 قیام اللیل کی ایک ہی رکعت میں رسول اکرم ﷺ نے سورہ بقرہ، سورہ نساء اور سورۃ آل عمران کی تلاوت فرمائی۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَفَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ یَرْکَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰی فَقُلْتُ یُصَلِّیْ بِهَا فِیْ رَکْعَةٍ فَمَضٰی فَقُلْتُ یَرْکَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی میں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ سو آیات کے بعد رکوع کریں گے لیکن آپ مسلسل ﷺ پڑھتے گئے میں نے سوچا آپ ﷺ پوری سورت دو رکعتوں میں پڑھیں گے لیکن آپ ﷺ پڑھتے گئے میں نے سوچا اب آپ ﷺ سورت مکمل کر کے رکوع کریں گے لیکن آپ ﷺ نے سورہ نساء شروع کر دی اور اسے مکمل کیا اور پھر سورہ آل عمران شروع کر دی اور اسے بھی مکمل کیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 279 قیام اللیل میں رسول اکرم ﷺ کی طویل قراءت اور صحابی کی تھکاوٹ۔

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَطَالَ حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قَالَ : قِیْلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهٗ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے (ایک رات) رسول اللہ

---

❶ کتاب صفات المنافقین واحکامهم باب اکثار الاعمال والاجتهاد فی العبادة، رقم الحدیث 7125

❷ کتاب صلاة المسافرین باب استحباب تطویل القراء ة فی صلاة اللیل، رقم الحدیث 1814

❸ کتاب صلاة المسافرین ، باب استحباب تطویل القرأة فی صلاة اللیل ، رقم الحدیث 1815

ﷺ کے ساتھ نماز شروع کی آپ ﷺ نے اتنی لمبی قراءت فرمائی کہ میں نے ایک بری حرکت کرنے کا ارادہ کیا حضرت ابووائل نے پوچھا ''عبداللہ رضی اللہ عنہ! کس بات کا ارادہ کیا؟'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑ دوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 280 رسول اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو کم عمر ہونے کے باوجود محض اس لئے طائف کا گورنر بنایا کہ انہیں وفد کے باقی ارکان میں سے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد تھا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِسْتَعْمَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَصْغَرُ السِّتَّةِ الَّذِیْنَ وَفَدُوْا عَلَیْهِ مِنْ ثَقِیْفٍ وَذٰلِکَ اَنِّیْ کُنْتُ قَرَاْتُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْقُرْآنَ یَنْفَلِتُ مِنِّیْ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی صَدْرِیْ وَقَالَ یَا شَیْطَانُ ! اُخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا اُرِیْدُ حِفْظَهٗ .رَوَاهُ الْبَیْهِقِیُّ [1] (صحیح)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (طائف کا) گورنر مقرر فرمایا حالانکہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے ثقیف کے چھ افراد میں سے سب سے چھوٹا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے سورہ البقرہ آتی تھی میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے قرآن بھول جاتا ہے۔'' آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ''اے شیطان! عثمان کے دل سے نکل جا۔'' اس کے بعد جب بھی میں نے کوئی چیز یاد کرنا چاہی کبھی نہیں بھولی۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 281 رسول اکرم ﷺ نے یمن کے دونوں حصوں کا گورنر دو ایسے صحابہ کو بنایا جو قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے تھے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] سلسله احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء السادس ، رقم الحدیث 2918

اَلْقُرْآنُ وَالصَّحَابَةُ رضی اللہ عنہم

قرآن مجید اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

مَسئلہ 282 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قدر رقت آمیز آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے کہ مشرکین مکہ کی عورتیں اور بچے آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سننے کے لئے ہجوم کر لیتے۔

مَسئلہ 283 قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنسو بے اختیار بہنے لگتے۔

مَسئلہ 284 تلاوت قرآن کی خاطر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کافر کی امان واپس کردی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰی بَلَغَ بَرْکَ الْغِمَادِ لَقِیَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَیِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ ؟ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ : اَخْرَجَنِیْ قَوْمِیْ فَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَسِیْحَ فِی الْاَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّیْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَکَ یَا اَبَابَکْرٍ رضی اللہ عنہ لاَ یَخْرُجُ وَلاَ یُخْرَجُ ، اِنَّکَ تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْکَلَّ ، وَتَقْرِی الضَّیْفَ ، وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ، فَاَنَا لَکَ جَارٌ ، اِرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّکَ بِبَلَدِکَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ اِبْنُ الدَّغِنَةِ عَشِیَّةً فِیْ اَشْرَافِ قُرَیْشٍ فَقَالَ لَهُمْ : اِنَّ اَبَابَکْرٍ رضی اللہ عنہ لاَ یَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلاَ یُخْرَجُ ، اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلاً یَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَیَصِلُ الرَّحِمَ ، وَیَحْمِلُ الْکَلَّ ، وَیَقْرِی الضَّیْفَ ، وَیُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ؟ فَلَمْ تُکَذِّبْ قُرَیْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِاِبْنِ

الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلاَ يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلاَ يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَبِثَ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ وَلاَ يَسْتَعْلِنُ بِصَلاَتِهٖ وَلاَ يَقْرَأُ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَاَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاءُ هُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ رَجُلاً بَكَّاءً لاَ يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَءَ الْقُرْآنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنُ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهُ: اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِجَوَارِكَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَاَعْلَنَ بِالصَّلاَةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِ وَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَّفْتِنَ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا فَانْهَهُ فَاِنَّ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلاَّ اَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَاسْئَلْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ا لاسْتِعْلاَنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيَّ ذِمَّتِيْ فَاِنِّيْ لاَ اُحِبُّ اِنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّيْ اُخْفِرْتُ فِيْ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَاِنِّيْ اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب مسلمانوں کو (قریش مکہ کی طرف سے) سخت تکلیفیں دی جانے لگیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت حبشہ کے لئے مکہ سے نکلے جب برک الغماد (جگہ کا نام) پہنچے تو قارہ قبیلہ کے سردار ابن دغنہ سے ملاقات ہوگئی اس نے پوچھا ''ابوبکر رضی اللہ عنہ! کہاں جارہے ہو؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے میں کسی دوسرے ملک جارہا ہوں تاکہ اپنے رب کی عبادت کرسکوں۔'' ابن دغنہ نے کہا ''ابوبکر رضی اللہ عنہ! تجھ جیسا (شریف) آدمی نکلتا ہے نہ نکالا جاتا ہے تم بے سہاروں کو سہارا دیتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، دوسروں کا بوجھ یعنی (قرض) اپنے سر لیتے ہو، مہمان کی عزت کرتے ہو اور جھگڑوں میں حق کی حمایت کرتے ہو لہٰذا میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتا ہوں واپس چلو اور اپنے شہر میں رہ کر اپنے

❶ كتاب المناقب باب هجرة النبى ﷺ ، رقم الحديث 3905

رب کی عبادت کرو۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابن دغنہ کے کہنے پر مکہ واپس تشریف لے آئے۔ شام کے وقت ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قریشی سرداروں کے پاس گیا اور کہا ''ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا آدمی (از خود) کبھی نہیں نکلتا نہ نکالا جاتا ہے کیا تم ایک ایسے آدمی کو نکالنا چاہتے ہو جو بے سہاروں کا سہارا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، دوسروں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور معاملات میں حق کی حمایت کرتا ہے؟'' قریش نے ابن دغنہ کی امان تو رد نہ کی البتہ یہ کہا ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تاکید کردو کہ اپنے گھر میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے، نماز پڑھے، قرآن پڑھے جتنا چاہے لیکن ہمیں ان باتوں سے اذیت نہ پہنچائے اور نہ ہی علانیہ یہ کام کرے اس کے علانیہ کام کرنے سے ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے فتنے میں پڑ جائیں گے۔'' ابن دغنہ نے یہ ساری باتیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس شرط پر مکہ میں قیام پذیر ہوئے کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کریں گے، نماز علانیہ نہیں پڑھیں گے اور نہ اپنے گھر سے باہر قرآن مجید کی تلاوت کریں گے پھر اچانک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے مشرکین کے بچے اور عورتیں اکٹھے ہو جاتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تلاوت سن کر حیران ہوتے اور مسلسل ان کی طرف دیکھتے رہتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (اللہ کے ڈر سے) بہت زیادہ رونے والے تھے جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یہ صورت حال دیکھ کر قریش نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا تو قریشی سرداروں نے اس سے شکایت کی ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے تیری امان اس شرط پر قبول کی تھی کہ وہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کرے گا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شرط کی خلاف ورزی کی ہے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہے اور اس میں علانیہ نماز پڑھتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا ہے ہمیں خدشہ ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے گمراہ ہو جائیں گے لہٰذا تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روکو اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے اندر رہ کر اپنے رب کی عبادت کرے، لیکن اگر وہ نہ مانے اور علانیہ عبادت کرنے پر اصرار کرے تو پھر اس سے اپنی امان واپس لے لو ہم تمہاری امان نہیں توڑنا چاہتے لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی علانیہ عبادت ہمیں کسی صورت برداشت نہیں ہے۔'' چنانچہ ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ ''ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے تمہارے معاملے میں قریشی سرداروں سے جو شرط طے کی تھی وہ تجھے معلوم ہے یا تو اس شرط پر قائم رہو یا میری امان واپس کردو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب لوگ یہ سنیں میں نے جس کو امان دی تھی وہ توڑی گئی ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''میں تیری امان واپس کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کی امان پر راضی

ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 285 حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ کی خوش الحان تلاوت سننے کے لئے فرشتے آسمانوں سے زمین پر اتر آئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 126 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 286 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا قرآن پڑھتے رہتے، جبکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پہلی رات سو جاتے اور پچھلی رات اٹھ کر تلاوت فرماتے۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا مُوْسٰی وَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ ، قَالَ وَ بَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰی مِخْلَافٍ قَالَ : وَالْیَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ یَسِّرَا وَ لاَ تُعَسِّرَا وَ بَشِّرَا وَ لاَ تُنَفِّرَا ، فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلٰی عَمَلِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ یَا عَبْدَ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ كَیْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ : قَائِمًا وَقَاعِدًا اَوْ عَلٰی رَاحِلَتِیْ اَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَیْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ اَنْتَ یَا مُعَاذُ رضی اللہ عنہ ؟ قَالَ : اَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَاَقُوْمُ وَقَدْ قَضَیْتُ جُزْئِیْ مِنَ النَّوْمِ فَاَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِیْ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِیْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِیْ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ یمن کے دو حصے ہیں، دونوں کو ایک ایک حصہ کا گورنر بنایا اور نصیحت فرمائی ''لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا، مشکل پیدا نہ کرنا، خوش کرنا، نفرت نہ دلانا۔'' اس کے بعد دونوں حضرات کام پر روانہ ہوگئے۔ (ایک ملاقات میں) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ہے) سے پوچھا ''آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے اور اپنی سواری پر میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔'' پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ سے پوچھا ''معاذ رضی اللہ عنہ! تم کیسے پڑھتے ہو؟'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں پہلی رات سو جاتا ہوں اور کچھ نیند پوری کر کے اٹھ جاتا ہوں اور پھر قرآن کی اتنی تلاوت کرتا ہوں جتنی اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھی

[1] كتاب المغازی باب بعث ابی موسی ومعاذ الی الیمن ، رقم الحدیث 4341

ہے میں جس طرح ثواب کی نیت سے اٹھتا ہوں اسی طرح ثواب کی نیت سے سوتا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے دو حصوں پر الگ الگ گورنر بنا کر بھیجا تھا۔ اسی عہد گورنری کے دوران ایک ملاقات میں یہ گفتگو ہوئی۔ (بخاری)

مَسئلہ 287 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خوبصورت آواز میں تلاوت سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی رضی اللہ عنہ لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ آلِ دَاوُدَ .رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [1] **(صحیح)**

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی قراءت سن کر) فرمایا ''اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! تجھے تو لحن داؤدی کا سا لحن عطا کیا گیا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 288 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے تمام ارکان قرآن مجید کے عالم تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : کَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَ مَشَاوَرَتِہٖ کُہُوْلاً کَانُوْا اَوْ شُبَّانًا . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (امور مملکت چلانے کے لئے) بیٹھنے والے اور مشورہ دینے والے تمام (حضرات) قرآن مجید کے قاری ہوتے، خواہ بوڑھے ہوتے یا جوان۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود بھی حافظ قرآن تھے۔

مَسئلہ 289 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو قرآن مجید سننے سنانے کا شوق فرماتے۔

عَنْ عَلْقَمَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَجَاءَ خَبَّابٌ رضی اللہ عنہ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ اَیَسْتَطِیْعُ ہٰٓؤُلَآءِ الشَّبَابُ اَنْ یَقْرَءُ وْا کَمَا تَقْرَأُ ؟ قَالَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ شِئْتَ

---

1. ابواب المناقب باب مناقب ابو موسی الاشعری رضی اللہ عنہ (3029/3)
2. کتاب التفسیر ،باب تفسیر سورۃ الاعراف، باب خذ العفو ، رقم الحدیث 4642

اَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ : اَجَل قَالَ اِقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ رضی اللہ عنہ فَقَرَأْتُ خَمْسِيْنَ آيَةً مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ : كَيْفَ تَرَى ؟ قَالَ قَدْ اَحْسَنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَا اَقْرَءُ شَيْئًا اِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ تشریف لائے کہنے لگے ''اے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا یہ لوگ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ کے شاگرد) بھی تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں؟'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں! اگر تم کہو تو میں ان میں سے کسی کو کہوں کہ وہ تمہیں قرآن سنائے؟'' حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں! کہو'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے کہا ''پڑھو!'' حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی پچاس آیات تلاوت کیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''کہو کیسی قراءت ہے؟'' حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ''خوب!'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ''جس طرح میں پڑھتا ہوں، علقمہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح پڑھتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 290 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تلاوت قرآن سے لگاؤ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رِعْلاً وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَدُوٍّ فَاَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّاءَ فِيْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان نے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے مدد چاہی آپ ﷺ نے ستر انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی مدد کے لئے روانہ فرمایا ہم ان (ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو اس وقت قاری کہتے تھے یہ لوگ دن کے وقت لکڑیاں اکٹھی کر کے لاتے (تاکہ فروخت کر کے گزر بسر کر سکیں) اور رات کو نماز پڑھتے (نماز میں تلاوت قرآن، عام تلاوت سے افضل ہے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 291 حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز تلاوت سن کر آپ ﷺ

---

❶ کتاب المغازی، باب قدوم الاشعریین و اهل الیمن، رقم الحدیث 4391

❷ کتاب المغازی، باب غزوة الرجیع و رعل و ذکوان و بئر معونه، رقم الحدیث 4090

نے ان کی تحسین فرمائی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَاءَ ةَ رَجُلٍ فَقَالَ ((مَنْ هٰذَا ؟)) فَقِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ ((لَقَدْ اُوْتِیَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے ایک آدمی کی قراءت سنی تو فرمایا "یہ کون ہے؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا "عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ" آپ ﷺ نے فرمایا "یہ لحن داودی سے نوازا گیا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 292 حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی وجد آفریں تلاوت سن کر رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ أَبْطَأْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتِ؟ قُلْتُ كُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَ ةَ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِکَ لَمْ اَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَتِهٖ وَصَوْتِهٖ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهٗ حَتّٰی اِسْتَمَعَ لَهٗ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ هٰذَا سَالِمٌ رضی اللہ عنہ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ اُمَّتِیْ مِثْلَ هٰذَا . رَوَاهُ بْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں، میں ایک رات عشاء کے بعد دیر سے گھر پہنچی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا "کہاں تھی؟" میں نے عرض کیا "آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کی قراءت سن رہی تھی میں نے اس جیسی قراءت کبھی نہیں سنی۔ آپ ﷺ بھی (تلاوت سننے کے لئے) کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑی ہوگئی۔ دونوں غور سے تلاوت سنتے رہے پھر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "یہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں اس جیسے (خوش الحان) آدمی پیدا کئے ہیں۔ اسے

---

1. کتاب اقامة الصلوات والسنة فيها باب فی حسن الصوت بالقرآن ، رقم الحديث (1102/1)
2. کتاب اقامة الصلوات والسنة فيها باب فيهما حسن الصوت بالقرآن (1100/1)

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 293 نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تحفیظ قرآن اور تلاوتِ قرآن کا شوق۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُهٗ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَطُوْلَ عَلَيْكَ الزَّمَانُ وَاَنْ تَمَلَّ فَاقْرَاْهُ فِيْ شَهْرٍ)) فَقُلْتُ دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ قَالَ ل((اَ فَاقْرَاْهُ فِيْ عَشَرَةٍ)) قُلْتُ : دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ قَالَ ((فَاقْرَاْهُ فِيْ سَبْعٍ))قُلْتُ دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ فَاَبٰى .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے قرآن مجید حفظ کرلیا اور رات بھر میں اسے ختم کر دیتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے خدشہ ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہوگی اور تم تھک جاؤ گے لہٰذا ایک ماہ میں ختم کیا کرو۔'' میں نے عرض کیا ''مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرمادیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا! دس دن میں ختم کرلیا کرو۔'' میں نے پھر عرض کیا ''مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرمادیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا! سات دن میں ختم کرلیا کرو۔'' میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا ''مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرما دیں۔'' آپ ﷺ نے اس سے زیادہ پڑھنے سے منع فرمادیا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 294 وفد طائف میں نوجوان صحابی حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو مکمل سورۃ البقرہ یاد تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں گورنر نامزد فرمادیا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 280 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 295 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عام طور پر سات دنوں میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

عَنْ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَئَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْآنَ قَالُوْا ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2]

---

1. كتاب اقامة الصلوات ، باب فی كم يستحب يختم القرآن (1106/1)
2. كتاب اقامة الصلوات ، باب فی كم يستحب يختم القرآن (1105/1)

حضرت اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا ''آپ لوگ کس طرح قرآن ختم کرتے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''پہلے دن تین سورتیں، دوسرے دن پانچ سورتیں، تیسرے دن سات سورتیں، چوتھے دن نو سورتیں، پانچویں دن گیارہ سورتیں، چھٹے دن تیرہ سورتیں، اور ساتویں روز آخری منزل (حزب المفصل) (یعنی سات دنوں میں پورا قرآن ختم کرتے تھے) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 296 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب جبرائیل علیہ السلام کے لہجے میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بَشَّرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مبارک باد دی اور بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص قرآن مجید کو اسی عمدہ طریقے سے تلاوت کرنا چاہے جس طریقہ سے وہ نازل ہوا ہے، تو اسے چاہئے کہ ام عبداللہ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) جیسی قراءت کرے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں سورہ نساء تلاوت کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا ''اللہ سے دعا کر، دیا جائے گا۔'' اس کے بعد وہ الفاظ ارشاد فرمائے، جو مذکورہ حدیث میں ہیں۔ (مسند احمد)

مسئلہ 297 سورہ المرسلات نازل ہونے کے فوراً بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی اور یاد کر لی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَ الْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيْهِ وَ اِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذَا خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((عَلَيْكُمْ اقْتُلُوْهَا)) قَالَ : فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ : فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

[1] ابواب فضائل اصحاب رسول اللہ، باب فضل عبداللہ بن مسعود، (114/1)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (منیٰ کے) ایک غار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر اسے یاد کرلیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ المرسلات کی تلاوت فرما رہے تھے کہ اسی دوران میں ایک سانپ اپنی بل سے نکلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے مار ڈالو۔'' ہم اسے مارنے لگے تو وہ بل میں گھس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''چلو وہ تمہارے حملہ سے بچ گیا تم اس کے حملہ سے بچ گئے۔'' (یعنی اللہ کا شکر ادا کرو) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 298 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سالم رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگیاں قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ خُذُوْا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَسَالِمٍ رضی اللہ عنہ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو ① حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ② حضرت سالم رضی اللہ عنہ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) ③ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ④ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 299 حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آیتِ عذاب کی تلاوت۔

قَرَءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سُوْرَةَ الطُّوْرِ حَتّٰى قَوْلَهُ تَعَالٰى ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ﴾ (52:7) فَبَكٰى وَاشْتَدَّ بُكَاءُهُ حَتّٰى مَرِضَ وَ عَادُوْهُ ❸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے ''بے شک

❶ کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ المرسلات، رقم الحدیث (4931)
❷ کتاب فضائل القرآن، باب القرأ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 4999
❸ الجواب الکافی، رقم الصفحہ 771

تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔'' (سورہ طور، آیت نمبر 7) تو رونے لگے، بہت روئے حتی کہ بیمار پڑ گئے اور لوگ آپ کی عیادت کے لئے آنے لگے۔

مَسئلہ 300 سورہ مریم کی ایک آیت یاد آنے پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہوگئی۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رحمہ اللہ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہ وَاضِعًا رَأْسَهٗ فِیْ حِجْرِ امْرَأَتِهٖ فَبَكٰى فَبَكَتْ امْرَأَتُهٗ ، فَقَالَ : مَايُبْكِيْكِ ؟ قَالَتْ : رَأَيْتُكَ تَبْكِیْ فَبَكَيْتُ ، قَالَ : اِنِّیْ ذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا(71:19)﴾ فَلَا اَدْرِیْ أَاَنْجُوْا مِنْهَا اَمْ لَا ؟ ذَكَرَهٗ ابْنُ كَثِيْرٍ[1]

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ رونے لگے۔ بیوی صاحبہ بھی رونے لگیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''تم کیوں رو رہی ہو؟'' بیوی صاحبہ نے کہا ''میں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''مجھے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد یاد آ گیا ''تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس کا جہنم پر سے گزر نہ ہو۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 71) اور مجھے معلوم نہیں کہ میں جہنم سے نجات پاؤں گا یا نہیں؟'' ابن کثیر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مَسئلہ 301 خواتین میں سماعت قرآن کا شوق۔

عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِیْ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب فرماتی ہیں ''کہ میں رات کے وقت اپنے مکان کی چھت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سنا کرتی تھی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 302 حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا نے خطبہ جمعہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ قٓ

---

1. تفسیر ابن کثیر ، تفسیر سورہ مریم
2. کتاب اقامة الصلاة باب ما جاء فی القرآن فی صلاة اللیل (1109/1)

سن کر زبانی یاد کرلی۔

عَنِ امِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمٰنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ''میں نے سورہ ق ۔ رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی آپ ﷺ یہ سورہ ہر جمعہ کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے جب لوگوں کو خطبہ دیتے تھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 303 خواتین کا شوق تحفیظ وتلاوت قرآن۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ : يَا بُنَیَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِیْ بِقِرَاءَ تِکَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِی الْمَغْرِبِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ان کی والدہ) ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں سورہ المرسلات پڑھتے سنی تو کہنے لگی ''بیٹا! تو نے یہ قراءت کر کے مجھے (بھولی ہوئی سورت) یاد دلا دی ہے یہی وہ سورت ہے جو میں نے آخری زمانے میں رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سنی تھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 304 حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا بنت نوفل رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی حافظہ تھیں۔

عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهٗ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ائْذَنْ لِیْ فِی الْغَزْوِ مَعَکَ اُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِیْ شَهَادَةً قَالَ ((قَرِّیْ فِیْ بَيْتِکِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَرْزُقُکِ الشَّهَادَةَ)) قَالَ : وَ كَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِیَّ ﷺ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْ دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَاَذِنَ لَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❸ (حسن)

---

❶ كتاب الجمعة باب تخفيف الصلاة والخطبة ، رقم الحديث 2003

❷ كتاب الصلاة باب القراء ة فى الصبح ، رقم الحديث 1033

❸ كتاب الصلاة ، باب امامة النساء (552/2)

حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کی تیاری فرما رہے تھے تو میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بھی اپنے ساتھ غزوہ پر جانے کی اجازت عطا فرمائیں، میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید مجھے اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اپنے گھر میں ٹکی رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرما دیں گے۔'' راوی کہتے ہیں: ام ورقہ رضی اللہ عنہا حافظ قرآن تھیں، لہٰذا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں (عورتوں کی نماز باجماعت پڑھانے کے لئے) مؤذن مقرر کرنے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے لئے مؤذن مقرر فرما دیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 305 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، تلاوت قرآن اور فکر آخرت۔

عَنْ عَرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : کُنْتُ اِذَا غَدَوْتُ اَبْدَأُ بِبَیْتِ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اُسَلِّمُ عَلَیْہَا فَغَدَوْتُ یَوْمًا فَاِذَا ھِیَ قَائِمَۃٌ تَقْرَءُ ﴿ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ (27:52)﴾ وَ تَدْعُوْ وَ تَبْکِیْ وَ تُرَدِّدُھَا فَقُمْتُ حَتّٰی مَلَلْتُ الْقِیَامَ فَذَھَبْتُ اِلَی السُّوْقِ لِحَاجَتِیْ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا ھِیَ قَائِمَۃٌ کَمَا ھِیَ تُصَلِّیْ وَ تَبْکِیْ. ذَکَرَہُ ابْنُ الْجُوْزِیْ فِیْ صِفَۃِ الصَّفْوَۃِ[1]

حضرت عروہ اپنے باپ (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) جب صبح گھر سے نکلتا تو پہلے (اپنی خالہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سلام عرض کرتا، ایک روز میں گھر سے نکلا (اور حسب معمول سلام کرنے حاضر ہوا) تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (نماز میں) کھڑی تھیں اور قرآن مجید کی آیت ﴿فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ ''اللہ نے ہم پر احسان کیا اور گرم زہریلی ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔'' (سورہ طور، آیت 27) تلاوت فرما رہی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ آیت بار بار پڑھتی جا رہی تھیں اور روتی جا رہی تھیں۔ میں (انتظار کے لئے) کھڑا ہو گیا حتی کہ میرا جی بھر گیا اور میں کسی کام سے بازار چلا گیا واپس پلٹا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابھی تک نماز میں کھڑی تھیں اور (وہی آیت پڑھ پڑھ کر) روتی جا رہی تھیں۔ امام ابن جوزی نے صفۃ الصفوہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] صفۃ الصفوۃ الجزء الثانی رقم الصفحہ 404

مَسئلہ 306 ایک خاتون صحابیہ کا قرآن مجید پر قابل رشک عبور۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہُ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ إِمْرَأَۃً مِنْ بَنِیْ أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ وَ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکَ اَنَّکَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَ مَالِیَ لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَ هُوَ فِیْ كِتَابِ اللّٰہِ فَقَالَتِ الْمَرْأَۃُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (7:59)﴾ فَقَالَتِ الْمَرْأَۃُ فَاِنِّیْ أَرٰى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلٰی إِمْرَأَتِکَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِیْ فَانْظُرِیْ قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَۃِ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَ تْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ : مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ : اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِکَ لَمْ نُجَامِعْهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”جسم گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر، خوبصورتی کے لئے دانت (رگڑ کر) کھلے کروانے والیوں پر (نیز) اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔“ بنی اسد کی ایک عورت اُمّ یعقوب نے یہ بات سنی جو کہ قرآن پڑھا کرتی تھی، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا، میں نے سنا ہے ”تم نے جسم گدوانے اور گودنے والیوں پر، چہرہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر دانتوں کو کشادہ کروانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے؟“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔“ اس عورت نے کہا ”میں نے (اپنے پاس محفوظ) دوتختیوں کے درمیان سارا قرآن پڑھ ڈالا ہے، لیکن مجھے تو اس میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ملا۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اگر تو قرآن غور سے پڑھتی تو تجھے یہ بات مل جاتی۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”رسول جس بات کا حکم دے اس

---

[1] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1377

پر عمل کرو اور جس سے منع کرے اس سے باز آجاؤ۔'' (سورہ الحشر، آیت 7) پھر وہ عورت بولی ''ان باتوں میں سے بعض باتیں تو تمہاری بیوی میں بھی ہیں۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''جاؤ جا کر دیکھ لو۔'' وہ عورت گئی تو ان کی بیوی میں ایسی کوئی بات نہ پائی تب وہ واپس آئی اور کہنے لگی ''ان میں سے تو کوئی بات میں نے تمہاری بیوی میں نہیں دیکھی۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اگر وہ ایسا کرتی تو ہم کبھی اس سے صحبت نہ کرتے۔'' (یعنی اسے طلاق دے دیتے) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 307 بچوں میں تحفیظ قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ ﷺ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ ؟ مَا لِلنَّاسِ ؟ مَا هَذَا الرَّجُلُ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ اَوْحَى اِلَيْهِ اَوْ اَوْحَى اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذَاكَ الْكَلاَمَ فَكَاَنَّمَا يُقَرُّ فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلاَمِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ : اتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهُ فَاِنَّهُ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ اَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلاَمِهِمْ وَبَدَرَ اَبِيْ قَوْمِيْ بِاِسْلاَمِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا فَقَالَ ((صَلُّوْا صَلاَةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوْا صَلاَةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا)) فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہماری رہائش پانی کی گزرگاہ پر تھی جہاں سے مسافر گزرتے تھے ہم ان سے پوچھتے ''(مدینہ کے) لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور اس آدمی (یعنی محمد ﷺ) کا معاملہ کیسا ہے؟'' لوگ کہتے ''وہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور اللہ اس پر ایسی اور ایسی وحی نازل کرتا ہے۔'' میں اس وحی کے الفاظ یاد کر لیتا گویا کسی نے میرے سینے میں وہ آیات جما دی ہوں اہل عرب ایمان لانے کے معاملے میں فتح مکہ کے منتظر تھے اور کہتے تھے ''اس آدمی اور اس کی قوم کو اس کے حال پر چھوڑ دو اگر یہ اپنی قوم پر غالب آ گیا تو یہ سچا نبی ہے پس جب مکہ فتح ہوا تو ہر قبیلہ پہلے اسلام لانا چاہتا تھا۔ میرے باپ نے

---

[1] کتاب المغازی باب مقام النبی ﷺ بمکة زمن الفتح ، رقم الحدیث 4303

بھی اپنی قوم کے ساتھ اسلام لانے میں جلدی کی جب وہ نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کر کے آیا تو کہنے لگا ''واللہ! میں سچے نبی سے مل کر آیا ہوں آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھو جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ امامت کرائے میری قوم کے لوگوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا کیوں کہ میں مسافروں سے سن سن کر بہت زیادہ قرآن یاد کر چکا تھا لہٰذا انہوں نے مجھے امام بنالیا اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 308 غلاموں میں تحفیظ قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُھَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ نَزَلُوْا الْعُصْبَةَ قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِیِّ ﷺ فَکَانَ یَؤُمُّھُمْ سَالِمٌ رضی اللہ عنہ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ وَکَانَ اَکْثَرُھُمْ قُرْآنًا . رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے مہاجرین کا پہلا قافلہ جب مقام عصبہ (قباء بستی کے قریب ایک چھوٹی سی بستی) میں وارد ہوا تو ان کی امامت حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کراتے تھے کیوں کہ انہیں قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ وہی حضرت سالم رضی اللہ عنہ ہیں جن کی تلاوت سن کر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی تھی۔

&&&

[1] کتاب الصلاۃ باب من احق بالامامة (548/1)

عِقَابُ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ

قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے کی سزا

مَسئلہ 309 جس نے فخر جتلانے یا بڑا بننے کے لئے قرآن کا علم حاصل کیا اس کے لئے آگ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَ لاَ لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَآءَ وَ لاَ تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَالنَّارُ النَّارُ)) رَوَاهُ بْنُ مَاجَةَ❶ **(صحيح)**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء پر فخر جتلاؤ یا جہلا سے جھگڑا کرو یا مجالس میں بڑے بن جاؤ، جو شخص ایسا کرے گا اس کے لئے آگ ہے آگ۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 310 قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کے ہونٹ جہنم میں آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ كُلَّمَا قُرِضَتْ وَفَتْ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلَآءِ ؟ قَالَ : خُطَبَاءُ اُمَّتِکَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لاَ يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلاَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ .رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ❷ **(حسن)**

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور وہ پھر صحیح سالم ہوجاتے'' (پھر دوبارہ کاٹے

---

❶ كتاب السنة ، باب الانتفاع بالعلم والعمل به (206/1)

❷ صحيح الجامع الصغير للالبانی الجزء الاول ،رقم الحديث 128

جاتے) میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' جبریل علیہ السلام نے بتایا ''یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو وعظ کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 311 دوسروں کو قرآن پڑھنے پڑھانے اور خود عمل نہ کرنے کا المناک انجام۔

عَنْ اُسَامَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِى النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَىْ فُلاَنُ مَا شَأْنُكَ ؟ اَلَيْسَ كُنْتَ تَامُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ ؟ قَالَ : كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلاَ اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ[1]

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی پھر جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اسی طرح وہ آدمی اپنی انتڑیوں کے گرد گھومے گا۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے ''اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ تم تو ہمیں نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے؟'' وہ جواب دے گا ''ہاں! میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کا ارتکاب کرتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 312 دنیا کمانے کے لئے قرآن مجید پڑھنے والوں کی آپ ﷺ نے مذمت فرمائی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِىّ ﷺ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ وَفِيْكُمُ الْاَحْمَرُ وَفِيْكُمُ الْاَبْيَضُ وَفِيْكُمُ الْاَسْوَدُ اِقْرَءُوْهُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَأَهُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يَتَعَجَّلُ اَجْرَهُ وَلاَ يَتَاَجَّلُهُ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[2] **(صحيح)**

---

[1] كتاب بدء الخلق ، باب صفة النار ،رقم الحديث 3268

[2] كتاب الصلاة، باب ما يجزئ الامى والاعجمى من القرأة (741/1)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن مجید کی تلاوت کررہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''الحمدللہ! اللہ کی کتاب ایک ہے اور تمہارے درمیان پڑھنے والے سرخ بھی ہیں اور کالے بھی ہیں لہٰذا اسے خوب پڑھواس سے پہلے کہ ایسے لوگ آجائیں جو قرآن مجید اس طرح سنوار سنوار کر پڑھیں گے جس طرح تیر کو سنوار کر رکھا جاتا ہے، لیکن وہ اس کا بدلہ آخرت کی بجائے دنیا میں وصول کریں گے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 313 جس نے عمل کرنے کے بجائے دنیا کمانے کے لئے قرآن مجید کا علم حاصل کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لاَ یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے وہ علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو (وہ درست ہے) لیکن جو اسے دنیاوی مفادات کے لئے حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پاسکے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 314 دادو دہش وصول کرنے کے لئے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والا، لیکن اس پر عمل نہ کرنے والا قیامت کے روز منہ کے بل جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا ؟ قَالَ :تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ قَالَ : کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

[1] کتاب السنة باب الانتفاع بالعلم والعمل به 202/1

[2] مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث 1089

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ’’قیامت کے روز جس شخص کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ آدمی ہوگا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اللہ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 315 قرآنی آیات کی منافقانہ تلاوت کرنے والے اوران پرعمل نہ کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ یَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِیءِ هٰذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لاَ یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک منافق کے بارے میں) فرمایا ’’اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید مزے لے لے کر پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے باہر نکل جاتا ہے۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَکْثَرُ مُنَافِقِیْ اُمَّتِیْ قُرَّا ؤُهَا .رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’میری امت کے بیشتر منافقین قراء ہوں گے۔‘‘ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب المغازی ، باب بعث علی بن ابی طالب و خالد بن ولید الی یمن،رقم الحدیث 4351

[2] صحیح جامع الصغیر للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 1214

مَسئلہ 316 قرآن مجید کاعلم حاصل کرنے کے بعد اسے ترک کرنے یا اس پرعمل نہ کرنے والے کا سر جہنم میں بار بار پتھر سے کچلا جائے گا۔

عَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهِ رضی اللہ عنہم ((هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟)) قَالَ : فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهُ قَالَ ((ذَاتَ غَدَاةٍ اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَاِنَّهُمَا قَالاَ لِيْ اِنْطَلِقْ وَاِنِّيْ اِنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ فَيَثْلَغُ رَاْسَهٗ فَيَتَهَدْ هَدُ الْحَجَرُ هٰهُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَاْخُذُهٗ فَلاَ يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ؟ قال : قَالاَ لِيْ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهٗ وَ يَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوْبَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات (نماز فجر کے بعد) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرماتے ''کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟'' پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی آدمی اپنا خواب بیان کرتا (تو آپ ﷺ اس کی تعبیر فرماتے) ایک روز آپ ﷺ نے اپنا خواب یوں بیان فرمایا ''گذشتہ روز میرے پاس دو (فرشتے) آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا ''چلو!'' میں ان کے ساتھ ہولیا، ہمارا گزر ایک ایسے آدمی پر ہوا جو پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی (فرشتہ) اس کے سر پر پتھر لئے کھڑا تھا فرشتہ پتھر اس کے سر پر مارتا اور اس کا سر کچل دیتا، پتھر لڑھک کر ایک طرف چلا جاتا، فرشتہ پتھر لینے جاتا ہے تو اس کی واپسی تک اس شخص کا سر پہلے کی طرح بالکل صحیح سالم ہو جاتا۔ فرشتہ پھر پتھر مار کر اس کا سر کچل دیتا۔'' (ایسا مسلسل ہو رہا تھا) میں نے ان سے پوچھا ''سبحان اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟'' میرے ساتھ فرشتوں نے جواب دیا ''یہ وہ آدمی ہے جس نے قرآن حاصل کیا پھر اسے چھوڑ دیا اور فرض نماز (عشاء) پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قرآن مجید حاصل کرنے اور پھر اسے چھوڑ دینے سے مراد قرآن مجید کا علم حاصل کر کے اس پر عمل نہ کرنا بھی ہے اور قرآن مجید یاد کر کے اس کو بھلا دینا بھی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

☪☪☪

---

[1] کتاب التعبیر باب تعبیر الرویا بعد صلاۃ الصبح، رقم الحدیث 7047

عِقَابُ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِرَأْیِهٖ

اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کی سزا

مَسئلہ 317 قرآن مجید کے حوالہ سے کوئی ایسی بات کہنا جو شریعت کا مطلوب اور منشا نہ ہو، جہنم کا سزاوار بنا دیتا ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○﴾(40:41)

''بے شک وہ لوگ جو ہماری آیات میں تحریف کرتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں۔ بھلا جو شخص آگ میں ڈالا جانے والا ہے، اچھا ہے یا وہ جو قیامت کے روز امن کے ساتھ آنے والا ہے؟ تم جو چاہو کرو (لیکن یاد رکھو) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے یقیناً دیکھنے والا ہے۔ (سورہ حٰم السجدہ، آیت نمبر 40)

مَسئلہ 318 قرآنی آیات کی من مانی تفاسیر کرنے والے اللہ کے غضب میں مبتلا ہوں گے۔

﴿الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ○﴾(35:40)

''وہ لوگ جو اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو، ان کا جھگڑا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اہل ایمان کے نزدیک سخت غصہ دلانے والا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر و جبار کے دل پر ٹھپہ لگا دیتا ہے۔'' (سورہ المؤمنون، آیت نمبر 35)

مَسئلہ 319 قرآن مجید کے اصل مدعا کو نظر انداز کر کے غلط معنی پہنانا اسلاف کی تفسیر سے ہٹ کر نئے نئے نکات پیدا کرنا، سیاق و سباق سے الگ

کر کے آیات کا مفہوم لینا اور آیات کی من مانی تفسیر کرنا کفر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْآنِ كُفْرٌ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]
(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 320 کتاب وسنت کے علم کے بغیر اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے کے منہ میں قیامت کے روز آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ وَمَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِغَیْرِ مَا یَعْلَمُ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ)) رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس سے کوئی دینی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے چھپایا تو وہ قیامت کے روز آگ کی لگام میں جکڑا ہوا آئے گا اور جس نے قرآن کے معاملے میں علم کے بغیر بات کی وہ بھی قیامت کے روز آگ کی لگام میں جکڑا ہوا آئے گا۔“ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

1. کتاب السنة باب النهی عن الجدال فی القرآن ،رقم الحدیث 4603
2. الترغیب والترهیب لمحی الدیب الجزء الاول رقم الحدیث 201

عِقَابُ عَلٰی کَرَاهِيَةِ الْاٰيَةِ الْقُرْاٰنِيَّةِ

قرآن مجید کی کسی آیت کو ناپسند کرنے کی سزا

مَسئلہ 321 جو شخص قرآن مجید کی کسی ایک آیت، حکم، قانون یا فیصلے کو ناپسند کرے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

﴿ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ○ ﴾(47:8-9)

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے ہلاکت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔'' (سورہ محمد، آیت نمبر 8-9)

وضاحت : یاد رہے کہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت کو ناپسند کرنا سارے قرآن مجید کو ناپسند کرنے کے برابر ہے۔

مَسئلہ 322 ناپسندیدگی، شک اور تنقید کی نگاہ سے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والے ظالموں کے کفر اور گمراہی میں قرآن مجید اور بھی اضافہ کرتا ہے۔

﴿ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○ ﴾(17:82)

''اور قرآن مجید نہیں اضافہ کرتا ظالموں کو مگر خسارے میں۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت 82)

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ﴾(41:44)

''اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے، ان کے لئے قرآن کانوں کی گرانی اور آنکھوں کی پٹی ہے۔'' (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 44)

عِقَابُ الْاِسْتِهْزَاءِ بِالْاٰيَةِ الْقُرْاٰنِيَّةِ

قرآن مجید کی کسی آیت کا استہزاء کرنے کی سزا❶

مَسئلہ 323 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے کی سزا جہنم ہے۔

﴿ ذٰلِکَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ○ ﴾(106:18)

''یہ جہنم کی سزا انہیں اس لئے دی جائے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔'' (سورہ الکہف، آیت نمبر 106)

مَسئلہ 324 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کو قیامت کے روز ذلیل اور رسوا کرنے کے لئے کسی بھولی بسری چیز کی طرح نظر انداز کر دیا جائے گا۔

﴿ وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ ﴾(45:34-35)

''اور ان سے کہا جائے گا آج ہم تمہیں ایسے بھلا دیں گے جیسے تم نے (دنیا میں) آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ سزا ہے اس جرم کی کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا (اور تم یہ سمجھتے رہے کہ ہماری اس بکواس کا کوئی حساب کتاب لینے والا نہیں ہے) آج کے روز انہیں نہ جہنم سے نکالا جائے گا نہ ہی انہیں توبہ کی اجازت دی جائے گی۔'' (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 35-34)

مَسئلہ 325 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کے لئے قیامت کے روز رسوا

---

❶ یاد رہے قرآن مجید کی کسی آیت کا استہزاء کسی حکم یا قانون یا فیصلے کا استہزاء یا رسول اکرم ﷺ کی کسی حدیث، حکم یا فیصلے کا استہزاء یا رسول اکرم ﷺ کی کسی سنت کا استہزاء سب باتیں اسی حکم میں ہیں۔

کن عذاب ہوگا۔

﴿ وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا نِ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ﴾ (9:45)

''اور جب اسے ہماری کوئی آیت معلوم ہوتی ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔'' (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 9)

مَسئلہ 326 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کا دنیا اور آخرت میں بدترین انجام ہوگا۔

﴿ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ﴾ (10:30)

''پھر جن لوگوں نے برائیاں کیں آخر کار ان کا انجام بھی برا ہوگا (انہوں نے برائی یہ کی کہ) اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑایا۔'' (سورہ الروم، آیت نمبر 10)

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ﴾ (6:31)

''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بے ہودہ باتیں خریدتا ہے تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرے اور اللہ کی آیات کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 6)

مَسئلہ 327 عہد نبوی ﷺ میں قرآن مجید کا مذاق اڑانے والے مرتد شخص کا عبرتناک انجام

عَنْ اَنَسٍ ﷛ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَءَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا ، فَكَانَ يَقُوْلُ : مَايَدْرِيْ مُحَمَّدٌ ﷺ اِلَّا مَاكَتَبْتُ لَهٗ ، فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا : هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ ، نَبَشُوْا عَنْ

صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ ، فَحَفَرُوْا لَهُ فَأَعْمَقُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا : هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَصْحَابِهِ ، نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ خَارِجَ الْقَبْرِ ، فَحَفَرُوْا لَهُ ، وَأَعْمَقُوْا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَااسْتَطَاعُوْا فَأَصْبَحَ وَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوْا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عیسائی آدمی مسلمان ہوا تو اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لی اور رسول اکرم ﷺ کے لئے (وحی کی) کتابت کرنے لگا لیکن بعد میں مرتد ہو گیا کہنے لگا محمد (ﷺ) کو تو کسی بات کا پتہ ہی نہیں ہے جو کچھ میں لکھ کر دیتا ہوں بس وہی کہہ دیتے ہیں۔ اللہ نے جب اسے موت دی تو عیسائیوں نے اسے (قبر میں) دفن کر دیا صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے باہر نکال پھینکا ہے عیسائیوں نے کہا یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ وہ ان کے دین سے بھاگ کر آیا ہے لہذا انہوں نے اس کی قبر کھود کر لاش باہر نکال پھینکی ہے عیسائیوں نے اس کے لئے دوبارہ (نئی) قبر کھودی اور اسے (پہلے کی نسبت) بہت گہرا بنایا اور (لاش کو دوبارہ دفن کر دیا) جب صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے پھر باہر نکال پھینکا ہے عیسائیوں نے پھر الزام لگایا یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ وہ ان کے دین سے بھاگ کر آیا ہے لہٰذا انہوں نے اس کی قبر کھود کر لاش باہر نکال پھینکی ہے عیسائیوں نے (تیسری مرتبہ) اس کے لئے قبر کھودی اور اتنی گہری بنائی جتنی گہری وہ بنا سکتے تھے۔ صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے پھر نکال باہر پھینکا ہے تب انہیں یقین ہو گیا کہ یہ مسلمانوں کا کام نہیں ہے (بلکہ اللہ کا عذاب ہے) چنانچہ عیسائیوں نے اس کی لاش ایسے ہی چھوڑ دی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

☝☝☝

---

[1] کتاب المناقب ، باب علامات النبوۃ فی الاسلام

عِقَابُ مَنْ شَکَّ فِی الْقُرْآنِ
قرآن مجید میں شک کرنے کی سزا[1]

مَسئلہ 328 قرآن مجید کی کسی آیت، حکم یا فیصلے میں شک کرنے کی سزا جہنم ہے۔

﴿ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَکُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○ یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ قَالُوْا بَلٰی وَ لٰکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّکُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ فَالْیَوْمَ لاَ یُؤْخَذُ مِنْکُمْ فِدْیَةٌ وَّ لاَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مَاْوٰکُمُ النَّارُ هِیَ مَوْلٰکُمْ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ○﴾ (15-13:57)

”قیامت کے روز منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھا سکیں مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے (یعنی دنیا میں) لوٹ جاؤ اور وہاں سے (اپنے لئے) روشنی ڈھونڈ کر لاؤ۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دروازے کے اندر رحمت (یعنی جنت) ہوگی اور باہر عذاب (یعنی جہنم) ہوگا۔ منافق (دوبارہ) مومنوں سے پکار کر کہیں گے کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں، مگر تم نے اپنے آپ کو (نفاق کے) فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی (اللہ اور رسول کے بارے میں) شک میں پڑے

---

[1] قرآن مجید میں شک کرنے سے مراد درج ذیل مفہوم ہیں:
1. قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے میں شک کرنا۔
2. قرآن مجید میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں ان کی صداقت میں شک کرنا۔
3. قرآن مجید میں جو احکام دیئے گئے ہیں ان میں انسانیت کی فلاح اور نجات ہونے کے بارے میں شک کرنا۔
4. توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں جو عقائد بیان کئے گئے ہیں ان میں شک کرنا۔
5. قرآن مجید میں بیان کئے گئے معجزات کے بارے میں شک کرنا۔
6. کائنات کے بارے میں بیان کئے گئے ابدی حقائق مثلاً سورج، چاند اور دیگر تمام سیاروں کی حرکت میں شک کرنا۔

رہے اور جھوٹی توقعات (اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کی) تمہیں فریب دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (یعنی موت) آ گیا، آخر وقت تک وہ بڑا دھوکہ باز (یعنی شیطان) تمہیں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں دھوکا دیتا رہا لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے، تمہارا ٹھکانا جہنم ہے وہی جہنم تمہاری ساتھی ہے اور بدترین انجام۔'' (سورہ حدید، آیت 13-15)

﴿ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ○ ﴾(50:24-25)

''ڈال دو جہنم میں ہر بڑے کافر کو جو حق سے عناد رکھتا تھا، خیر سے روکنے والا، حد سے گزرنے والا اور شک میں پڑنے والا تھا۔'' (سورہ ق، آیت نمبر 24-25)

مسئلہ 329 قرآن مجید میں شک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

﴿ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ○ ﴾(40:34)

''اس طرح اللہ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھنے والا اور شک میں پڑنے والا ہو۔''

(سورہ المؤمن، آیت نمبر 34)

مسئلہ 330 قرآن مجید میں شک کرنے والے قیامت کے روز ایمان لانا چاہیں گے لیکن انہیں ایمان لانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

﴿ وَ حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ○ ﴾(34:54)

''قیامت کے روز ان (شک میں پڑنے والوں) کے درمیان اور ان کی خواہشات کے درمیان اس طرح پردہ حائل کر دیا جائے گا جیسے ان سے پہلوں کے درمیان حائل کیا گیا کیونکہ یہ سخت شک اور تردد میں پڑے ہوئے تھے۔'' (سورہ سبا، آیت نمبر 54)

☆☆☆

عِقَابُ الْاِعْرَاضِ عَنِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید سے اعراض کی سزا[1]

(ا) اَلْعِقَابُ فِی الدُّنْیَا

دنیا میں سزا

مَسئلہ 331 قرآن مجید سے اعراض کرنے والا دنیا میں تکلیف دہ زندگی بسر کرے گا۔

﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَعْمٰی ○ ﴾ (124:20)

''اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 24)

مَسئلہ 332 قرآن مجید سے غفلت برتنے والوں پر دنیا میں اللہ تعالیٰ ایسا شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو انہیں اس فریب میں مبتلا رکھتا ہے کہ وہ راہ راست پر ہیں۔

﴿ وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ○ وَ اِنَّھُمْ لَیَصُدُّوْنَھُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ○ ﴾ (37-36:43)

---

[1] قرآن مجید سے اعراض کا مطلب ایمان نہ لانا بھی ہے اور ایمان لانے کے بعد اس کی تلاوت نہ کرنا، اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا، اس پر عمل نہ کرنا، اسے چھوڑ کر کسی دوسری کتاب کو ترجیح دینا، قرآن مجید کے مطابق فیصلے نہ کرنا اور اس کی تعلیم و تدریس اور دعوت ترک کر دینا بھی اعراض میں شامل ہے۔ بعض اہل علم نے قرآن مجید سے اپنے بیماروں کا علاج نہ کرنا بھی اعراض میں شامل کیا ہے۔ جو شخص جس درجہ کا اعراض کرے گا اسے اسی درجہ کی سزا ملے گی۔

''اور جو شخص رحمان کے ذکر سے غفلت برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور پھر وہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں۔'' (سورہ الزخرف، آیت نمبر 36-37)

مَسئلہ 333 قرآن مجید سے اعراض کرنے والے دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 33 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) اَلْعِقَابُ فِی الْبَرْزَخِ
برزخ میں سزا

مَسئلہ 334 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو قبر میں شدید عذاب دیا جاتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَ تُوُلِّیَ وَ ذَھَبَ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ ، اَتَاہُ مَلَکَانِ فَاَقْعَدَاہُ فَیَقُوْلاَنِ لَہٗ : مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ؟ فَیَقُوْلُ : اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُاللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ ، فَیُقَالُ : اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّۃِ))، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((فَیَرَاھُمَا جَمِیْعًا ، وَ اَمَّا الْکَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ : لاَ اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ ، فَیُقَالُ : لاَ دَرَیْتَ وَ لاَ تَلَیْتَ ، ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَۃٍ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَۃً بَیْنَ اُذُنَیْہِ فَیَصِیْحُ صَیْحَۃً یَسْمَعُھَا مِنْ یَلِیْہِ اِلاَّ الثَّقَلَیْنِ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب بندہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس پلٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں ''تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا تھا؟'' (یعنی محمد ﷺ کے بارے میں) بندہ کہتا ہے ''میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' پھر اسے کہا جاتا ہے ''دیکھ جہنم میں تیری جگہ یہ تھی جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ عنایت فرمادی۔'' چنانچہ

[1] کتاب الجنائز ، باب المیت یسمع خفق النعال

وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے اور کافر یا منافق (منکر نکیر کے جواب میں) کہتا ہے ''مجھے معلوم نہیں (محمد ﷺ کون ہیں) میں وہی کچھ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔'' چنانچہ اسے کہا جاتا ہے ''تو نے سمجھا نہ پڑھا (قرآن وحدیث)'' پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے اور وہ بری طرح چیخ اٹھتا ہے۔ اس کی آواز جن وانس کے علاوہ اس کے پاس والی ساری مخلوق سنتی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(ج) اَلْعِقَابُ فِی الْاٰخِرَةِ
آخرت میں سزا

مَسئلہ 335 **قرآن مجید سے اعراض کرنے والے اپنی قبروں سے اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کی آنکھیں خوف اور دہشت سے پتھرائی ہوئی ہوں گی۔**

﴿ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ وَ سَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلاً ○ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ○ ﴾ (20:100-102)

''اور جو اس قرآن سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز سخت بار گناہ اٹھائے گا ایسے لوگ ہمیشہ وبال گناہ میں مبتلا رہیں گے قیامت کے روز ان کے لئے یہ بوجھ اٹھانا بڑا تکلیف دہ ہوگا جس روز صور پھونکا جائے گا ہم مجرموں کو اس حال میں گھیر لائیں گے کہ ان کی آنکھیں (خوف سے) پتھرائی ہوئی ہوں گی۔''
(سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 100 تا 102)

مَسئلہ 336 **قرآن مجید سے اعراض کرنے والے بعض لوگوں کو اپنی قبر سے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔**

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ○﴾
(20:124)

''اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور آخرت میں ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 124)

﴿ وَ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا ○ ﴾(72:17)

''اور جو شخص اس دنیا میں (قرآن سے) اندھا بن کر رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ راستہ پانے میں اندھوں سے بھی گیا گزرا ہوگا۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 72)

مَسئلہ 337 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کے خلاف قیامت کے روز خود رسول اکرم ﷺ مقدمہ دائر کروائیں گے۔

﴿ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○ ﴾(30:25)

اور (قیامت کے روز) رسول کہے گا ''اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔'' (سورہ الفرقان، آیت نمبر 30)

مَسئلہ 338 قیامت کے روز قرآن مجید خود بھی اعراض کرنے والوں کے خلاف مقدمہ دائر کرے گا۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو مالک اشعری ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے روز) قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 339 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو قرآن مجید جہنم میں لے جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 28 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

✡ ✡ ✡

---

[1] کتاب الطهارة ، باب فضل الوضوء رقم الحدیث 534

اَلْـاَحَادِیْثُ الضَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ اُعْطِیَ بِکُلِّ آیَةٍ مِنْهَا اَمَانٌ عَلٰی جَسَرِ جَهَنَّمَ.

''جس نے سورہ آل عمران پڑھی اسے ہر آیت کے بدلے جہنم کے پُل سے امان دی جائے گی۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الموضوعات، الجزء الاول، رقم الصفحہ 239

② مَنْ قَرَءَ آیَةَ الْکُرْسِیِّ لَمْ یَتَوَلَّ قَبْضَ نَفْسِهٖ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی .

''جس نے آیت الکرسی پڑھی اس کی روح صرف اللہ تعالیٰ قبض کریں گے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی، الجزء الخامس، رقم الصفحہ 239

③ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ یٰسٓ وَمَنْ قَرَءَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَآءَ تِهَا قِرَآءَ ةَ الْقُرْآنِ عَشَرَ مَرَّاتٍ.❶

''ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل سورہ یاسین ہے جو سورہ یاسین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحدیث 543

④ مَنْ قَرَءَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُهٗ.

''جس نے سورہ یاسین دن کے پہلے حصے میں پڑھی اس کی ضروریات پوری کی جائیں گی۔''

وضاحت : یہ حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، ملاحظہ ہو مشکوۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 2177

⑤ مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقْرَأُ عِنْدَهٗ سُوْرَةَ یٰسٓ اِلَّا هَوَّنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

''مرنے والے کے پاس سورہ یاسین پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی آسان فرما دیتے ہیں۔''

❶ یاد رہے سورۃ یسین کی فضیلت میں جتنی احادیث ملتی ہیں ان میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے، وہ سب کی سب ضعیف یا موضوع ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، مطبوعہ مکتبہ بیت السلام، الریاض

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی، رقم الصفحہ 363-364

⑥ اِقْرَءُ وْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ.

''اپنے مرنے والوں پر سورہ یٰس پڑھا کرو۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، للالبانی، رقم الحدیث 1170

⑦ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ يٰسٓ خَفَّفَ عَنْهُمْ يَوْمَئِذٍ وَكَانَ لَهٗ بِعَدَدِ مَنْ فِيْهَا حَسَنَاتٍ.

''جو شخص قبرستان میں داخل ہوا اور سورہ یاسین پڑھی اس روز اللہ تعالیٰ اس قبرستان کے مردوں کے عذاب میں کمی کر دے گا اور پڑھنے والوں کو مُردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی الجزء الثالث، رقم الحدیث 1246

⑧ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ.

''جس نے جمعہ کے روز سورہ یاسین پڑھی اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی الجزء الحادی عشر، رقم الصفحہ 191

⑨ يٰسٓ لِمَا قُرِأَتْ لَهَا.

''سورہ یاسین جس مقصد کے لئے پڑھی جائے وہ مقصد پورا ہوتا ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو المقاصد الحسنۃ، رقم الصفحہ 493

⑩ مَنْ قَرَءَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَؤُهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ.

''جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے سورہ یاسین پڑھی اس کے سارے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اسے اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، للالبانی رقم الحدیث 5797

⑪ ((مَنْ قَرَءَ (يٰسٓ) يُرِيْدُ بِهَا اللّٰهَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ كَاَنَّمَا قَرَءَ الْقُرْآنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً وَاَيُّمَا مَرِيْضٍ قُرِئَ عِنْدَهٗ سُوْرَةُ (يٰسٓ) نَزَلَ عَلَيْهِ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ عَشَرَةُ اَمْلَاكٍ يَقُوْمُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ صُفُوْفًا فَيُصَلُّوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ قَبْضَهٗ وَغُسْلَهٗ وَيَتْبَعُوْنَ جَنَازَتَهٗ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَشْهَدُوْنَ دَفْنَهٗ وَاَيُّمَا مَرِيْضٍ قُرِئَ سُوْرَةَ

(یٰسٓ) وَهُوَ فِیْ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ ؟ لَمْ یَقْبِضْ مَلَکُ الْمَوْتِ رُوْحَهُ حَتّٰی یَجِیْئَهُ رِضْوَانُ خَازِنِ الْجِنَانِ بِشُرْبَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَیَشْرَبُهَا وَهُوَ عَلٰی فِرَاشِهِ فَیَمُوْتُ وَهُوَ رَیَّانُ وَلاَ یَحْتَاجُ اِلَی حَوْضٍ مِنْ حِیَاضِ الْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ رَیَّانٌ))

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے سورہ یاسین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور اس کو اتنا اجر عطا فرمائے گا جیسے اس نے پورے قرآن کو بارہ مرتبہ پڑھا ہو اور جس مریض کے پاس سورہ یاسین پڑھی جائے اس پر اس کے ہر حرف کے بدلے دس (10) فرشتے نازل ہوں گے جو اس کے سامنے صف باندھے کھڑے رہیں گے، نمازیں پڑھیں گے، اس کے لئے استغفار کریں گے، اس کی روح قبض ہوتے اور اس کے غسل کو دیکھیں گے، اس کے جنازے کے پیچھے جائیں گے، اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے، اس کے دفن کا مشاہدہ کریں گے اور جس مریض کے پاس سکرات موت کی حالت میں سورہ یاسین پڑھی جائے، اس کی روح ملک الموت اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک کہ جنت کا محافظ ''رضوان'' جنت کی شراب نہیں لے آئے گا جس کو وہ اپنے بستر پر ہی پیئے گا اور اس حال میں مرے گا کہ شکم سیر ہوگا اور انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی حوض کا محتاج نہیں ہوگا اور جنت میں شکم سیر داخل ہوگا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، حدیث نمبر 97

⑫ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَرَأَ طٰهٰ وَ یٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ آدَمَ بِاَلْفَیْ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ الْقُرْآنَ قَالُوْا طُوْبٰی لِاُمَّةٍ یَنْزِلُ هٰذَا عَلَیْهِمْ وَطُوْبٰی لِاَلْسِنٍ تَتَکَلَّمُ بِهٰذَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا.

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل سورہ طٰہٰ اور سورہ یاسین پڑھیں جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا ''سعادتمند ہے وہ امت جس پر یہ قرآن نازل ہوگا سعادتمند ہیں وہ زبانیں جو اس کی تلاوت کریں گی اور سعادتمند ہیں وہ دل جو اسے یاد رکھیں گے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی الجزء الثالث، رقم الحدیث 1248

⑬ مَنْ قَرَءَ یٰسٓ مَرَّةً فَکَاَنَّمَا قَرَءَ الْقُرْآنَ عَشَرَ مَرَّاتٍ .

''جس نے ایک مرتبہ سورہ یاسین پڑھی اس نے گویا دس مرتبہ قرآن مجید پڑھ لیا۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5798

⑭ مَنْ قَرَءَ یٰسٓ مَرَةً فَکَاَنَّمَا قَرَءَ الْقُرْآنَ مَرَّتَیْنِ .

''جس نے ایک مرتبہ سورہ یاسین پڑھی اس نے گویا دو مرتبہ قرآن پڑھا۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5801

⑮ مَنْ کَتَبَ یٰسٓ ثُمَّ شَرِبَهَا دَخَلَ جَوْفَهُ اَلْفُ نُوْرٍ وَاَلْفُ رَحْمَةٍ وَاَلْفُ بَرَکَةٍ وَاَلْفُ دَوَاءٍ اَوْ خَرَجَ مِنْهُ اَلفُ دَاءٍ .

''جس نے سورہ یاسین لکھی اور اسے پیا اس کے پیٹ میں ایک ہزار نور، ایک ہزار رحمتیں، ایک ہزار برکت اور ایک ہزار دوا داخل ہوگئیں یا ایک ہزار بیماریاں اس سے نکل گئیں۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ للالبانی، الجزء السابع، رقم الحدیث 3293

⑯ اِنَّ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ وَ آیَةَ الْکُرْسِیِّ وَالْآیَتَیْنِ مِنْ آلِ عِمْرَانَ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ اِلٰی وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ مُعَلَّقَاتٌ بِالْعَرْشِ مَا بَیْنَهُنَّ وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ قُلْنَ : تَهْبِطُنَا اِلٰی اَرْضِکَ وَاِلٰی مَنْ یَعْصِیْکَ ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَحْلِفُ : لاَ یَقْرَؤُکُنَّ اَحَدٌ مِّنْ عِبَادِیْ دُبُرَ کُلِّ صَلاَةٍ اِلَّا جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ عَلٰی مَا کَانَ مِنْهُ وَاِلَّا اَسْکَنْتُهُ حَظِیْرَةَ الْقُدُسِ وَاِلَّا نَظَرْتُ اِلَیْهِ بِعَیْنِیْ الْمَکْنُوْنَةِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ نَظْرَةً وَاِلَّا قَضَیْتُ لَهُ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ حَاجَةً اَدْنَاهَا الْمَغْفِرَةُ وَلاَ اَعِیْذُهُ مِنْ کُلِّ عَدُوٍّ وَنَصَرْتُهُ مِنْهُ .

''فاتحۃ الکتاب، آیت الکرسی اور سورہ آل عمران کی دو آیات شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور اَللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ ...... وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ تک عرش سے معلق ہیں اللہ تعالیٰ اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے آیات نے عرض کیا ''(یا اللہ!) تو ہمیں اپنی زمین پر نازل کر رہا ہے اور ان کی طرف جو تیرے نافرمان ہیں؟'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میں قسم کھاتا ہوں! کہ میرے بندوں میں سے جو شخص ہر نماز کے بعد انہیں پڑھے گا میں جنت کو اس کا ٹھکانہ بناؤں گا، جنت میں اس کو آباد کروں گا اور اپنی پوشیدہ آنکھ سے ہر روز اسے ستر مرتبہ دیکھوں گا ہر روز اس کی

ستر ضرورتیں پوری کروں گا جن میں کم تر درجہ کی ضرورت مغفرت ہے اور اسے ہر دشمن سے پناہ دوں گا اور اس پر فتح دوں گا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، رقم صفحہ 230-229

⑰ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الْمُؤْمِنُ اِلٰی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ و آیَةَ الْکُرْسِیّ حِیْنَ یُصْبِحُ حَفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَ هُمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُصْبِحَ .

''جس نے سورہ حم مومن (سورہ غافر) اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک (یعنی پہلی تین آیات) اور آیت الکرسی صبح کی وقت پڑھی وہ شام تک محفوظ ہو جائے گا اور جس نے شام کے وقت پڑھیں وہ صبح تک محفوظ ہو جائے گا۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر بللالبانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5781

⑱ لِکُلِّ شَیْءٍ عُرُوْسٌ وَعُرُوْسُ الْقُرآنِ الرَّحْمٰنُ.

''ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورہ الرحمٰن ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ بللالبانی، رقم الحدیث 1350

⑲ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ لَّمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا.

''جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھے اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ بللالبانی (289/1)

⑳ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ یَوْمَ الْجُمُعَةِ.

''جمعہ کے روز سورہ ہود پڑھا کرو۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر بللالبانی، رقم الحدیث 1168

㉑ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانِ فِیْ لَیْلَةٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ.

''جس نے رات کے وقت سورہ حمٰ الدخان پڑھی اس کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی بللالبانی، رقم الحدیث 544

㉒ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانِ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ .

''جس نے جمعہ کی رات سورہ حٰم الدخان پڑھی اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحدیث 545

㉓ مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَتَیْ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ مِائَتَیْ سَنَةٍ .

''جس نے دوسو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اس کے دوسو سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 295

㉔ مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فِیْ الصَّلَاةِ اَوْ غَیْرِهَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَ ةً مِّنَ النَّارِ.

''جس نے نماز میں یا بغیر نماز کے سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے براءت لکھ دیں گے۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، للالبانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5793

㉕ مَنْ قَرَءَ مِنْ اَثْرِ وُضُوْئِهٖ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ مَرَّةً وَاحِدًا کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَیْنِ کُتِبَ فِیْ دِیْوَانِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلاثًا حَشَرَهُ اللّٰهُ مَحْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ.

''جس نے وضو کے بعد سورہ قدر ایک مرتبہ پڑھی اس کا شمار صدیقین میں سے ہوگا جس نے دوبار پڑھی اس کا شمار شہداء کے رجسٹر میں لکھا جائے گا اور جس نے تین مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اسے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح قبر سے اٹھائے گا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، حدیث نمبر 104

㉖ مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ یَمُوْتُ فِیْهِ لَمْ یُفْتَنْ فِیْ قَبْرِهٖ وَاَمِنَ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ وَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَکُفِّهَا حَتّٰی تُجِیْزَهُ مِنَ الصِّرَاطِ اِلَی الْجَنَّةِ .

''جس نے اپنے مرض الموت میں سورہ اخلاص پڑھی اور مر گیا وہ قبر میں فتنے میں نہیں ڈالا جائے گا قبر کے دبانے سے محفوظ رہے گا اور قیامت کی روز فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا کر پل صراط پار کرادیں گے اور جنت میں پہنچادیں گے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 301

㉗ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کَتَبَ اللّٰهُ اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ حَسَنَةٍ اِلَّا

اَنْ یَکُوْنَ عَلَیْهِ دَیْنٌ .

''جس نے ہر روز دوسو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں پندرہ سو نیکیاں لکھے گا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ ،للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 300

㉘ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَلَیْهِ دَیْنٌ .

''جس نے ہر روز دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ قرض کے علاوہ اس کے سارے گناہ معاف فرمادیں گے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحدیث 551

㉙ اُسِّسَتِ السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ السَّبْعُ عَلٰی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ .

''ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں سورہ اخلاص پر قائم کی گئی ہیں۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، رقم الحدیث 100

㉚ مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ فَقَرَأَ فِیْهَا اِحْدَی عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهُ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ .

''جو شخص قبرستان سے گزرے اور وہاں گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب مُردوں کو بخش دے تو اسے مُردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، رقم الحدیث 96

㉛ فَضْلُ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ عَلَی الَّذِیْ لَمْ یَحْمِلْهُ کَفَضْلِ الْخَالِقِ عَلَی الْمَخْلُوْقِ .

''حامل قرآن کو غیر حامل قرآن پر وہی فضیلت حاصل ہے جو خالق کو مخلوق پر حاصل ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ ،للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 369

㉜ حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلُ رَأْیَةِ الْاِسْلَامِ مَنْ اَکْرَمَهُ فَقَدْ اَکْرَمَ اللّٰهَ وَمَنْ اَهَانَهُ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ .

''حامل قرآن اسلام کا پرچم اٹھانے والے کی طرح ہے جس نے اس کی عزت کی اللہ اس کی عزت کرے گا اور جس نے اس کی توہین کی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2674

33 **مَنْ قَرَءَ السُّوْرَةَ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْهَا آلُ عِمْرَانَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ حَتّٰی تَحْجِبَ الشَّمْسُ .**

''جو شخص جمعہ کے روز وہ سورہ پڑھے جس میں آل عمران کا ذکر ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سورج غروب ہونے تک درود بھیجتے رہتے ہیں۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی، رقم الحدیث 415

34 **مَنْ قَرَءَ رُبُعَ الْقُرْآنِ فَقَدْ اُوْتِیَ رُبُعَ النُّبُوَّةِ وَمَنْ قَرَءَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَقَدْ اُوْتِیَ ثُلُثَ النُّبُوَّةِ وَمَنْ قَرَءَ ثُلُثَیِ الْقُرْآنِ فَقَدْ اُوْتِیَ ثُلُثَیِ النُّبُوَّةِ وَمَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فَقَدْ اُوْتِیَ النُّبُوَّةَ .**

''جس نے ایک چوتھائی قرآن پڑھا اسے ایک چوتھائی نبوت دی گئی جس نے ایک تہائی قرآن پڑھا اسے ایک تہائی نبوت دی گئی جس نے دو تہائی قرآن پڑھا اسے دو تہائی نبوت دی گئی اور جس نے پورا قرآن پڑھا اسے پوری نبوت دی گئی۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 476

35 **اِنَّ الْقَوْمَ لَیَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْعَذَابَ حَتْمًا مَقْضِیًّا فَیَقْرَأُ صَبِیٌّ مِّنْ صِبْیَانِهِمْ فِیْ الْکِتَابِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَیَسْمَعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَیَرْفَعُ عَنْهُمْ بِذَالِکَ الْعَذَابَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً .**

''ایک قوم پر اللہ تعالیٰ یقیناً نافذ ہو جانے والا عذاب بھیجے گا لیکن اس قوم میں سے ایک بچہ کتاب میں سے الحمد للہ رب العالمین پڑھے گا جسے اللہ تعالیٰ سن لے گا اور چالیس دن کے لئے اس سے عذاب اٹھا لے گا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، رقم صفحہ 228

36 **مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلاَلَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ کُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ .**

''جس نے قرآن پڑھا اور اسے حفظ کیا اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا اللہ تعالیٰ اسے

جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کے حق میں سفارش قبول فرمائے گا جن کا جہنم میں جانا واجب ہو چکا ہوگا۔''

وضاحت : یہ حدیث سخت ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحدیث 553

(37) فِیْ فَاتِحَةِ الْکِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ .

''سورہ فاتحہ میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو مشکوۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 2170

(38) اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِّلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْآنِ .

''سورہ زلزال پڑھنے والے کو نصف قرآن کے برابر ثواب ملتا ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحدیث 548

(39) مَنْ قَرَءَ فِی الْفَجْرِ اَلَمْ نَشْرَحْ وَاَلَمْ تَرَ کَیْفَ لَمْ یَرْمِدْ .

''جس نے نماز فجر میں سورہ الم نشرح اور سورہ فیل پڑھی وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔''

وضاحت : یہ حدیث بے بنیاد ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 67

(40) مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ جُمُعَةٍ اَوْ یَوْمَ جُمُعَةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ .

''جس نے جمعہ کی رات یا دن سورہ دخان پڑھی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث بالکل ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، الجزء السادس، رقم الحدیث 5780

(41) اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ کَمَا یَصْدَأُ الْحَدِیْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا جَلاَءُ هَا قَالَ کَثْرَةُ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَتِلاَوَةُ الْقُرْآنِ .

''جس طرح پانی کی موجودگی میں لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اسے کیسے دور کیا جاسکتا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''موت کا کثرت سے ذکر کرنے اور تلاوت قرآن کرنے سے۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو مشکوۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 2168

(42) مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰى یَمِیْنِکَ الْجَنَّةَ .

’’جو شخص سوتے وقت اپنی داہنی کروٹ لیٹے اور سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے قیامت کے روز اس کا رب فرمائے گا ’’اے میرے بندے! داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔‘‘

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحدیث 552

43 يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ .

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں ’’جس شخص کو تلاوت قرآن نے میرے ذکر سے روکا یا مجھ سے مانگنے سے روکا میں اسے دوسرے مانگنے والوں سے بہتر دوں گا اور کلام اللہ کو دوسرے کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔‘‘

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحدیث 562

44 اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ .

’’جس شخص کے دل میں قرآن مجید کی کوئی آیت نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔‘‘

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحدیث 557

45 مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَرَءَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ ذَالِكَ الْيَوْمَ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ .

’’جس نے صبح کے وقت تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ کہا اور پھر سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھیں اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اسی روز فوت ہو جائے تو شہادت کا درجہ پاتا ہے اور جس نے شام کے وقت یہ عمل کیا اس کے لئے صبح تک یہی اجر وثواب ہے۔‘‘

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحدیث 560

46 مَنْ قَرَءَ خَوَاتِيْمَ الْحَشْرِ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَقُبِضَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَوْجَبَ الْجَنَّةَ .

''جس نے سورہ حشر کی آخری (تین) آیات رات کے وقت یا دن کی وقت پڑھیں اس دن یا رات مر گیا تو اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، للالبانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5782

⑰ اِقْرَءِ الْقُرْآنَ بِالْحُزْنِ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِالْحُزْنِ .

''قرآن مجید کو غم کے ساتھ پڑھو اس لئے کہ وہ غم کے ساتھ نازل ہوا ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث بہت ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، للالبانی، رقم الحدیث 1162

⑱ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ اَوَّلَ النَّهَارِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ خَتَمَهٗ آخِرَ النَّهَارِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ حَتّٰى يُصْبِحَ .

''جس نے دن کے پہلے حصے میں قرآن ختم کیا اس پر فرشتے شام تک درود بھیجتے رہتے ہیں اور جس نے دن کے آخری حصے میں ختم کیا اس پر فرشتے صبح تک درود بھیجتے رہتے ہیں۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، الجزء الخامس، رقم الحدیث 5579

⑲ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى آخِرِهَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ ''بَلٰى وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ'' وَ مَنْ قَرَأَ لاَ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ، فَلْيَقُلْ ''بَلٰى '' وَ مَنْ قَرَأَ وَ الْمُرْسَلاَتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَّعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ ''اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ''

''تم میں سے جو شخص سورۃ التین شروع سے لے کر آخر تک یعنی اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ تک پڑھے، اسے یہ کہنا چاہئے ''بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ'' کیوں نہیں، میں اس بات پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں اور جو شخص سورۃ القیامہ آخر تک یعنی اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى پڑھے، اسے ''بَلٰى ''یعنی کیوں نہیں کہنا چاہئے اور جو شخص سورۃ المرسلات پڑھے تو فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَّعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ پر پہنچ کر اسے ''اٰمَنَّا بِاللّٰهِ'' کہنا چاہئے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف سنن ابی داؤد، للالبانی، رقم الحدیث 188

⑳ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ ...... تُظْهِرُوْنَ اِلٰى كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَ مَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ

''جس نے صبح کے وقت یہ آیت پڑھی فَسُبْحَانَ اللّٰهِ......اللہ کے لئے تسبیح ہے۔ جب تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو، زمین اور آسمانوں میں حمد اسی کے لائق ہے، تیسرے پہر اور ظہر کے وقت بھی وہ مردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ نکالتا ہے اور زندہ کرتا ہے زمین کو مرنے کے بعد اور اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے (سورۃ الروم، آیت نمبر 17-18) اسے ان کاموں کا ثواب بھی ملے گا جو اس روز اس سے (کسی وجہ سے) رہ گئے اور جو شام کو پڑھے گا اسے ان کاموں کا ثواب بھی ملے گا جو اس رات میں رہ گئے۔''

وضاحت : حدیث بہت ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف سنن ابی داؤد، للالبانی، رقم الحدیث 1081

(51) **مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَ اِذَا اَمْسٰی حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ کَفَاهُ اللّٰهُ مَا اَهَمَّهٗ صَادِقًا کَانَ بِهَا اَوْ کَاذِبًا**

''جس نے صبح اور شام کے وقت سات مرتبہ یہ آیت پڑھی حسبی اللہ لا الہ الا......ترجمہ: کہو میرے لئے اللہ ہی کافی ہے کوئی الٰہ نہیں مگر وہی، میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔ (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 129) اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کریں گے، خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 1085

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

1. توحید کے مسائل
2. اتباع سنت کے مسائل
3. طہارت کے مسائل
4. نماز کے مسائل
5. جنازے کے مسائل
6. درود شریف کے مسائل
7. دعا کے مسائل
8. زکوٰۃ کے مسائل
9. روزوں کے مسائل
10. حج اور عمرہ کے مسائل
11. جہاد کے مسائل
12. نکاح کے مسائل
13. طلاق کے مسائل
14. جنت کا بیان
15. جہنم کا بیان
16. شفاعت کا بیان
17. قبر کا بیان
18. علامات قیامت کا بیان
19. قیامت کا بیان
20. دوستی اور دشمنی
21. فضائل قرآن مجید
22. تعلیمات قرآن مجید
23. فضائل رحمۃ للعالمین ﷺ
24. حقوق رحمۃ للعالمین ﷺ
25. مساجد کا بیان
26. لباس کا بیان
27. امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا بیان
28. کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کا بیان
29. فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (زیر طبع)

حدیث پبلیکیشنز